بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق السموات والارض فی ستۃ ایام وعلی
حبیبہ محمد ن المصطفی سید الانام و آلہ الطیبین الطاہرین
من الدین والایام فہم شفعاء الخلائق یوم القیام ممکن

اما بعد اسکی بے بضاعت حقیر کثیر التقصیر محمد ابن دلشاد نادانی نجم الدولہ
افضل الملک محمد جعفر علیخان بہادر مظفر جنگ خلف نواب سلیم الدولہ رستم الملک محمد
باقر علیخان بہادر متانت جنگ خلف نواب مرزا کمال الدین حیدر خان بہادر خلف
نواب شجاع الدولہ بہادر خلف نواب منصور علیخان بہادر وزیر الممالک
ملک اودہ زاد اللہ برکاتہ خدمت برادران مومنین و شیعیان ائمہ طاہرین میں
عرض رسا ہوتا ہے کہ جو ایک رسالہ تصنیف جناب ملکی صفات معلی القاب
حضرت اقدس و اطہر محمد باقر

نبیرہ محمد علیخان ... بادشاہ اودہ

باقر اصفہانی مجلسی علیہ الرحمہ اعلی اللہ مقامہ کا زبان پارسی
میں جلیہ اوسمیں مسائل مشکلہ تھی اور اکثر عوام اوسکی
سمجھنے سے محروم تھی لہذا خیال میں آیا کہ اگر شرح اوسکا زبان ہندی میں ہو
تو سب مومنونکو اوس سی فوائد کثیرہ اور ثواب جلیلہ حاصل ہو مشتمل ہے
اوپر بیان ترجمہ حدیث شریف کی کہ ایک اعرابی نی حضرت امیر المومنین
علیہ السلام سے سوال کیا معنی واحد سے اور انحضرت نی اوسکا
جواب دیا کچھ کہ متعلق تھا معنی توحید سے اور تعدادات اوسکی اور بیان
صفات ثبوتیہ اور سلبیہ اور سایر متعلق بہا عقلا اور ف مسائل کہ متعلق ہے
اثبات صانع عالم سے مانند عدل اور حکمت کی اور بعضی مسائل
قضا و قدر اور بیان مذہب جبریہ اور قدریہ اور اشاعرہ او معتزلہ
اور کچھ بیان توبہ اور گناہوں کا اور آخر رسالہ کو زینت فرمایا مذہب
حق اثنا عشریہ سے کثر اللہ سواہم اور اوسکو چار فہرست پر مرتب کیا
اور نام اوسکا صراط النجات رکھا واللہ الموفق للسداد عصمنا اللہ
وایاکم عن الشکوک والالحاد وهو حسبی ونعم الوکیل فہرست اول
ترجمہ حدیث شریف میں بسند معتبر منقول ہی کہ ایک روز جنگ جمل میں

ایک اعرابی نے ایسی حالت دار و گیر میں کہ ہنگامہ قتال و جدال کا
گرم تھا خدمت باجلالت امیر المومنین میں مشرف ہو کے عرض کی کہ یا
امیر المومنین آیا کہتے ہو تم کہ اللہ تعالی واحد ہے اور غرض اوس اعرابی کی یہ تھی
کہ تحقیق کرے کہ معنی واحد کے کیا ہیں حضرت کے اصحاب نے اوس اعرابی سے کہا
کہ یہ کونسا وقت سوال کا ہے کہ ہم سب تنگی میں گرفتار اور حضرت بھی پریشان
خاطر ہیں آپ نے فرمایا کہ چھوڑ دو اسکو جو چاہے سوال کرے کہ جو اسکا مطلب
ہے مطلب ہمارا اس قوم سے ہے اور اس جنگ سے غرض ہماری یہی ہے کہ ان
لوگوں کو مشیت الٰہی کی طرف پھیریں جو خروج کرنا امام زمان پر کفر ہے
پس حضرت نے فرمایا اے اعرابی واحد کے معنی چار ہیں دو معنی جناب قدس الٰہی
پر اطلاق نہیں کر سکتے اور دو معنی کر سکتے ہیں لیکن وہ معنی کہ اطلاق جنکا
خدائے تعالی پر جائز نہیں اول وہ ہے کہ واحد بمعنی عددی ہو اسواسطے کہ
جبتک دوسرا نہو تو اوسکو واحد نہیں کہہ سکتے نہ دیکھا تو نے کہ کافر ہوئے وے
لوگ کہ جو کہتے ہیں ثالث ثلثہ یعنی خداوند عالمیان تیسرا تین خداؤں کا ہے
نصاریٰ ہیں کہ خدا اور عیسی اور مریم میں اتحاد کے قائل ہوئے ہیں اس اعتقاد کے
معنی علما نے بہت کہے ہیں کہ واحد اعداد میں یعنی ایک کے ہے آدھا ایک واحد

ایک ہی معنی اور مفہوم کو وہان اطلاق کرتی ہین کہ دوسرا رکھتا ہوا ور جو حق تعالی کا کوئی نظیر نہین کہ جسکو اوسکا ہوسکی واحد اس معنی سی اوسپر اطلاق کرنا جائز نہین اور جو واحد کہ خدا پر جائز ہی وہ واحد من جمیع الوجوہ ہی یہہ بہی اوسکی غیر مین نہین خصوص اوسیکی ذاتسی ہے پس یہہ وحدت شمار مین نہین آتی اسواسطی کہ ہر واحد کو اس معنی پر تصور کرسکتی ہین اور جناب اقدس کو اوسکی کسی بہ ہسی تصور نہین کرسکتی یاوی کہ جسپر واحد کو اوسپر اطلاق بھی کرسکتے ہون وہ سات کثرتکی منافات رکھتا ہے بخلاف غیر اوسکی اس لئی کہ واجب الوجود ہی اور علیم ہی اور قدرت ہے اور حیات ہی سمیع ہی بصیر ہی اور ایک ہے وجود ہی سب ایک ذات اور ایک معنی ہی برخلاف غیر اوسکی یا یہ وحدت اوسکی معنی ذات اوسکے جیساکہ ذات کو اوسکی کوئی ادراک نہین کرسکتا وحدتکو بھی اوسکی کوئی ادراک نہین کرسکتا کیا خوب کہا حکیم غزنوی نی کہ احد است وشمار از و معزول کہ صمد است ونیاز از و مخذول آن احد نہ کہ عقل داند و فہم وان صمد نہ کہ حس شناسد و وہم نہین کہتا تو کہ جب تصور اوسکی وحدتکا کیا وا ہمہ نی ایک خدا بنایا اور اوسکی واسطی

ایک ہیئت ہیے جہات ستہ سے قرار دے پس کیونکر وہم کا بنایا ہوا خدا ہو سکتا ہی
اور احادیث معتبرہ مین حضرت سید المرسلین اور ائمہ طاہرین صلوات
اللہ علیہم سے وارد ہوا ہی کہ جسکی خاطر مین اسطرحکی چیز اور اشکال کو وہم
پیدا کرے اور قوت واہمہ جسم باریکا قرار دے اور شیطان وسوسے
دلائی کہ تونی خدا کو پیدا کیا یا یہہ کہ خدا کسی چیز کی مانند ہی یا کسی جہت
مین جہات ستہ سے ہی تو اوسوقت آمنا باللہ ورسولہ ولا حول ولا قوۃ
الا باللہ کہی البتہ وہ فکر اور وسوسہ سب برطرف ہو جاوے اور اعتقاد اوسکا
ایمان مین قائم رہے اور دوسری حدیث مین وارد ہوا ہی کہ جسوقت
یہہ چیزین دل مین آوین تو لا الہ الا اللہ کہی تا وے برطرف ہو اور روایات
متواترہ مین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو تصور
کرو تم اپنی واہمہ سی اور بڑے دقت اوسکی تنزیہ مین کرو وہ مخلوق
تمہاری بلکہ بنایا ہوا تمہارا ہی حق سبحانہ تعالی اوس سے منزہ ہی کہ مثل
تمہاری ہو اس واسطے کہ چیونٹی کہ تشبیہ کرنی بجای اور قرار دیتی ہی اوسکو
خدا نی پیدا کیا ہی کائنات مین جواہر اور اعراض اور اجسام سے
اور جو چیز کہ اطلاق ممتنع کا اوسپر جائز ہووے مخلوق ہے

پس خدا کسی شی سی مشابہ نہین اور کوئی چیز مثل اوسکی نہین اور بھی
ہی فریق ذکر کی ہین کہ عقل اوسکو نہین پاتی اور زبان تک پہنچ نہین
سکتی مگر نور کشف سی بعد ریاضات اور مجاہدات بسیار کی دوسری
وہ ہی کہ اطلاق اوسکا خدا پر روا نہین وہ یہہ ہی کہ اوسکی وحدت کو
وحدت نوعی جانین جیسی کہین کہ مردم ایک ہی جسم سی یعنی ایک نوع ہے
جنس حیوانات وغیرہ سی یہہ بھی خدا پر جایز نہین اس لئی کہ تشبیہ ہے
اور ذات مقدس اوسکی اوس سی اعلیٰ ہی کہ اوسکو مخلوقات سے
مشابہت ہو اور احادیث معتبرہ مین وارد ہوا ہی کہ لا نفی و لا
تشبیہ یعنی یہی کافی ہی واسطی معرفت انسان کی کہ ذات مقدس
خدا کی نفی نکرین یعنی یون نہ کہین کہ خدا نہین ہے اور اوسکو کسی چیز سے
مشابہ نکرین یعنی یون کہین کہ خدا مانند فلان شی کی ہی اور اس کلام کے
معنی بہت ہین ایک وہ کہ جو اول مین بیان ہوئی یعنی جب اوسکو
مشابہت اوسکی غیر سی نہین تو اوسکو شمار مین نہین لا سکتی
دوسری وہ کہ مقرر ہی کہ نوع وہ ماہیت ہی کہ نہین دوسری ماہیت
انسانی داخل ہوتی ہی خواہ تحقیقاً خواہ تقدیراً اور اگر اوسکی ماہیت

سے سوال کرین تو بما ہو جواب مین کہا جائیگا مثلاً انسان کی حقیقت
حیوان ناطق ہے اور یہہ حقیقت یعنی حیوان مطلق کی کہ جنس اوسکی ہے
داخل ہے جب پوچہین کہ حقیقت انسانکی کیا ہی جواب مین اوسکی
کہا جائیگا حیوان ناطق اور جو حق سبحانہ تعالی ساتہہ کسے
چیز کی شریک نہین نہ ذات و ذاتیات مین اور نہ صفات مین ہر آیینہ
اس وحد تکو اوسپر اطلاق نہین کر سکتی اسواسطیکہ اگر شرکت ہووے
پس ناچار ہے ایک ممیز سے کہ اوسکو علیحدہ کرے اور شریکون سے تمیز
پس مرکب ہوگا جنس اور فصل سے اور ہر مرکب محتاج ہی اجزا کا
اور ہر محتاج ممکن ہے اور اسیطرح اگر ماہیت اوسکی اوس نوع ہووے
کہ بعنوان کلی متصور ہو اگرچہ وہ کلی منحصر فرد مین ہو اس معنی کو بہی
اطلاق نہین کر سکتی بلکہ اوسکا کوئی شریک نہین اور محال ہے
شریک اوسکا ذہن مین اور خارج مین اور داخل نہین یعنی کسی
نوع اور جنس کے اسیواسطے کسی آیہ اور حدیث مین تعبیر ذات
مقدس کے بواجب الوجود وارد نہین ہوئی اس خبث سے کہ متوہم
نہو کہ وہ کلی ہے کہ لغت مین معنی واجب الوجود کی کلی کی ہین

مین لیکن وہ معنی کہ اطلاق اوسکا ذات مقدس پر اوسکی جایز ہی ایک وہ
یگانہ ہی اور اوسکا کوئی نظیر نہین جیسی کہتی ہین کہ فلان عالم وحید اپنی عصر کا
ہی یعنی نظیر اور ہمتا نہین رکہتا دوسری وہ کہ احد المعنی ہے یعنی واحد من جمیع
الوجوہ ہے کہ منقسم نہین ہوتا نہ وجود مین نہ عقل و وہم مین اور خدای تعالی ایسا ہے
پس اگر قایل صفات زایدہ کی ہون تو آٹھہ خدا کی قایل ہون مانند اشاعرہ کے
اور یہی حال معتزلہ کا بھی ہی عالمیت الہی سی اور ہشے کو نہ موجود جانتی ہین
نہ معدوم پس اس جگہہ اقوال انکی بیان ہوتی ہین واسطیکہ ضروریات دین
شیعہ سی ہی کہ جو مخالفین مذہب شیعہ نے کہا ہی واجب ہے کہ اوسکو وہ جانین
اور آگاہ ہون اور مسایل سی کہ جو متعلق اصل معرفت خدا سی ہین اور جو کہ
ی تعالی پر جایز نہین و مسایل امامت اور فروعات کو بھی جانین
تا نہو کہ کسی چیز مین شبہہ ہم پہنچایین اور اقوال مخالفین و نواصب کے
ح جانکی اعتقادات باطلہ معاندین سی شیعہ مذہب اپنا چہوڑکر کافر ہوجایں
مبدای اصول دین لیکن اولا جو جاننا واجب ہی ہر مکلف پر وہ تکلیف ہے
معرفت خدا کی اور مکلف انسان بالغ اور عاقل کو کہتی ہین خواہ مومن
خواہ کافر مرد ہو یا زن قوی ہو یا ضعیف صحیح ہو یا مریض بینا ہو یا نابینا چہرہ

نفس کہ النسیان اوسپر صادق آئی مگر اس حکم سی لڑکی اور دیوانے
مستثنی ہین کہ قابلیت فہم او خطاب کی نہین رکہتی اول التکلیف معرفت
اللہ ہی اور اقل معرفت وہ کہ انکار نکری اسطرحسی کہ خدا نہین ہے اور
اوسکو منزہ جانی چہ و چونسی اور تعطیل اور تشبیہ کو اوسپر روا نہ رکہی اور یہہ
نہ کہی کہ اگر خدا ہی تو کہان ہے اور ہم اوسکو نہین دیکہتی اسواسطی کہ عقل اور تمیز
نہین پہنچتی کہ اوسکی حقیقت کو جانی اور ماہیت کو پہچانی اور کنہ ذات اور
صفات اوسکی جانی یہہ محالاتسی ہے کہ اوسکو ذاتاً اور کنہاً پہچانی اور
سراغ لگانا اوسکی ساحت عزت کا ممکن نہین بلکہ تمام اہل عقل نی
طوائف بنی آدم سی اسی پر اتفاق کیا ہی اور اسی جہت سی اکثر جہال
عوام الناس کی مقام حیرت مین ہین کہ یوشی کہ موجود ہی کیونکہ ہوسکتا ہی
کہ اوسکو ندیکہین اور جب نہین دیکہتی تو چاہئی کہ موجود نہو اور بعضی جاہل کافر
ہین کہ خدا ہی اور اوسکو جہت مین جانتی ہین یہہ اوسی بہی بدتر ہی کہ صانع
کی نفی کرتی ہین اور یہہ جو عوام الناس مین مشہور ہی کہ وقت واقع
ہونی صدمونکی یا حالت غضب یا حالت التجا کی کہتی ہین ای خدا تو
بسپر ہماری دیکہتا ہی اگر قصد اس کہنی سی تجسم کا کرین یا اوسکو
کرمہ

جہت مین جانین تو کفر ہی پناہ بخدا اس اعتقاد سی اور تعطیل وہ ہے
خدا کو معطل اور بیکار جانیں جیسی ایک جماعت حکما اور اکثر یہود اور بعضی
بردہ اہل فیہ قائل ہین کہ حق سبحانہ نی جو کچھہ چاہا کر لیا اور تمام مخلوقات کو ایک ہے
دفعہ پیدا فرمایا اب اور کوئی کام نہین کرتا اور حکما بھی ایسا ہی کہتی ہین
حق تعالی نی عقل کو پیدا کیا اور عقل سہی نفس بہم پہنچا خود بخود لیس
افلاک اور علویات اور سفلیات سانع سی نہین ہین بلکہ عقل اور نفس سے
مخلوق ہوے ہین خدا نی انکو پیدا نہین کیا اور یہہ سب قدیم ہین مانند صانع کے
تعالی اللہ عن ذالک علوا کبیرا اور سب ایمان عبارت ہے
تصدیق دل اور اقرار زبان سی اور عمل ارکان سی اور اقرار کرنا حق تعالی کا
وصفات کمالیہ کا اور تنزیہ اوسکی بعد معرفت اللہ کی اور اقرار کرنا حقیقت انبیا
اور اوصیا علیہم السلام کا واسطی تکمیل اور ارشاد خلائق کی اور مقدس
ہونا حق تعالی کا افعال قبیحہ سی اور اقرار کرنا امامت ائمہ اثنا عشر کا
اور سب اوصیائی پیغمبر کا اور وجود ملیکہ اور اونکی بزرگواری اور عصمت کا
مع انبیائی کرام اور اولیائی عظام اور اقرار کرنا اون کتابوں کا جو
آسمانسی واسطی انبیا کی نازل ہوئین اور شرائع اور ادیان کا

ہر نبی کی ہر عصر میں اور یقین کرنا حشر نشر کا اور معاد اور عدل کا اور حکمت
باری تعالی کا وعدہ وعید وغیرہ ضروریات دین ہی اور جو کچھ کہ نبی
لای جانب خدا سی اور اثبات صانع کی تحقیق مع صفات کمالیہ اور
اقرار ان چیزوں کا کہ جو ضرور ہے اور واجب ہی ہر مکلف پر کہ ان سبکو
دلائل اور براہین عقلی سی ضبط کری کہ اوسکا اور عذر مسموع ہوگا اسکا بیان
فصل میں بیان ہوتا ہی فصل اول وجود صانع عالم کی اقرار میں جان تو
کہ وجود اللہ تعالی کا اسقدر ظاہر اور ہویدا ہی کہ احتیاج تعلیم کی نہین
اسواسطی کہ جو کوئی ذرا بھی فکر کری پیدایش آسمانوں اس عظمت
سی اور زمین اس فراخی اور وسعت سی اور خلق آفتاب میں اس نور اور روشنائی
سی اور چاند کی صفائی اور اس دولاب یعنی چرخ کی بزرگی اور اسمین اس سی
بڑی بڑی چراغ روشن اور انواع ستارونکی اور ہوائین اور ابر
اور مینہ کا برسنا اور بجلیکا چمکنا اور رعد کا گرجنا اور ابر کی حرکت جابجا
آسمانمین اور بہاڑ طرح طرحکی اور دریا اور بیابان اور آباد مکان اور
خرابات اور جنگل اور رود اور غار اور پہاڑ زمین دری اور راہین اور
طرح طرحکی صنف حیوانات بہائم اور سباع اور درندی اور مرغ اور

دخونی طیور

دحوش وطیور وغیرہ حشرات الارض اوسکو دیا تہی اور جو کچھ کہ انسانکو ضروری

اقسام لباس سے اور طعام اور شراب اور شربت اور حیوانات اور

نضرادات اور بقول سی اور عطر لگانا اور خوشبوی مشک و عنبرسی اور

صندل اور زعفران اور علیق الدواب یعنی مراکب سواری کی ہاتہی گہوڑے

اونٹ گدہی استرکہ اونکو بوجہہ اوٹہانی کو پیدا کیا اور اور اقسام

حیوانات کی مانند گای بیل بکری بہیڑ ہرن پارہ اور پارہ سنگا اور دریا

مین کشتیوں لگا ہوا سی چلنا اور پانی پر روان ہونا اور اونسونکو پیدا کیا

کہ اقمشہ اور اسباب آدمیو لگانا اور دور شہرونسی نقل کرین اور

قسم کی دوائین عقاقیر اور ریشی اور بیتی اور دانی اونکو فی

اور کلیان اور ریاحین اور درخت میوی اور بلی میونکی اور انواع

تلذذات اور تکلفات اور تنعمات سی اور لطافت اور نرمی ابریشم اور

پنبہ اور کتان نسی اور لباس اور فروش گرگ اور سواد ریشم سی اور

زینت کیواسطی سونا چاندی جواہرات لعل و یاقوت الماس زمرد فیروزہ

وغیرہ اور عجائبات مخلوقات اور ہر صنف کی خلایق کا محتاج ایک دوسری کا

ہونا اور رنگ طرح طرحکی اور شکل اور صورت جدا جدا بنی آدم کے

خیر معنی کو اور یعنی اور
بعد
مذکور
جمع عطا
ودا
فی معالی نہج سے سو فدا

اپسمین مخالف اور شکل اور جثہ ہر حیوانکا مختلف ہر رنگکا اور ہر ایک
مرغ کی صفت اور نقش اور ہر انسان کی صورت اور سیرت جدا اور ہر
گروہ کا لباس اور زبان جدا جدا اور امتیاز مرد و لکا عورتونسی ہوئی یعنی
اوربندگی جثہ و بدنسی اور بات مردونکی قوت دار اور عورتونکی بدن صاف
و شفاف اور نرم اور پیدا ہونا آدمیکا نطفہ گندیسی ایسی صفا اور لطافت
اور وجاہت سی اور پہونچنا روح کا مضیق رحم اور مین اور نادر صنعتین کہ
ہر اعضا و جوارح اور ابدان اور احشا اور امعا اور اعصاب اور عروق
مین رکھین ہین اور حیلی اور تدبیرین کہ آدمی اپنی حوائج اور کامونمین کرتی ہین یا
اور تعلیم صنعت کی اور بنانا آلات اور ادوات ضروریہ کا اپنی زندگانیمین
اور بہت بڑے صنعتونسی انسانکا نفس ناطقہ اور قوت مدرکہ اور آلہ التکلم یعنے
زبان ہے کہ ممتاز کیا اوسکو حیوانات اور بہائم اور دواب اور حشرات
الارض سی پس ہر ایک عاقل متدبر اور عالم متامل یقینی جانتا ہی کہ یہہ سب
خود بخود بغیر بنانیوالیکی ہم نہین پہنچی اور جسنی کہ انکو پیدا کیا وہ البتہ انکی
مانند نہین بلکہ کامل بالذات ہی اور کوئی نقص سیطرحکا اوسکی ذات
و صفات مین نہین یہہ دلیل اجمالی واسطی اکثر خلق کی کافی ہی اور
دلیل

واسطی عوام الناس کی یہہ کافی ہی کہ نہ کہین یہہ سب طبیعت جیشوری
یا بغیر صانع کی بہم پہنچی ہین اسواسطیکہ عقل قبول نہین کرتی کہ کوئی بنا
بغیر بنانیوالیکی اور کوئی نقش بغیر نقاشکی اور کوئی صنعت بیصانع سے
بہم پہنچی اوریسی کہ یہہ آسمان معلق بدون طناب اور چوب برپا کیا
اور یسی زمین نیچی اوسکی بچہائی ذات اوسکی ہمیشہ اوسیطرح ماندہی اور
اگر خود بخود پیدا ہوتی تو چاہیی تہا کہ پرانی اور کہنہ ہوجاتی اور جلدی خراب
ہوجاتی اور آسمان گرپرتا اور ٹوٹ جاتا اور جب ہوا چلتی تو ہوا کی
ساتہ اوپرتلی ہوتا ہمیشہ اور ان حرکات سی چاہیی تہا کہ اوضاع اور
حرکات فلک اور گردش سیارات ایک طریق پر نرہتی اور ایک
دوسیری پا ثیرہوتی اور اس دولاب بزرگ کیحرکت کو چاہیی تہا
نہ مختلف ہوتی اور زمین کو چاہیی تہا کہ پانیمین ڈوب جاتی سنگینی سی
اور بربردئی آب نہ ٹہرتی اور طلوع اور غروبمین کواکبکی چاہیی تہا
بڑا تفاوت ہوتا بس منزّہ ہی وہ خداوند کہ حافظ اور نگہبان آسمان
زمین کا ہی اور بی نظیر اور بی مانند ہی اور معین اور وزیر اور مشیر
و رفیق اور ناصر اور مددگار اور مصلحت دینی والا اور مشورہ ۔۔

دینی والا اوسکا کوئی نہین او زن او فرزندنسی مقدس او مبرا ہی
او کہانی او پینی او رسونی سسی باز ہی نہ ابتدا اوسمین ہی نہ انتہا
او سب ممکنات کو جسم او عرض او جوہر نسی اوسنی پیدا کیا لائق
نہین کہ ایسی خالق کی نفی کرین یا تشبیہ دین اوسکو تمام ممکنات سی
اور روا نہین اوسپر جسم او جسمانی ہونا کہ جسم محتاج ہی او عاجز او ر
مضطر او وے موجب نہین بلکہ فاعل مختار ہی جو چاہتا ہی کرتا ہی او جو
نہین چاہتا نہین کرتا اوسی جگہہ آسمان و زمین کوہ و دریا ہی
مقام او ما وا او سکونت نہین رکہتا او رنہ بیٹہا ہوا ہی اسلیکہ حرکت
او سکون او نزول او ارتحال او نقص و زوال لوازم جسم سی ہی
ہر ایک اس تحقیق سی اپنی مقام مین بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی
او چاہی کہ مکلف جانی کہ صانع عالم حاضر او ناظر او مطلع تمام خلائق
پر ہی او جو کچہہ آسمان او زمین مین ہے سبکو دیکہتا ہی لیکن آنجا چند
دلیلین قریب الفہم ایراد کرتا ہون یعنی لاتا ہون اول وہ کہ جس مفہوم کو کہ آدمی
اپنی ذہن مین لائی تین وجود سی خالی نہین ممکن یا ممتنع یا
واجب لیکن جسکی ذات اوسکا ہونا نہ واجب ہو اور نہ ممتنع او دوا

طرف اوسکی برابر ہون اوسکو ممکن الوجود کہتے ہین اگر کوئی علت اور
سبب بہم پہنچا تو موجود ہو ورنہ معدوم ہوگا پس ہونا نہونا اوسکا برابر ہے
کہ ہمیشہ ہو یا نہو کبھی ہو اور کبھی نہو اور جسکی ذات کا نظر اپنا بدون لحاظ کرنے
کسی اور ذات کی اور علت کے جو کہ خارج ہین ذات سے ہو تو اوسکو واجب الوجود
کہتے ہین اور جسکی ذات کا لحاظ کرنا محال ہو وہ ممتنع الوجود ہی پس کہتے ہین ہم
کوئی شک نہین کہ عالم مین موجودات موجود ہین پس اگر یہ سب ممکن الوجود ہون
اور واجب الوجود کوئی نہو پس ان سبکو کہ ملاحظہ کرین تو مجموعہ ایک
شخص کے ہین اور عدم اون سب پر روا ہی جس طرح کہ یہ مثلا سبب
علت کی محال ہی کہ موجود ہو اسواسطے کہ ترجیح بلا مرجح لازم آتی ہی اور
وہ بہ بدیہۂ عقل محالات سے ہی اسیطرح موجود ہونا ان سب مجموع کا بدون علت
کہ وہ علت خارج اوس سے ہو محال ہی اور وہ علت چاہیے کہ موجود ہو
اسلئے کہ بدیہی ہی کہ جو چیز کہ خود موجود نہو دوسرے کی وجود کی علت
نہین ہو سکتی اور جو موجود کہ خارج ممکنات سے ہو وہ واجب الوجود ہے
اس دلیل سے ثابت ہوا کہ البتہ واجب الوجود موجود ہی اگر کوئی کہے
کہ ہر اجزا اس مجموعہ کا علت دوسرے کا ہی الی غیر النہایہ اور ان سبکی

علت مجموع علل اجزا ہیں تو ہم کہیں گے کہ وجود ہر ایک کا بشرط وجود اوس
علت کی واجب ہے لیکن عدم اوسکا معدوم ہونے سب علتوں کی ممکن ہے
ہے جسوقت کہ ایک واجب الوجود ہنو پس ترجیح بلا مرجح لازم آئیگی اور
بعض نے اس دلیل کو یوں تقریر کیا ہے کہ اگر علت ممکن واجب ہے تو مطلب ہمارا
ثابت ہے اور اگر ممکن کو دوسری ممکن نے پیدا کیا اور واجب درمیان ہنو
تو دور یا تسلسل لازم آتا ہے یعنی ایک چیز نے دوسری کو اور دوسری نے
تیسری کو اور تیسرے نے چوتھی کو اور چوتھی نے پانچویں کو پیدا کیا اور یوں ہی
چلا جائے اور کہیں نہ ٹہرے تو تسلسل ہے اور اگر اولٹا اوسکو پیدا کرے
اسطرح سے کہ پانچویں نے چوتھی کو اور چوتھی نے تیسری کو اور تیسری نے دوسری کو
اور دوسرے نے پہلی کو پیدا کیا تو دور ہے اور یہ دونوں محال ہیں
کہ ایک واجب اوسمیں فرض نکرلیں کہ وہ خارج ان سب سے ہو اور عدم
اوسکا محال ہو دلیل دوسری بعض محققین نے کیا ہی کہ جسطرح سے کہ تواتر
محسوسات میں فایدہ یقین کا دیا ہے اسیطرح سے معقولات میں بھی فایدہ دیتا
اسواسطے کہ از روی عادت محال ہے کہ تمام خلایق ہزار در ہزار ہر قسم
مغرب تک سب اتفاق کریں کہ کذب باراست باحسن وقبح بر یں کسی

چیزکی اور وہ غلط کرین پس یہہ سب انبیا اور اوصیا اور عقلا اور
دانایانِ عالم اور اکثر حکما اور جمہورِ کافۂ انام نی جو اتفاق وجود صانع
عالم پر اور اوسکی وحدت پر کیا اور یہہ کہ وہ کامل من جمیع الجہات ہی
اور نقص اوسپر روا نہین تو البتہ اوس شخص کو علم بہم پہنچیگا کہ یہہ
حق ہی اور اس تمام گروہ نی کہ لاکہون ہی ہین کذب پر اتفاق نہین کیا
اور باوجود عقول کاملہ کی اجماع غلط پر نہین کیا بنسبت از مشرق
تا بمغرب خلقِ عالم را ہمہ گویند باشد یک خدای را اور یہی اتفاق
کرنا ان سبکا دلیل اسپر ہی کہ یا یہہ مقدمات بدیہی ہین یا نظری اور
دلیلِ ان دونو امر مین واضح ہی اس حیثیت سی کہ راہ خطا کی اوسمین
نہین اور یہہ دلیل نہایت متانت مین ہی دلیل تیسری اس معنی پر
معجزات ہین کہ جو پیغمبرونسی اور اونکی اوصیا ونسی ظاہر ہوئی جیسی عصا کو
اژدہا کرنا اور دریا کو شگافتہ کرنا اور مردونکو زندہ کرنا اور اندہونکو
روشن کرنا اور ماہ کو شق کرنا آسمانسی اور ناقہ کو سنگ سی نکالنا
اور انگشت سی یا تنگ کو جگ سی پانی جاری کرنا اور لوہیکو مانند موم
کی نرم کرنا اور کلام کرنا حیوانات عجم کا جیسی بہیڑیا اور اونٹ اور ہرن وغیرہ

اور پھر جانا آفتاب کا آسمان پر اور خبر دینا امور آئندہ اور غائبہ کی اور مثل اسکی
ہر عاقل پر ظاہر ہے کہ یہہ سب تمام امر بشر کی قدرت اور طاقت مین نہین پس جانا گیا کہ
ایک خدا ہو کہ یہہ معجزہ دیوے واسطے اظہار حقیت انبیا کی اونکی بات پر جاری
کرتا ہی لیکن عوام بلکہ اکثر خواص کو دلیل اجمالی فکر کرنیسی غرائب صنع
الٰہی کی آفاق اور انفس مین ظاہر ہوتی ہی بلکہ علم وجود خدا کا بدیہی ہی اور عقل
سبکی اوسپر مفطور ہی جیسا کہ حق سبحانہ تعالی نی فرمایا ہی کہ اگر کافرون سے
پوچھی تو کہ آسمان اور زمین کو کسنی پیدا کیا ہے البتہ کہین کہ خدانی اور اسیواسطی
جو پیغمبر کہ مبعوث ہوئی اونہون نی آدمیونکو توحید اور یگانہ پرستی اور
لا الہ الا اللہ کہنی کا حکم دیا نہ اقرار خدا کا تنبیہ اسپر یہہ ہی کہ سب خلائق
وقت مشکل اور اضطرار کی کہ ہات اونکا سب وسیلونسی کوتاہ ہو جاتا ہے
تو اوس وقت پناہ خدا کیطرف لیجاتی ہین اور اقرار کرتی ہین کہ ایک خداوند یگانہ ہے
ایک عارف نی کہا کہ اکثر کفار اور جہال اگرچہ ظاہر حال خدا کی منکر ہین لیکن
باطن مین اوسکی وجود کی معترف ہین اسیواسطی وجود مبدء مین کسی
عاقل کو اسمی اختلاف مروی نہین توضیح کلام کی اس مقصد مین وہ ہے
کہ باتفاق شرع اور عقل اور قوت برہان اور نقل کی حضرت سبحانہ تعالی

وتقدس اوسکی برتر اور بزرگوار تر ہی کہ اوسکی کنہ ذات کو عقل احاطہ کرسکی لیکن بواسطہ
رابطہ اضافیکی کہ مالک اور عبید مین متحقق اور مسلّم تو اضافہ رحمت بنمایت
کی کہ زلال نوال وبخشش اوسکا چشمہ علم وقدرت مجاری حکمت اور ارادت
سی ہمیشہ جاری اور روان ہی اور جبلت وطبیعت مخلوقات کی مجبول اور مفطور
اذعان اور قبول صانع حقیقی پر اسی جہت سی وقت صدمات اور واقع ہونے
واقعونکی اور وقت اضطراب کی بغیر بیتابی اوسکہانی کی بدون فکر واندیشہ کہ
خود بخود اکثر حیوانات مدد اور استعانت اور فزع اپنی انکا درکہنی والیسی
چاہتی ہین بوجہ طبعی کہ کوئی تکلف اوسمین پایا نہین جاتا اور اسی جہت سی
اوس حالت مین دعا انکی درجہ قبول کو پہنچتی ہی جیسا کہ آیہ کریمہ امّن یجیب
المضطرّ اذا دعاہ ویکشف السّوٓء اسی معنی پر ناطق ہی اور حالت
بیم وہراس مین حیوانات عجم کا سر بلند کرنا طرف آسمان کی جیسے کوئی کسیسی فریاد کرتا ہے
یہہ بہی اسی قبیل سی ہی اسیواسطی تمام گروہ مختلفہ اور امت ہائی متخالفہ
کہ جو ہر ایک عہد اور آوان اور ہر دین وادیان مین تہی وجود خدا مین کسی
عاقل سی خلاف اسمین مروی نہین بلکہ خلاف اوسکی اوصاف مین ہے اور
جو شبہی کہ سوفسطائیہ اور ملاحدہ اور دہریہ اور طبیعیون نی کئی ہین وہ بعد اسکی

اپنی مقام مین ہم دلیل دفع ہونگی انشاء اللہ تعالی فخر رازی نی ایک شخص سی
نقل کی کہ زمانہ سابق مین ایک برس خشک سالی اور قحط عظیم ہوا تہا تمام آدمی
شہر کی واسطی استسقا کی صحرا مین گئی اور سبنی دعا کی کسیکی دعا
قبول نہوئی وہ شخص کہتا ہی اوسوقت مین بعض پہاڑونکیطرف گیا ایک
آہو کو دیکہا کہ شدت عطش سی غدیر کیطرف دوڑا جب غدیر پاس
پہنچا اوسکو خشک پایا حیران ہو کر کئی مرتبہ آسمان کیطرف دیکہا
اور سر کو حرکت دی ناگاہ ایک ابر سیاہ ایکطرف سی پیدا ہوا اور بلند ہوکے
اسقدر برسا کہ وہ تالاب پانی سی بہر گیا اور آہو نی وہ پانی پیا اور سیراب
ہوکی اپنی آشیانیکو پہر گیا اور طلب استسقا بندونکا اور فوراً ابر برسنا پایا
اکثر زمانونمین دلیل واضح ہی وجود خداوند جہان پر اور یہ امر اتفاقی نہین کہ کوئی
کہی کہ بحسب اتفاق کبہی ایسا ہو جاتا ہی تو یہ اتفاق نہین بلکہ تواتر ہی ابتدائی
زمان خلقت آدم سے اب تک ہر ایک فرقہ فرزندان آدم سی جس ملت اور
مذہب مین کہ تہا طلب باران کیا کرتی تہی اور خداوند عالمیان اونکی لئی
مینہ برساتا تہا جو کوئی تواریخ گذشتہ مین دیکہی تو اوسکو معلوم ہو تان اگر
کوئی جاہل کہی کہ واسطی طلب باران کی جاتی ہین اور دو مرتبہ تین مرتبہ

کرتی ہین اور مینہ نہین برستا اسکا کیا سبب جواب اوسکا یہہ ہی کہ یہہ بنا بر مصلحت
کی ہی کہ جو بندونکی حقمین بہتر جانا کیا اسکو کوئی نہین جان سکتا اور شاید اسمین یہہ
مصلحت ہو کہ بندی سر اخلاص سی ہماری درگاہ مین متوجہ ہون اور گناہون سی
اپنی توبہ کرین اور جانین کہ بغیر ذات اقدس کی اور کوئی قادر پانی برسانی پر
نہین اور اور مشتوق بہی ہین کہ اللہ تعالی حکمت کو گو اوسکی خوب جانتا ہی
اور اسپر بہی بندونکو محروم نہین رکہتا البتہ مینہ برستا ہی ہر چند بندی بدی
اور گناہ کرتی ہین مگر وہ انعام فرماتا ہی صاحب رسائل اخوان الصفا نی
ذکر کیا ہی کہ خشک سالی مین مکرر دیکہا کہ حیوان آسمانکی طرف سر بلند
کرکی طلب باران کرتی ہین اور اکثر بہائم بیابانونمین کہ بسبب چند صدماتکی
زخمی اور مجروح ہوجاتی ہین تو وہ اکثر گیاہ سی اپنا علاج کرتی ہین اونکو
اتنی عقل کہان سی آئی اور کیونکر جانا کہ یہہ دوا اس زخم کو مفید ہی پس یہہ
الہام ملک علام سی ہی چنانچہ مجلسی علیہ الرحمہ فرماتی ہین کہ مینی ایک مرد ثقہ
سی کہ وہ ایک اعرابی سی نقل کرتا ہی کہ حوالی اصفہان مین بسمت عراق وطن رکہتا تہا
سنا کہ بیابانمین ایک گہانس ہوتی ہی کہ واسطی دفع زہر اور سم
اور زخم اور زہر مار و عقرب کی بہت نافع ہی اور اوسکو گندنی بوتی کہتی ہین کیا

کہ قریب سوراخ مار کی ایک مرغچہ یعنی نیولا آیا اور جا بجا اوچھلا ہوا مین وہ اوچھل پہر
سانپ باہر نکلا اور دونو مین جنگ ہوئی آخر نیولی یعنی زخم کہایا اور خون اوسکی
بہنی لگا وہ نیولا صحرا کیطرف بہاگا اور اوسی گہانس سی بدن اپنا خوب ملا
خون بند ہوگیا اور زخم بہی منجمد ہوگیا اور پہر آکی سانپ سی لڑا پہر زخم
کہایا اسیطرح کئی مرتبہ زخمی ہوتا تہا اور اوسی گہانس سی بدن ملکی
اچہا ہوجاتا تہا اور پہر آ آکی مار سی لڑتا تہا اور اکثر طیور جب یبوست اور
خشکی طبیعت مین اونکی بہم پہنچتی ہی تو وہ دریا کی پانی سی احتقان کرتی ہین
یعنی آب دریا مین کوئی دوا ملا کی پیتی ہین اور اچہی ہوجاتی ہین اور ایک صیاد
سی نقل کی ہی کہ اوسنی کہا ایک گاؤکوہی کو دیکہا مینی کہ اپنی بچہ کو دودہ
دیرہی ہی جب مین اوسکی طرف متوجہ ہوا بچہ کو چہوڑکی بہاگی مینی اوس
بچہ کو پکڑا جب اوسکی مان نے بچہ اپنا میری ہاتہہ مین دیکہا گہبرائی اور مضطرب
ہوکی مونہہ طرف آسمان کی کیا جیسی کوئی فریاد خدا سی کرتا ہی
ناگاہ ایک گزنا راہ مین ملا میرا تو خیال گاوی کیطرف تہا لیکایک اوس غار مین
گرا اور بچہ میری ہاتہہ سی چہوٹا مان اوسکی دوڑی اور اوسکو اپنی ساتہہ
لیگئی اور اسیطرح کی نقلین اس باب مین بہت ہین کہ ذکر اونکا اس مقام مین

ضرور نہ

غائب ہمیں بس علوم ہوا کہ وجود مبدء کا نہایت واضح اور ظاہر ہی اور
حیوانات عجم یعنی بیزبان پر بہی مخفی نہین ہی استشہاد بزبان یعنی گواہی
طلب کرنا جانوران بیزبان سی ہر فرد انسان عاقل پر ظاہر ہی کہ سب
حیوانات بغیر آدمی کی غیر ذوی العقول ہین اور اونکو کچہہ عقل اور درک
اور فطانت اور علم و دانائی نہین اور غم آخرت کا اور فکر کل کی نہین پس اگر
مثلا کوئی کہی کہ خدا نہین تو کسنی ملہم کیا حیوانا تکو کہ سب اصناف انکی
پانی پینیکی وقت سر اپنا طرف آسمان کی بلند کرتی ہین یہان تک کہ طیور اور
اکیان اور اگر خالق نہین تو کس واسطی یہہ سب حیوانات مرغ اور ماہی
وبہائم اور دواب اور حشرات الارض اور سباع اور درندی سحر کو
بیدار ہوتی ہین اور ہر ایک اپنی زبانمین تسبیح وتہلیل اور ذکر الہی کرتی ہین
خصوصا خروس کہ ابتدای سحر سی صبح تک بانگ دیتا ہی اور سب
[illegible] آدمیونکو مطلع کرتا ہی واسطی نماز ظہر وعصر کی کسنی ملہم کیا حیوانا تکو
اپنی دشمن کو پہچانین اور اوس سی بہاگین اور اوسکی دفع کرنیمین چارہ
ہوندین جیسی عداوت گرگ کی گوسفند سی اور چوہی کی بلی سی اور غیر اسکی
[illegible] سی اور کسنی الہام کیا کہ اکثر حیوانات بنی آدم کی تابعداری کرین

اور خدمت بجالاتین اور سختیان اونکی اوٹہاتین فرزندان آدم کی اوٹہاتین اور
لی اسکی کہ نفع اوضرر اونکو منظور ہو یا مزدواجرت اور عوض کی طلبگار
ہون یا یہہ جانین کہ انکی خدمت کرنا کسواسطے ہی اور فائدہ اسکا کیا ہی
بلکہ مسخر ہونا حیوانات کا واسطی بنی آدم کی اور مطیع ہونا اونکا یہہ سب اوسی
قدیم سی ہی نہین دیکہتا تو کہ بہایم اور دواب خواہ چہوٹی خواہ بڑی
کیسی منقاد اور تابع ہوجاتی ہین ایک لڑکی کہ اوس طفل کی پیچہی راہ چلتی ہین
جہان وہ طفل ٹہہر جاتا ہی تو وہ بہی کہڑی ہو رہتی ہین وہ کیا جانی کہ اس جگہہ
کہڑا ہوجانا چاہئی اور کیا جانی کہ یہہ کون ہی پسر ہی یا دختر اور کس صلہ سی
جب اوس لڑکی کو نہین دیکہتا تو کیون آوازین مارتا ہی اور جب دیکہا
تو کیون چپ ہو رہتا ہی اور گہوڑا اپنی صاحب کی صدا پر آتا ہی اور
اوسکی پیچہی چلتا ہی اور کتا اپنی مالک کی رفاقت کرتا ہی بلکہ راہہای دراز
اور فرسنخہای بیشمار سی ہمراہ اوسکی چلا آتا ہی اگر اوس سی کہین
کہ جا چلا جاتا ہی اور اگر کہین سو رہتا ہی اوسکی آستانی سی اپنا
نہین پہیرتا اور صاحب خانہ کی گہر کی راہ جانتا ہی اگر مسافتہای
بعیدہ اور راہہای دراز اوسکو لیجائین اور وہان اوسکو چہوڑ دین تو اپنی

کہین پاتی ہی اور اونکھین سو لیتا اور اپنی صاحب کی اور اوسکی گوسفندونکی
نگہبانی کرتا ہی اور گہر مین ہشیار رہتا ہی کسیکو آنی نہین دیتا کسنی ملہم کیا
لنگونکو ایک گروہ اور پاسبان رکہین کہ شب و روز محافظت
اپنی بادشاہ کی کری اور دیدبانی کرتی رہی دشمنون اور صیادونکی اگر کوئی
چاہی کہ اونکو گرفتار کری وہ کلنگ جو اس گروہ ہی سبکو خبر کر دیتا ہی کہ دشمن
آتا ہی سب خبردار ہو کی تدارک اوسکا کرتی ہین کسنی ملہم کیا مگس شہد کو
کہ بادشاہ اپنا رکہی اور مانند بادشاہون بنی آدم کی فرمانروائی کری
اور جو نہو کہ بدی کری اوس سی قصاص لی اور اسیطرح چونٹیان
بہی بادشاہ رکہتی ہین اور اگر الہام خدا سی نہین تو اطفال کہ رحم مادر سی
نکلتی ہین وہ کیا جانین کہ مان کون ہے اور شیر کیا شی ہی اور غذا اسکو
کہتی ہین اور کسوقت غذا طلب کرتی ہین اور ہونٹ اپنی ہلاتی ہین اور
بلبلاتی ہین اور جب پستانکو اونکی مونہ مین دیا سمجہہ جاتی ہین اور دودہ
پینی لگتی ہین اور جو پس چوپکی شب کو کہنچتی ہین اور کسنی ملہم کیا گہوڑیکو
کہ اپنی صاحبکے چوکی دی اگر سوئی تو اوسکی سر پر کہڑا رہتا ہی اگر
کوئی دشمن آئی تو اوسکو دفع کرتا ہی اور اسا فتنا ہی بعید سے

جان لیتا ہی اور احساس کرتا ہی دزد اور راہزن کو عصہ سیتا ہی اور تیز جاتا ہی
اور اپنی سوار کو جگا دیتا ہی اور زمین پر سُم اور پانون مارتا ہی تا مالک بیدار ہو
کبوتر کو کسنی حکم دیا کہ ذکر خدا کری اور یاہو بولی بلغت فصیح اور کریہ یعنی
بلی جب کچھ کہاتی ہی تو مونہہ اپنا دہوتی اور وقت قضائی حاجت عذرہ
یعنی گوہ اپنا چھپاتی ہی یہ کسنی اسکو تعلیم کیا اور سگ کو کسنی کہدیا ہی کہ
چورونکو پہچانی اور آشنا اور بیگانہ کو ایک دوسری سی فرق کری
اور گرگ کی بھیڑی ڈری اور دور تک اوسکو بہگا دی گوسفند کو اوسنی
چہڑا لائی کس کی واسطی اوس گوسفند زخم دار کو کہا نہین لیتا باوجودیکہ
نہایت بہوکا ہوتا ہی دو تین دنکا لیکن اوسکو نہین کہاتا اور کسلئی ہر
ایک نر افراد حیوانات سی تسلط وغلبہ رکہتا ہی اپنی مادہ پر اور کسواسطی
مادہ نر کے آگی ذلیل ہی اور ہاتہی باوجود اس بزرگی کے اور شتر باوجود
اس ضخامت جثہ کی کیون مسخر اور تابعدار اطفال کے ہوجاتی ہین
دس پانچ برس کا لڑکا ایک سونٹا لئی ہاتہی کی سر پر بیٹہتا ہی کیا مجال
کہ دم ہاتہی اور طرفکو جاسکی اور بار گران بنی آدم کا اپنی پشت و دوش
پر کہینچتی ہین اور کوسون لیجاتی ہین یہ اطفال کہانسی جانتی ہین کہ ہنگام کودکی

مینز

تمام خدا کا نا پہچانا چاہی اور یا علی کہنا کیا جائین اور کس لیی سباع اور
درندی سم نہین رکہتی اور چوپایی سم رکہتی ہین ناخن کیون نہین رکہتی اور
مرغ کی منقار اور چونچ کیون کہتی اونٹ سباع اور درندگان طیور کی منقار اور
مخلب یعنی چنگال تیز کیون ہین مانند باز و بحری اور جنبش اور شکرا وغیرہ
کی اور گردن شتر کی کیون دراز ہی اور گردن ہاتھی کی کیون کوتاہ ؛
اور چھوٹی ہی اور عوض مین ہاتھونکی خرطوم یعنی سونڈ رکہتا ہی اور اوسی
بو چیز پاتا ہی اوٹہالیتا ہی اور آدمی چار ہات پانوسی مانند حیوانونکی
کیون نہین راہ چلتی اور ہر ایک افراد حیوانات سی برخلاف ایک دوسری کی
ذات طعام اوٹہانیکی کیون رکہتا ہی کہ جو غذا مناسب جسکی ہی اوس آلہ
ہی اوٹہا کی کہاتا ہی کسنی الہام کیا بچہ حیوانات کو کہ یہی اپنی مانونکی دودہ
اور کبوتر اور مرغ دانہ حلق مین اپنی چوجونکی ڈالین اور بہرا مین تین روز تک
بہراتی ہین جب بعد تین دنکی آنکھ کہلتی ہے تو جو دانہ پوٹی مین ہے جب
جاتا ہی تو بہراتی ہین اور انڈونپر بہا کی نہین بیٹھتی یہہ کسنی اونکو بتایا
تعلیم کیا اور انسان نی صناعاتکو کیونکر جانا جیسی بنائی اور نجاری
رسنامی اور نقاشی اور حدادی اور خیاطی اور نساجی وغیرہ اور سوا

اسکی بنانا قلعو لگا اور گہرو لگا اور کاریز اور حمام اور کشتی کلو اور کاٹنا پہاڑو لگا
اور پیدا کرنا دریاؤ لگا اور یہہ کیونکر جانلیا کہ لوہا واسطی کاٹنی اور تراشنی
کی ہی اور اوسی زراعت کرنا اور آلات حرب بنانا اور کلنگ اور
بیل زمین کھودنیکی لئی اور سنگ اور درخت اور چوب کاٹنی کیواسطی
اور سونا چاندی واسطی خرچ کرنیکا اور زیور بنانیکی ہے اور باسن کہانی پینیکی بنی کر
تانبی سی قرار دینا اور یہہ کہانسی جانا کہ گیاہ اور گہانس مین خاصیت ہے
اور بعض امراض کو اوسی شفا ہوتی ہی اور انسان نے کیونکر جانا کہ پہاڑ معدن
فلزات ہین کہ وہان نقرہ اور طلا اور سرب آہن قلعی مس اور فولاد
ہوتا ہی اور فلان کام کا ہی اور ہماری کام مین آئیگا اور سونیکو اکسیر کیا
کہ اور سب فلزات سی قیمت اوسکی زیادہ ٹہرا ہی اور کہانسی جانلیا
کہ نقبو مین اور کانمین مومیائی اور طلق اور زیبق یعنی ابرک اور سیماب
اور مردار سنگ اور کبریت یعنی گندہک اور گچ اور آہک یعنی چونہ اور
زرنیخ اور مرمر ہوتا ہی اور انکی کام مین آتا ہی اور کہانسی پہچانلیا جواہرات
یعنی لعل اور یاقوت اور مرجان اور الماس اور فیروزہ اور زمرد اور
عقیق اور دُر اور بلور کو اور لاجورد اور زبرجد کو اور آئینہ اور شیشہ

تیار کر

پیدا کرنا اور جاننا کہ دریا عنبر و مروارید و مرجان کا معدن ہی اور پازہر سبز
گوہی کی شکم مین ہوتا ہی اور چند سنگ آبی سے بہم پہنچتا ہی اور مشک آہوئے
اور عنبر زنبور اور گاو دریائی اور عطر زباد جنگلی بلاؤ کی خصیون سے نکلتا ہی
اور وہ خوشبو ہوتا ہی مانند عطر کی اور سیاہ رنگ یا سفید زرد سے
مائل مانند قوام شہد کی ہند مین ہوتا ہی اور اوسکو مشک بلالی کہتی ہین اور
سمور اور سنجاب یعنی پوست روباہ کہ وہ سرخ ہوتا ہی اور
نام بہی اوس روباہ کا سمور ہی اور سنجاب بہی ایک جانور ہی کہ
اوسکی پوست سی پوستین بناتی ہین اور خز کہ ایک جانور ہی اوسکو
آدمی نی کہان دیکہا تہا کہ اوسکی پوست سی پوستین بنایا اور عمل
کتابت اور زراعت اور تجارت اور داد و ستد اور خرید و فروخت
اور سکہ کرنا طلا و نقرہ کا اور حاصل کرنا گیاہ اور دوا اور لکا اور امتعہ اور
اقمشہ اور ابریشم اور کتان اور پنبہ کا اور نقل کرنا عقاقیر کا بعید شہرون سی
کہ وہ نیچ نباتات ہی اور سوار ہونا مرکبون پر اور بنانا زین اور لجام کا اور
سوار ہونا کشتیون پر اور بنانا اونکا اور غوطہ لگانا دریا مین واسطی
نکالنی مروارید کی یہہ کیونکر جانا کہ صدف مین موتی تہہ دریا ہوتا ہی

اور مطلع ہونا حرکات کواکب پر اور پہچاننا برجونکا آسمانمین اور احکام نجوم
اور حکم کرنا اوضاع نجوم سی اور ریاست طلب کرنا اور بنانا گہرونکا اور
رنگینی اور عمارات و دکانین اور کہودنا کنوون اور قناتکا یعنی جوئی آب کندہ
کرنیوالی اور باغبان ایسی صنعت سی نیچی زمین کی کہودتی ہین کہ پانی
اوسکا زمین پر روان ہوتا ہی اور اوسکو فارسی کاریز ہی اور جاری کرنا نہرونکا
اور بنانا شہرونکا اور یہہ تمام خلایق کیون ایک دوسری سی مشابہ نہین اور
ہر ایک کی انمین سی لباس اور کلام اور زبان مختلف اور سیرت اور صورت
اور عادت اور شکل جدا جدا ہی یہہ سبب البتہ تعلیم اور تدبیر اور الہام اور
لطف ملک قدیر سی ہی کہ جسنی انکو پیدا کیا فتبارک اللہ
احسن الخالقین۔ آیا عقل حکم کرتی ہی کہ خودبخود انسان اور تمام مخلوقات
طبیعت بشعور سی پیدا اور متکون ہون ایسی عقلمند اور صاحب تدبیر
اور فطانت اور زیرکی اور گیاپست کی اور فرق کرین حق و باطل مین
اور علم کو جہل سی اور نیک کو بد سی اور سیاہ کو سفید آور زشت کو
خوبسی اور پہچانین نہ واللہ ایسا نہین ہی بلکہ ایک خالق اور مدبر تربیت
کرنیوالا رکہتی ہین کہ وہ انکو الہام کرتا ہی صناعات اور تدبیر اور کمالات ایسی

بیت چہرہ نکو

اور انکو بترتیب نسلاً بعد نسلٍ اور عقباً بعد عقب پیدا کرتا ہی جبتک کہ دنیا
تمام ہو دوسری وہ کہ حق تعالی قدیم ازلی ابدی ہی اور عدم اوسپر
محال اور ہمیشہ تھا اور رہیگا اور ہی اور زمان نہین رکھتا کہ کسی زمانہ مین ہو
اور باقی ہی اپنی بقا سی کہ اگر حادث ہو تو عدم اور فنا اوسپر روا ہو پس
محتاج ہوگا دوسری چیز اور آپ او خالق کا اوس صورت مین واجب الوجود
اور صانع عالم نرہیگا اور جاننا چاہی کہ وجود اوسکا اوسکی ذات کو واجب
اور لازم ہی محال ہی کہ ذات اوسسی جدا ہوا اور تمام عقول ارباب ملل او نحل مختلفہ
نی اتفاق کیا ہی کہ اللہ تعالی کامل من جمیع الجہات ہی اور عجز او نقص او فنا
اور زوال اور حدوث اوسپر محال ہی تیسری وہ کہ خدا قادر مختار ہے
کہ جو چاہی کری اور جو نچاہی نکری اور کوئی ممکن اوسکی تحت قدرت سی
باہر نہین اور ایسا نہین ہے کہ جو کچھہ کہ اوسنی پیدا کیا زیادہ اوسسے
پیدا نہین کرسکتا وہ ہر حال پر قادر ہی اگر چاہی اوسکو ایجاد کرلی اور
جو کچھہ کہ پیدا کیا زمین اور آسمان وغیرہ سی مضاعف اوسکا
پیدا او ایجاد کرسکتا ہی اور مخلوقات کو عدم سی وجود او وجود سی
طرف عدم کی لیجا سکتا ہی اور جو زمانی اور قرون کہ گذر گئی ہین انکو

پھر پھیر سکتا ہی اور ایک طرفۃ العین میں تمام اشیا کو معدوم کر سکتا
اور اعادہ بھی اوسکا کر سکتا ہی آناً فاناً اور جو کچھہ کرتا ہی اپنی ارادہ اور
اختیار سی کرتا ہی مجبور و مضطر کا سا نہیں نہیں اور ایسا نہیں ہی کہ تاثیر اوسکی
سبب اشیا میں بدون ارادے کی ہو مانند جلنی آگ کی کہ فعل اوسکا اضطراری
ہی اسواسطی کہ جلنیکو اپنیسی باز نہیں رکھہ سکتی اور جس ممکن کو ارادہ
حق تعالی کا اوسکی ایجاد کر نہیں متعلق ہوا البتہ وہ موجود ہوا جیسا کہ خود
فرمایا ہی انما امرہ اذا اراد شیئاً ان یقول لہ کن فیکون اور اس سی
یہہ نہیں پایا جاتا کہ ارادہ حق تعالی کا امور قبیحہ سی متعلق نہو چونکہ معنی ارادہ
کی بہت ہیں تو یہاں مراد ارادسی علم باری ہی نہ نفس فعل اور ایجا
اور ایک دلیل اس مضامین پر یہ ہی کہ اول میں مذکور ہوئی کہ صاحبان
عقول نی باوجود خواہشہای مختلفہ اتفاق کیا ہی کہ عجز اور نقص صانع
پر روا نہیں پس ایسا امر یا بدیہی ہی یا نظری کہ اوسکی مقدمات میں ا
شبہہ کی نہیں جو یہہ ہی وہ کہ خداوند عالمیان عالم ہی ہر معلوم کا اور
تغیر اور تبدل اوسکی علم میں نہیں ہوتا اور جو چیزیں کہ موجود ہوئیں ا
ا جو موجود نہیں ہوئیں اون دونوں کا علم اوسکو برابر ہی اور کچھہ تفا

وتی

ہمین ازل مین عالم تہانجو ابد الآباد مین بہم پہنچا اور تمام اشیا مانند ذرات ہوا
اور قطرات باران اور دریا اور عدد حیوانات اور اونکی بال اور عدد اونکی
سانس اور دم لینیکی اور مشی اقدام حیوانات اور وزن پانیکا اور طول و
عرض اور عمق آسمانون اور زمینونکا اور ریگہای روان کا اور جو کچہہ تہ دریا
مین ہے اور عدد حیوانات بحار اور شقاق کوہ ہا اور عدد اور شمار درختون
اور پتون اور دانونکا اور عدد مانند موجگان اور شمار اونکا اور جو کچہہ بیابانون
اور پہاڑ اور زمین اور قلہ ہای جبال مین ہے اور شمار گہانس اور گیاہ کا اور جانب
لکڑیونکا اور مرغ اور حشرات الارض اور ہوام اور درندی اور مردی اور
زندی اور جو کہ اب پیدا ہونگی افراد انسان حیوانات سی اور عدد برگ درختان
اور ستارگان آسمان اور ریگ بیابان اور عدد صالحون اور شقیون اور
اور بدکار ذنکی اور مومن اور کافر وغیرہ کی اوسکی سامنی سب ہویدا اور
ظاہر اور یکسان ہے اسواسطیکہ پیدا کرنیوالا تمام اشیا کا وہی ہی بواسطہ
یا بیواسطہ اور جو کوی کہ اپنی ارادی اور اختیار سی از روی حکمت کی
کوی چیز پیدا کری البتہ اوس چیز کا اور اوسکی صفات اور آثار کا علم رکہیگا
اور جانیگا پس اندک تامل سی یہہ مقدمہ نہایت ظہور رکہتا ہی دوسرا

یہ کہ وہ مجرد ہی اور نسبت مجرد کی تمام اشیا سی مساوی ہی دوسری وہ
کہ جیسی سب ممکنات فرد وجود باری تعالی مین ویسی ہے علم اونکا اور اونکی
جمیع کمالات انکا اوسیکیطرف منتہی ہوتا ہی اور جو ایسا ہو کہ تمام علم اوسی
سی ہو وہ جاہل کسی چیز کا نہوگا اور جناب مقدس تعالی نی اشارہ
اس سب دلائل ہی کئی جگہہ قرآن مجید مین فرمایا ہی الا یعلم من خلق
وهو اللطیف الخبیر یعنی آیا نہین جانتا تمام اشیا کو وہ خدا کہ جسنی سب
چیزونکو پیدا کیا اور وہ لطیف ہی یعنی مجرد یا صاحب لطف کامل اور
رحمت شامل النسبت مین جمیع موجوداتکی اور حافظ اور خالق اور مربی سبکا
وہی ہی اور سبکو منتہای مراتب کمال کو وہی پہنچاتا ہی اور دانا ہے
خفای امور کا جو کوئی خوب تامل کری غرائب صنع خالق عالم مین مانند
آفتاب اور ماہ اور کواکب کی اور حرکات مختلفہ اونکی قانون حکمت
پر اور تربیت جمادات اور نباتات کی اور ہر ایک کو بحد کمال پہنچانا اور
تشریح انسان اور حیوانات کی بدنکی اور ترکیب اونکی اعضا کی بابکدیگر
اور آلات اور ادوات تغذیہ اور تنمیہ اور ادراکات حواس خمسہ ظاہرہ
اور باطنہ کہ ہزارون برس تک حکما نی اوسمین خوض اور فکر کرکے

کتابین ہر باہین لکہین اور دسوان حصہ بہی اوسکا نجانا اوسی یقین ہوگا
کہ ایک خدا ایسا ہی کہ اوسپر کوئی امر مخفی نہین کسی کا رسی عاجز نہین
اور سب چیز پر قادر ہی اور علم اوسکا ازلی اور ابدی ہی غافل نہین ہوتا
اور سہو اور خطا اور پشیمانی اور فراموشی اور جہل اوسمین نہین اور
خواب اور پینک اور دلتنگی اور کلال و ملال اوسمین محال ہے اسلئی کہ یہہ
سب عجز اور نقص مین ہی اور وہ کامل ہی جمیع الجہات ہی جیسا کہ جانا
تونی اور سبب عموم علم اور قدرت اور تنزہ اور پاک ہونا اوسکا امور
قبیحہ سی ثابت ہوچکا تو معجز سی حقیقت پیغمبرونکی اور اونکی وصیونکی
ثابت ہوتی ہی اور سب صفات کمالیہ الہی انکی خبر دینی سی ثابت
ہوتی ہین کچہہ احتیاج دلائل عقلیہ کی نہین ہا یخوین وہ کہ خدای تعالی
سمیع اور بصیر ہی عالم ہی ہر شنیدنی اور دیدنی کا بدون اسکی
کہ الہ شنیدن و دیدن رکہتا ہو مانند چشم و گوش کی اسو اسطیکہ اگر
محتاج ان چیزونکا ہو تو جسم مرکب اور محتاج اور ممکن ہوگا اور اپنی
کمالین محتاج غیر کا ہوگا حالانکہ وہ کامل بالذات ہی اور علم اوسکا
اون چیزونسی موقوف اونکی وجود پر نہین بلکہ قبل از وجود جانتا ہے

اور یہی دو صفتیں علم کی طرف پھرتی ہیں اور جو حق تعالی نے اپنی تعریف
ان دو صفتوں سے کی یعنی سمیع اور بصیر اور انکو جدا ذکر کیا شاید حکمت یہ
کہ اوسکی ضمن میں رد حکما پر ہو کہ وے خدا کو عالم جزئیات کا نہیں جانتے یا جو
اکثر اعمال کہ مورد تکلیف الہی ہیں از قبیل مسموعات اور مبصرات تھا
اسواسطے ان دو صفتونکو مطلق علم سے خاص ذکر فرمایا کہ داخل ہووے
زجر مکلفین میں معاصی سے یا ترغیب اونکی طرف سے بطاعات کی ہو
بعضے ان دو صفت کو ماورای صفت علم جانتے ہیں ذکر اوسکا کوئی
ثمرہ اور فائدہ نہیں رکھتا چھٹی وہ کہ خدای تعالی حی یعنی زندہ ہے اور مراد
حیات سے وہ صفت ہے کہ اوس سے توانائی اور دانائی ہو اور جب معلوم ہوا کہ
حق تعالی عالم و قادر ہے پس صفت حیات کی بھی رکھتا ہے اور حیات
ممکنات میں عارض ہونا صفت کا ہے ذات پر لیکن جناب اقدس الہی
اپنی ذات سے زندہ ہے بدون اسکی کہ صفت موجود ہو اوسکو عارض ہو
حقیقت میں یہہ صفت طرف علم اور قدرت کی رجوع کرتی ہے ساتویں یہ
وہ کہ حق تعالی مرید ہے یعنی تمام کام اوسکی ارادے اور اختیار سے
صادر ہوتے ہیں نہ مانند افعال اضطراریہ کی کہ بدون ارادہ و اختیار

صادر

صادر ہوتی ہین جیسا جلانا آتش کا اور سنگ کا نیچی آنا ہوا سی اور جو افعال
کہ ہمارے اختیار سے صادر ہوتی ہین اول ہم تصور اوس فعل کا کرتی
ہین بعد اوسکی فائدہ اوسکا خیال کرتے ہین اور وہی فائدہ محرک ہوتا ہے
یہان تک کہ حد عزم و جزم کو پہنچتا ہی جب وہ فعل ہمسے صادر
ہوتا ہی اور جناب مقدس الہی مین جو اختلاف احوال پر عوارض
نہین پس وہی علم کہ حق سبحانہ رکھتا ہی کہ وجود فلان شخص
کا آج کی دن فلان وقت مین واسطی نظام عالم کی اصلح ہے
سبب اوسکی وجود کا ہوتا ہی اوسیوقتمین اسیواسطی متکلمان امامیہ
نی کہا ہی کہ ارادہ بہی طرف علم کی راجع ہی اور علم باصلح ارادہ ہے
اور احادیث مین وارد ہوا ہی کہ ارادہ عین ایجاد ہی اور صفات
فعل سے حادث ہی اس بابمین سخن بہت ہی مکلف کو یہی
چاہیی کہ جانیکہ افعال حق تعالی کی بارادہ و اختیار موافق حکمت
اور مصلحت کی صادر ہوتی ہین اور وہ اپنی افعال مین مجبور نہین
آٹہوین وہ کہ حق تعالی متکلم ہی یعنی اجسام مین حروف و اصوات
کرتا ہی بدون اسکی کہ اوسکے جسم کا عضو یا دہان اور زبان ہو بلکہ

اپنی قدرت کاملہ ہی ایجاد سخن درخت مین کیا او حضرت موسے
نی سنا اور ایجاد کلام آسمانو نمین کرتا ہی اور ملائکہ غیبی مین اوسکا
وحی لاتی ہین یا الواح سماوی مین نقوش پیدا کرتا ہی اور فرشتے
اوسکو پڑہتی ہین اور وحی لاتی ہین ملائکہ اور انبیا اور اوصیا کے
دلمین ایجاد کرتا ہی اور تکلم صفات ذاتی نہین کہ قدیم ہو بلکہ صفات
فعل سی حادث ہی اسلئی کہ جو کمال کہ خدای تعالی کا ہے
وہ علم اوسکی معانی اور حروفکا ہی اور قدرت ایجاد حروف واصوات
پر ہی جس چیز مین کہ چاہی اور یہہ دو صفت یعنی علم و قدرت قدیم ہین
اور عین ذات ہین اور جو اس صفت کو علحدہ ذکر کیا وہ اسواسطی ہے
کہ بنای بعثت انبیا اور تکالیف حق تعالی اور نازل کرنا کتابونکا او
بہیجنا وحیکا یہہ سب موقوف اسی پر ہی رہا وہ کلام خدا کہ قرآن
مجید اور صحف اور توریت وانجیل و زبور اور سب کتب آسمانی ہی
سریانی اور عجمی وغیرہ کا یہہ سب حادث ہی لیکن علم خدا کا ان سے
قدیم ہی اور وہ علم کلام نہین کہلاتا غیر ہے اور جو کلام نفسی کہ اشاعرہ
انہو اوسکی قائل ہین وہ باطل ہے تو یہ جاننا چاہیی کہ حق صادق ہے
اور کذب

اور کذب اور دروغ مطلقاً اوسپر جائز اور روا نہین کیونکہ عقل حکم کرتی ہے
کہ جھوٹ بولنا قبیح ہی اور خدا قبیح سے منزہ ہی اور جو دروغ مصلحت آمیز کہ ہمکو
جائز ہے وہ باعتبار ارتکاب اقل قبیحین ہے یہ ہماری عجز سے ہی ہمکو قدرت
نہین کہ مفسدہ کلام راست کا دفع کرین اور خدا عاجز نہین قادر ہے
اسیطرح تمام ارباب ملت و دین اور صاحبان عقول نے اجماع کیا ہے
کہ حق تعالیٰ صادق ہے جمیع اقوال مین اور کتب الٰہیہ تمام اسی سے
بھری ہوئی ہین اور از جملہٴ ضروریات دین سے ہے دسوین یہ کہ صفات
کمالیہ الٰہی عین ذات مقدس ہے اس معنے سی کہ اوسکو وہ صفت
موجودی نہین ہے کہ قائم اوسکی ذات مقدس سے ہو بلکہ ذات قائم
مقام جمیع صفاتکی ہی چنانچہ ہم مین ایک ذات ہی اور صفت موجود سے
اوسکو عارض ہوے ہی حق تعالیٰ مین ذات مقدس اوسکی قائم مقام اوس
صفتکی ہی اور اسیطرح تمام صفات کمالیہ مین ذات اوسکی قائم
مقام سبکی ہے اور بجز ذات مقدسکی بسیط مطلق کوئی چیز نہین
اسواسطے کہ اگر صفت زائد بر ذات ہو تو نا وہ صفت قدیم ہوگی یا
حادث اور دونو محال کیونکہ اگر قدیم ہو تو تعدد قدما لازم آتا ہی اور قدیم

بہ خدا کی کوئی اور چیز نہیں پس وہ بھی ایک خدا ہوگا یعنی اگر صفات حادث
ہو تو لازم آتا ہی کہ اللہ تعالی محل حوادث ہو اور یہ محال ہے چنانچہ انشاء اللہ
ذکر کیا جائیگا اور یہی لازم آتا ہی کہ خدا اپنی کمالین محتاج غیر کا ہو اور عجز
و نقص کو لازم ہی جیسا کہ حضرت امیر المؤمنین نے فرمایا ہی کہ من وصفہ
فقد قرنہ ومن قرنہ فقد ثناہ ومن ثناہ فقد جزاہ ومن جزاہ فقد جہلہ
یعنی جسنی وصف کیا خدا کو صفات زائدہ سے پس قرین کیا اوسکو
صفات زائدہ سی اور جسنی مقارن کیا اوسکو صفات زائدہ سی پس
اوسنی اعتقاد دو خدا کا کیا یا دو گنا اوسکی ذات متعددہ میں قایل ہوا
اور جسنی یہہ اعتقاد کیا تو اوسنی خدا کو صاحب اجزا جانا اور جسنے
یہہ اعتقاد کیا اوسنی خدا کو نہ پہچانا اور یہی فرمایا ہی کہ اول دین
شناخت خدا ہی اور کمال شناخت خدا وہ ہی کہ اوسکو یگانہ جانی
اور کمال یگانہ جاننا وہ ہی کہ صفات زائدہ کو اوس سی نفی کری و
لیکن صفات کمالیہ کی عدد مین خلاف ہے بعضوں نے کہا کہ علم اور قدرت
اور اختیار اور حیات اور ادراک اور کراہت اور سمع اور بصر ہے اور کلام ہے اور صدق
اور ازلی ہونا اور ابدی ہونا ہی اور بعضوں نے ان وصفت اور کو یعنی

ازلی ابدی کو سرمدی سے تعبیر کیا پس چاہیے جاننا کہ خدا عالم اور قادر اور مختار اور حی اور مرید اور کارہ اور سمیع و بصیر و متکلم و صادق ازلی

ابدی ہی اور جو بعضی ان صفات سے بعض دیگر کی طرف پھرتی ہیں جو کچھ

کہ مذکور ہوا ان صفات سے پس چاہیے جاننا کہ ہمکو جو تکلیف دی ہی کہ اعتقاد

کریں ان صفات کا تو وہ اقرار ہی نہ یہہ کہ علم ہمارا انکو احاطہ کری اسواسطے کہ

ہم یہہ جانتے ہیں کہ وہ حکیم ہی اور کنہہ اوسکی حکمت کے معلوم نہیں اور جانتے

ہیں ہم کہ عالم ہے اور بے اورسرانغ اوسکی علم کا نہیں رکھتے اسیطرح کل صفات

میں واللہ تعالی اعلم فصل دوسری ان صفات میں کہ خدای تعالی سے اونکو

نفی کرنا چاہیے اور اوسمیں چند مبحث ہیں اول وہ کہ یگانہ ہی اور شریک

اپنا نہیں رکھتا نہ خدا وندیمیں نہ پیدا کرنیمیں اشیا کی اور دوئی اوسکی ذاتمیں

روا نہیں اور تعدد اوسمیں نہیں ہے جیسے مجوس یزدان اور اہرمن

کی قائل ہیں اور ثنویہ انہیں میں سے نور اور ظلمت کے قائل ہیں اور بعضی خیر

و شر کی اور بعضی طبیعت بے شعور کو ہی شریک کرتے ہیں اور

ایک طائفہ نی طبیعیونسی شبہہ کیا ہی اور سفاہت اور بیخردی سے

صانع کی منکر ہوئی ہیں وہ عناصر اربعہ کی قائل ہیں اور بعضی

خاک کو موثر جانتی ہین اور بعضی شرکت خاک کے قائل ہین اور ایک طائفہ
دہر کا قائل ہے اور ایک ہوا کا اور ایک آفتاب کا اور بعضی کواکب کو شریک جانتی
ہین آفرینش مین اور بعضی جبرئیل کو کہتی ہین کہ وہ ماتحت فلک تاثیر کرتا ہے
اور ایجاد کرتا ہی اور بعضی اہل قبلہ اور مسلمانوں سی ائمہ معصومین کو شریک
جانتی ہین اور بعضی نصاری عیسی کو شریک سمجھتی ہین اور بعضی خدا جانتی ہین
اور بعضی ہندوں سی طلا اور سنگ کو شریک جانتی ہین یہہ تمام اقوال کہ بیان
ہوئی سب کفر ہے اسواسطی کہ خداوند عالم کوئی شریک نہین رکہتا کہ وہ
مستحق پرستش اور عبادت کا ہو جیسی بت پرست اور کفار مکہ نی اصنام کو شریک
خدا کا کیا تہا اور واسطہ اور شفیع جانتی تہی درمیان خالق اور مخلوق کی اور
بعضی کواکب سیارہ اور ستارہ شعری کیطرف مائل تہے اور اب جو کچہ سننی
مین آتا ہی کہ بعضی اہل خطا اور مغرب اور رہنی والی کنارہ دریائی چین کی اور
جزائر سراندیپ کی برہمنوں سی یہہ سب عبادت اصنام کی کرتی ہین اور
انکو واسطہ خالق اور مخلوق مین جانتی ہین اور بعضی حیوانات اور اشجار اور
جمادات کی عبادت کرتی ہین سب اقوال لوچ اور ایسی اعتقاد
باطل خبر دینیسی انبیا کے اور ضرورت جمیع ادیان کی اہل کتاب سی ثا

اور بعضی عیسی اور مریم دونون کو شریک خدا جانتی ہین

ہوئی ہین اور بدیہیہ عقل معلوم ہی کہ نظام تمام عالم کا اور وجود اور انتظام
انکی احوال کا بدون وحدت الہ کی میسر نہین ہو سکتا جب دو مالک ایک
گھر مین اور دو حاکم ایک شہر مین اور دو بادشاہ ایک مملکت مین اور دو
رئیس ایک دہ مین ہون تو باعث اختلال اوضاع رعایا ہو کیونکر ہو سکتا ہے
کہ احوال آسمان اور زمین کا اور کارخانہ ایجاد کا اس وسعت کی ساتھہ دو
خدا سی منتظم ہو سکی بلکہ اندک عقل و تفکر سی معلوم ہوتا ہی کہ تمام عالم
باعتبار ارتباط اجزا بیکدیگر بمنزلہ ایک شخص کے ہی اور جیسا کہ عقل تجویز
نہین کرتی کہ دو نفس ایک بدن سی متعلق ہون تجویز نکریگی کہ دو الٰہ مدبر
عالم کے ہون محقق دوّانی نی کہا ہی کہ اگر کوئی بدیدہ بصیرت و اعتبار
مشاہدہ کری اور گرد سراپای عالم کی پھری مفتح عالم سی کہ روحانی
ہے انتہا تک کہ جسمانی ہی سبکو ایک ہی سلسلہ مین منتظم دیکھی کہ بعضی
بعضی مین فرو ہوئے اور ہر ایک دوسری سی مرتبط ہی جانی تو کہ ایک گھر
ہے اور اصحاب بصیرت پر مخفی نہین کہ ایسا ارتباط اور التیام بجز وحدت
صانع کے انتظام نہین پاتا جیسا کہ متعدد صنعتونکے بنانیسی اہل بصیرت
اور تیز ہوش پر یہ بات منکشف ہوتی ہی کہ حقیقت مین موحد سبکا

جیسا کہ

ایک ہے اسواسطے کہ محققان دانش و بینش کی نزدیک مقرر ہے کہ موثر حقیقی
تمام اشیا مین بجز واحد احد کی اور کوئی نہین اس سبب سی کہ مصور سے
صورتہای مختلفہ کا ازبس بنا فرت منافرت مصنوعات مین نظاہر ہوتا ہے
کہ ایسا انتظام اور ایسی وحدت کہ اجزائی عالم مین واقع ہی بجز وحدت
صانع کے ممکن نہین جیسا کہ مضمون آیہ کریمہ لو کان فیہما الہۃ الا اللہ لفسدتا
اسی پر مبنی ہے صاحب اعتبار کو ادنا تنبیہ اس آیہ ہی کافی ہے کہ وہ آیہ
ان فی خلق السموات والارض واختلاف الیل والنہار لآیات لاولی
الالباب ہے تحقیقات سابقہ سی معلوم ہوا کہ جسطرح کہ وجود باری
بدیہی او فطری ہے وحدت اوسکی بہی بدیہی او فطری ہی اور
~~ان سب شئی کی لو ایک ہے اللہ کیطرف ہی~~ اور اتفاق تمام عقول مستقیمہ کا
اسی پر واقع ہے اکثر ثنویہ مبداء اصل کو دو کا ایک جانتی ہین اور کہتی ہین
نور او یزدان قدیم ہے او ظلمت او اہرمن اوس سے پیدا ہوے
او ظاہرا اونمین سی ظاہر مین اظہار دونو کی قدیم ہونیکا کرتے ہین اور باطن
مین اگر اندک تامل کرین تو یقین وحدت کا کرین انکی مہملات اور
مزخرفات واہیہ انکی جو جاہل سنی بالبدیہہ اوسکو باطل جانی حضرت

امیر المومنین نے کیا خوب فرمایا کہ اگر خدا دوسرا ہوتا تو چاہئی تہا کہ کتاب اور
رسول اوسکی ہماری پاس آتی یہہ بڑی دلیل اور برہان قاطع ہی اسواسطیکہ
واجب الوجود کو لازم ہی کہ کمال پر قادر اور فیاض مطلق ہو مثلا جب ایک خدا
ایک سو چوبیس ہزار پیغمبر واسطی اپنی معرفت اور عبادتکی بھیجی اور خلایق کو ہدایت
کرے اگر عیاذا باللہ دوسرا خدا ہوتا پایہی تہا کوئی پیغمبر واسطی شناخت
اور عبادتکی بھیجتا اور انکو ہمین پہنچواتا کہ وہ کیا صفت رکہتا ہی اور کس نامسے یاد کرنا
چاہئی اور کونسی عبادت اوسکی واسطی کرین اور اوامر و نواہی اوسکی کیا ہین
اور کیا خبر ہین پس یا تو رسولونکی بھیجنی پر قادر نہین اور عاجز ہے یا حکیم نہین ہے
اور بخیل اور جاہل ہے یہہ سب صفتین واجب الوجود پر روا نہین اس
مطلب مین دلائل بہت ہین لیکن کافرونکی یہہ چند جمادات ہین
کہ انسی نفع اور ضرر متصور نہین یا چند مخلوق ہین کہ مقہور اور مغلوب
قادر مطلق کے ہین اور مستحق عبادتکی نہین بطلان انکا ایسا
واضح ہے کہ حاجت بیانکی نہین اور نفی اوسکے ضروریے دین اسلام سی
ہے دوسرے وہ کہ حق سبحانہ تعالی مرکب نہین اور جسم اور جوہر
اور عرض نہین ہے اور اوسکا مکان اور جہت اور منزل نہین

اور حلول مکانہ

اور تخت گاہ اور مجلس بیٹھنیکی اور دار الملک اوسکا معین نہین اور موضع کوئی معین

نہین کہ جاگہہ اوسکی رہنیکی ہو کہ یہہ سب لوازم جسم سی ہے او جانبا لازم ہے

کہ جو چیز کہ موجود ہی وہ یا تو مرکب ہی یا بسیط مرکب وہی کہ جز رکہتا ہو

یا خارج مین مانند آدمیکی کہ وہ مرکب ہی اعضا و جوارح سی اور اخلاط

بدنی اور عناصر اربعہ سی یا ذہن مین مانند جنس اور فصل کی اور بسیط وہ ہے

کہ کوئی جز نہ رکہتا ہو اور محیط ہو سب اشیا پر نہ یہہ کہ برعکس ہو پس حق تعالی

بسیط مطلق ہے اور اوسکی جز نہین کہ اگر جز ہو تو محتاج اوس جز کا ہوگا

اور جوہر نہین اسواسطی کہ جوہر اقسام ممکن سے ہی اور وہ واجب الوجود

بالذات ہی اور عرض بہی نہین مانند سیاہی اور سفیدی اور حرکت

اور سکونکی اسلئی کہ عرض محتاج محل کا ہوتا ہی اور ہر محتاج ممکن ہے اور

جسم نہین کہ جسم مرکب ہوتا ہی اجزا سی اور مرکب محتاج اجزا کا ہی

اسی جہت سی مکان اور جہت معین مین نہین ہے اسواسطیکہ جو چیز کہ

مکان اور جہت اور سمت اور طرف مین ہو وہ جسم ہی یا جسم مین

حلول کیا ہی اور خدا ان دونوسی منزہ ہی اور حرکت اور انتقال اوسکا

ایک مکانسی دوسری مکانمین یا محل سی (طرف محل کے) محل دونو محال اسلئی کہ

جب الیہا ہو

جب ایسا ہو تو چاہیے کہ جسم ہو اور یہہ عین کفر ہے تیسرے وہ کہ صانع عالم
مثل اور مانند اپنا نہین رکہتا جیسا کہ فرمایا ہی لیس کمثلہ شیء وہو السمیع
العلیم اور شبہ اور نظیر نہین رکہتا کہ اوسکی حقیقت ذات وصفات مین
شریک ہو اور ضد نہین رکہتا کہ اوس سے معارضہ کرے جیسے مجوس کہتے
ہین کہ اہرمن اندیشہ کرکے نیستی یزدان کی بہم پہنچا اور سوراخ عالم سے یزدانکو
دیکہا اور اوسکی جاہ ومنزلت وجلال پر حسد لیگیا اور دونوں لشکر آراستہ
ہوئے یزدان نے ملائکہ کو پیدا کیا کہ اوسکے لشکر ہون اور اہرمن نے
شیاطین کو ایک مدت تا آپسمین خوب لڑی آخرکو اہرمن نے شمشیر
اپنی ماہ کی پاس گروی رکہی اور صلح کی کہ بعد ایک مدت معین کے اہرمن
عالم سے نکل جاوے ایسی زندقی وہ بہت کہتے ہین اور اللہ تعالے
خلائق کی پیدا کرنیمین کوئی مددگار اور معین نہین رکہتا اور تمام مخلوقاتکو بدون
مادہ کی پیدا کیا جو بعضی حکما اور جہال صوفیہ اور بعضی غلات کہتے ہین
وہ کفر ہے خالق کل اشیا کا دنیا اور مافیہا مین وہی ہے بغیر افعال
بندونکی چوتہے وہ کہ صانع عالم دیدنی نہین اور چشم سر سے اوسکو
دیکہہ نہین سکتے نہ دنیا مین نہ آخرت مین اور یہہ بہی ضروریات دین سے ہے

اکثر آیات اور احادیث اسی معنی پر دلالت کرتے ہین اور خود معنی کو
برخلاف اسکی واقع ہوئے ہین وہ ماؤل ہین باوراک دیدہ دل جیسا کہ حضرت
امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ نہین دیکھتی اوسکو چشم مشاہدہ
لیکن دیکھتا ہی اوسکو دیدہ دل حقیقت ہائی ایمانسی اب جاننا چاہیے
کہ کنہ ذات وصفات کمالیہ خداوند عالمیان کو بغیر اوسکی کوئی نہین جانتا
اور پے نہین لیجاتا اور نہ لیجائیگا پیغمبر آخر الزمان کہ اشرف مکونات
اور افضل عارفان ہین اونحضرت نی اقرار اپنی عجز کا کیا اور فرمایا
کہ ما عرفناک حق معرفتک یعنی نہین پہچانا ہمنی تجکو حق تیرے پہچاننیکا
اور ما عبدناک حق عبادتک یعنی پرستش اور بندگی نہین کے ہمنی جو حق
تیرے بندگیکا ہی اور خود حق تعالی اسنے فرمایا وما قدروا اللہ حق قدرہ
یعنی اندازہ نہین کیا خدا کا اور تعظیم اوسکے نہین کے جیسا کہ سزاوار
اوسکی ہے اور فرمایا لا تدرکہ الابصار وہو یدرک الابصار یعنی اوسکو کوئے
نہین دیکھہ سکتا اور وہ سبکو دیکھتا ہی اور اس آیۂ تفسیر مین وارد ہوا ہے
کہ دیدۂ دل اوسکی کنہہ کو ادراک نہین کرسکتا چہ جائیکہ دیدۂ سر اور
آیہ کریمہ لن ترانی کہ حضرت موسی اور بنی اسرائیل کی جواب مین ہے

اور

[illegible] ظاہر ہے کہ نہی تابد ہستی ہی یعنی ابد الآباد نہین وکیہہ سکتا اور حواس
ظاہرہ سی بہی اوسکا ادراک ممکن نہین یعنی سُننا اور سونگہنا اور چہونا اور
چکہنا اور حواس باطنہ سی بہی ممکن نہین مانند وہم وخیال کے اور فرقہ صوفیہ اور
سُنی جو کہتی ہین کہ انکی بعض بزرگون نے خدا کو دیکہا اور آسمان پر
گئی اور خدا سی صحبت رکہی جو عاقل ہے اوسپر ظاہر ہے کہ یہہ محض سفاہت
اور حماقت اور دروغ ہے تعالی اللہ عن ذلک علواً کبیراً پانچوین وجہ کہ
جناب مقدس الہی محل حوادث نہین کہ احوال مختلفہ اوسپر وارد ہون مانند
سہو اور نسیان اور خواب اور پینک اور دلتنگی کے اور تہکنا اور لذت
والم درد وبیماری عجز وناتوانی جوانی وپیری اور لذت خوردن وآشامیدن
اور جماع کرنا اور محل کسی مقولہ کا نو مقولات عرض سی ہونا یعنی کیف
اور کم اور این اور متی اور اضافت اور وضع اور فعل اور انفعال اور ملک
بسبب اسواسطیکہ ان عوارض سی متصف ہونا دلیل عجز ونقص واحتیاج ہے
اور خدا ان سب سی مبرا ہی مجمل سخن اس باب مین یہہ ہے کہ جو چیز صفات
کمالیہ الہی سی ہی وہ حادث نہین ہوسکتی اور اوسی منفک اور
جدا بہی نہین ہوسکتی مانند علم اور قدرت کی اسلئی کہ اگر یہہ صفات

حادث ہون تو حق تعالی پہلی ان صفاتکے عارض ہونے سی ناقص و...

جاہل اور عاجز ہوگا اور اگر اوس سی منفک ہون تو بعد اوسکی ناقص

ہوگا اور اوسپر کسی حالمین نقص روا نہین اور جو صفت کہ حادث ...

عروض اوسکا محال مگر جو صفت کہ صفات ذاتسی نہین او صفت فعل

سی ہے وہ حادث ہوسکتی ہے مانند خالق اور رازق او محی او ممیت

کی اسواسطیکہ اللہ تعالی اول مین خالق نہ تہا اور اگر کہین کہ تہا تو عالم قدیم

ہوجائیگا اور خلق خدا ہمیشہ رہیگی پس یہہ صفات کمال خدا نہین کہ اسکی

نہونیسی نقص او عجز لازم آئی بلکہ جو صفات کمال سی ہے وہ قادر ہونا ہے

ایجاد بر خلائق کی کہ جب مصلحت اوسکو جانا ایجاد فرمایا او قدیم ہے

کہ ہرگز حق تعالے سی منفک او جدا نہین ہوتا اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ دوام صفت

فعل نقص خدائیتعالی ہوتا ہی مانند اسکی کہ جب مصلحت زید کی پیدا کرنیمیں

آجکی روز ہو اگر پہلی اس روز سی ایجاد کرے تو خلاف مصلحت ہی

او موجب نقص ہے اور اسیطرح زید کو تونگر کرنا جس وقت

خلاف مصلحت ہو او عمل مین لائی تو یہہ بہی نقص ہے نہ کمال اوسکا

جیسا کہ کہاہے کہ صفت ذات وہ ہی کہ حق تعالی اوس سی موصوف

اور ایک کو کسی صفت سے موصوف نہو مانند علم کی کہ مطلقا جہل سے موصوف نہین
ہوسکتا اور مانند خالق کے کہ پیچھے نہین کہ بعد ان سات آسمانو نکو پیدا کیا اور زیادہ
ساتسی جو مصلحت نہ تہی پیدا نکیا اور زید کو پیدا کیا اور اوسکی باپ کو پیدا نکیا
اور زندہ کرنیسی موصوف ہی اور مارڈالنی سی بہی موصوف ہی کہ ایکو
غنی اور ایک کو فقیر کیا انمین سی کوئی ایک صفت موجب تغیر ذات اور
نقص کا نہین اسلئی کہ کمال ذات مقدس کا اور قدرت کامل اور علم سابق اور خیریت
محض سے یہہ اختلاف مادونکا ہی کہ قابلیت قبول کی نہین رکہتی وگرنہ
فیض اوسکا واسطی نظام کل کے سبکو شامل ہے بلا تشبیہ مانند باران رحمت
کی کہ سب پر یکسان برستا ہی اور وہ ایک ہے باران ہے لیکن بسبب
اختلاف مادونکی کسی زمین مین گل و سنبل اوگتا ہی اور کہین نار و خس
بمقدار ظاہر ہوتا ہی ایک زمین مین اشجار و نباتات اور دوسری مین آبار انہار
عمل مین آتا ہی ایک گہر کو آباد کرتا ہی دوسری کو ویران اور خراب اور
وہی ایک پانی سے بعینت هرچه هست از قامت ناساز بی اندام ماست
ورنہ تشریف تو بر بالای کس کوتاہ نیست جہنی وہ کہ جناب اقدس الہی کے
نام بہت ہین جیساکہ خود فرماتا ہی ولله الاسماء الحسنى فادعوه بها یعنی

خدا کی نامہای نیکو بہت ہین جس نام ہی چاہو اوسکو دعا کرو اور پکارو جن
آیات اور اخبار اور دعاؤن مین اکثر اسم حق تعالے کی واقع ہوئی ہین اونکا مادہ یہہ ہے
کہ اونہین اسماسی دعا مانگین حق وہ ہی کہ نام خدا چند حروف مخلوق ہین
اور حادث بعضی سُنّی قائل ہین کہ نامہای خدا عین ذاتہین یہہ سخن شنیع ہین بیان
ہے اخبار مین وارد ہوا ہی کہ جو کوئی اس قولکا قائل ہووہ کافر ہے اور جو کوئی
کہ عبادت نام کے کری بدون معنی کے وہ کافر ہے اور جو کوئی کہ عبادت
نام اور معنی دونوکیکری اوسنی شریک خدا قرار دیا اور جو کوئی عبادت کرے
اوس ذاتکی کہ یہہ نام اوسپر اطلاق کئی جاتی ہین اوسنی خدا کو ہیگانگی
عبادتکی اور بعضی امامان گمراہان اہل سنت نی چند اسم وضع کئی ہین اور
کہتی ہین کہ خدا کو ان اسم سی یاد کرنا چاہئی مانند مطیع اور عارف
اور عاقل کے یہہ سب محض کفر ہے ساتوین وہ کہ حق تعالی کسی چیز سے
متحد نہین اسواسطی کہ دو چیز کا متحد ہونا محال ہے جیسی نصاری کہتی ہین
کہ عیسی علیہ السلام روح اونکی خدا ہی اور جسم اونکا آدمی اور خدا
عیسی سی متحد ہوا ہی اور حلول ہی اوسپر روا نہین اور اوسکی زن و فرزند
نہین اور ثالث ثلثہ کا اعتقاد کرنا جیسے کہ ملکانیہ عیسویونسی کہتے ہین کہ خدا فی
جوہر ہین

عالم مین حلول کیا اور عیسی اوس سے باہم ہین یہہ سب کفر اور عیاذ باللہ خدا کی اور جو بعضی صوفیہ سفہا کہتی ہین اور اس معنی مین دلیل اتحاد لاتی ہین کہ حق تعالی عین دریا ہے اور خلق قطرہ اور اسیطرح آفتاب اور ذرہ سی دلیل لاتی ہین یہہ بھی زندقہ ہے وہ معنی اتحاد کی نہین سمجھتی اور یہہ جو کہتی ہین کہ سب ماہیات امور ممکنہ اعتباریہ ہین اور ذات حق کو عارض ہوی اور خدا عارف مین یا دل عارف مین حلول کرتا ہے اور اوس سے متحد ہوتا ہے اور اقوال غلات کی کہ خدا نی پیغمبر مین حلول کیا اور شیعیان غالی کہتی ہین کہ حق تعالی نی رسول اور ائمہ معصومین مین حلول کیا اور انسے متحد ہوا ہی یا بصورت انکی ظاہر ہوا یہہ سب کفر ہے اور ہمارے ائمہ معصومین صلوات اللہ علیہم نے انسی تبرا کیا اور ادن پر لعنت فرمای اور حکم قتل کا دیا ہی اور بعضونکو حضرت امیر المومنین ع نے دود سی ہلاک کیا اور اصحاب عبد اللہ بن سبا کو کہ نصیری تہی فرمایا کہ انکو قتل کرین اتہوین وہ کہ حق تعالی اپنی قدیم ہونیمین شریک نہین رکہتا جو چیز غیر ذات مقدس ہے وہ حادث ہی تمام ارباب ملل نے اسی پر اتفاق کیا ہی اگرچہ حدوث و قدم کو بعرف حکما چند معنی پر اطلاق کرتے ہین ولیکن ...

کچھ کہ اتفاق ارباب ملل کا ہی وہ یہہ ہی کہ جو چیز بغیر اللہ تعالی کے ہی وجود اوسکا

ایک ابتدا رکھتا ہے اور زمانہ اوسکی وجود کا ازل کیجانب متناہی ہے اور

بغیر حق تعالی کے وجود کسیکا ازلی نہین اس معنی پر تمام مسلمانونکا اجماع ہے

بلکہ سب ادیان کا اور فقیر نے کتاب بحار الانوار مین قریب دو سو حدیثون

معتبرہ کی کتب خاصہ و عامہ سے ایراد کی ہین اور ادلۂ عقلیہ اور جواب شبہ فلاسفہ

کا جو کوئی اس سے زیادہ چاہی اوس کتاب کو مطالعہ کرے احادیث معتبرہ

مین وارد ہوا کہ جو کوئی قائل ہو کسی قدیم کا غیر از خدا وہ کافر ہے فصل تیسری

بیان مین اون صفات کی کہ جو افعال حق تعالی سے متعلق ہین اور اوس مین چند بحث

ہین اول وہ کہ مذہب طائفہ امامیہ کا یہہ ہے کہ حسن اور قبح افعال عقلی ہے

اور مراد حسن سے وہ ہے کہ فاعل قادر اگر وہ فعل کرے تو سب اوسکو

اچھا کہین اور مستحق مدح کا ہو اور عقل بہی اوسکو تصدیق کرے کہ ہان یہہ

فعل خوب ہی اور قبح وہ ہی کہ اگر قادر کرے مستحق مذمت اور عقابکا ہو

اور عقل اوسکی بدیکو تصدیق کرے پس فعل کیواسطی فی نفسہ قطع نظر

شرع کی ایک جہت حسن اور ایک جہت قبح ہے کہ اوس سے مستحق مدح

یا ثوابکا یا مستحق مذمت اور عقابکا ہوتا ہے اور اس جہت کو کبہی البتہ

ہوتی

ہوتا ہے کہ بدیہۂ عقل سے ہر کوئی سمجھ جاتا ہے جیسی نیکی سچ بولنیکی کہ نفع پہونچاتے
اور قباحت جھوٹ کہنیکی کہ ضرر پہنچاتی اور کبھی فکر اور غور کر نیسے معلوم ہوتا ہے
جیسے وہ راستی کہ کسی کو ضرر پہنچائے یا وہ دروغ کہ کسیکو نفع دیوی کہ علم
اوسکی حسن و قبح کا محتاج نظر و فکر ہے اور کبھی عقل اکثر خلائق کی اوسکے
سمجھنے سے عاجز ہوتی ہے ولیکن بعد ورود شرع کے حسن و قبح اوسکا
جان لیتی ہین جیسے حسن روزہ آخر ماہ رمضان کا اور قبح روزہ اول ماہ شوال کا
لیکن اشاعرہ اہل سنت نے کہا ہے کہ حسن و قبح افعال کا امر و نہی شارع
سے معلوم ہوتا ہے اور عقل کو اوسمین دخل نہین جس چیز کو شارع نے حکم کر دیا
وہ حسن ہے اور جس سے منع کر دیا وہ قبیح ہے پس انکے اس اعتقاد سے لازم آیا
کہ اگر شارع کسیکو امر زنا کا کرتا تو وہ حسن ہو جاتا اور منع نماز سے کرتا تو وہ قبیح
ہوتا ابطلان اس مذہب کا بحکم عقل قطع نظر آیات اور اخبار کے ظاہر ہے
پس عقل سمجھنے مین بعضی چیزونکی مستقل ہے مانند اسکے کہ عقل گواہی
دیتی ہے کہ حق سبحانہ تعالی عادل ہے اور ظلم کرنا اوس سے محال ہے
اور ظالم کے ظلم سے راضی نہین اسلیئے کہ اگر ظالم ہو عقل تصدیق کرتی ہے
مذمت پر ظالم کے اور اوسکے افعال پر اور اوسکے مدح کے تصدیق نہین کرتی

یعنی کلام

دوسرے وہ کہ صانع عالم قبیح نہین کرتا اور قبیح محال ہے کہ اوسکی صادر ہو سکے

کہ فاعل قبیح کا یا تو اوس فعل کو اور قبیح کو نہین جانتا اور یا قادر اوسکی ترک پر نہین

اور یا اوس فعل قبیح کا محتاج ہے یا قدرت اوسکی ترک پر رکہتا ہی اور احتیاج

اوسکی نہین رکہتا اور یا عبث اوس فعل کو کرتا ہی بنا بر اول کے جہل لازم

آتا ہے اور بنا بر دوسرے کے عجز اور تیسرے صورتمین احتیاج اور چوتہی مین سفاہت

اور نادانی اور یہہ چارون حق تعالی پر محال پس قبیح اوس سے صادر نہین ہو سکتا

تیسرے وہ کہ حق تعالی بندونکو جو افعال کہ انکی اختیار مین نہین تکلیف نہین دیتا

نہ اوسکی فعل پر نہ اوسکی ترک پر اور بندی اپنی فعل مین مختار اور خود فاعل اپنی

فعل کے ہین خواہ طاعت خواہ معصیت اور اکثر امامیہ اور معتزلہ اسی قول کے

قائل ہین لیکن اشاعرہ کہتی ہین بندونکی سب افعال کا فاعل خدا ہی اور یہہ مذہب

اکثر کفار ملاحدہ اور بعض حکما کا ہی اور کہتی ہین بندی مطلق اسمین اختیار نہین

رکہتی بلکہ خدا انکی ہاتہہ سے افعال جاری کرتا ہے اور مکلف بہا لا یطاق نہین اور تکلیف

مالا یطاق نہین اور بندی مجبور ہین کرنیمین افعال کے اور کہتی ہین الا مور مجبورۃ

متعددہ بعضی انمین سے کہتی ہین کہ بندیسی ارادہ مقارن فعل کے واقع ہوتا ہی

مگر ارادہ مطلقا کچہہ دخل وجود مین اوس فعل کی نہین رکہتا اور بعضی

آیات قرآنی سے وضع کی ہین الحمد للہ کہ خداوند عالمیان نے ظاہر و باطن انکا مجہی
سے معانی قرآن کی کو رکیا ہے از انجملہ یہہ آیات ہین کہ یفعل اللہ ما یشاء و یحکم ما یرید
اور آیہ کل شیء فعلوہ فی الزبر اور آیہ فلا راد لفضلہ ولا معقب لحکمہ اور آیہ یہدی
من یشاء پس یہہ مذہب انکا کئی وجہ سی باطل ہے اول وہ کہ ہم بدیہہ عقل
اپنی دلمین فرق پاتی ہین اپنی افعال مین اور حرکت رعشہ مین کہ ہمارے
اختیار مین نہین اور حرکت کتابت کہ اپنی اختیار سی کرتے ہین اور اسیطرح
فرق پاتی ہین کہ کوئی بام سی گری اور پایہ سے نیچی اترے پس ہمکو ہمارے
فعل مین اختیار کلی ہے دوسرے وہ کہ حق تعالیٰ نی امر کیا ہی واسطی طاعت
کی اور وعدہ ثواب کا اوسپر فرمایا اور منع کیا معصیت سی اور وعید عقاب کا
اوسپر فرمایا ہی پس اگر افعال عباد کی انکی اختیار مین نہوتی تو تکلیف
کرنا اور عذاب کرنا انکی گناہ پر اسر ظلم قبیح ہوتا مثل اسکی کہ کوئی ہات
اور پاؤن اپنی غلام کی باندہی اور کہی کہ جا فلان کام کر اور فلان چیز لے آ
اور اوسکو مارے کہ کیون نہین لاتا اور یا کہی کہ آسمان پر جا اور مارے
یا کسیکو بام سی گرا دیے اور کہی کیون گرا اور اوسکو مارے یا اوسکو
اندہا کر دے اور کہی کہ خط پڑہ اور نقطی تختی پر دے اور بعد اسکی اوسکو

و یضل بفضل من یشاء
اور آیہ تعز من تشاء و تذل
من تشاء

مارے یا اوسکو قتل کرے اور کہے اوس سے کہ اس سنگ کو اوٹہا اور پہر اوسکو [illegible]

تنبیہ کرے اور کہے کہ کیون نہین پڑہتا اور نہین لکہتا اور نہین اوٹہاتا پس حق تعالی نے

تعالی نے تکلیف بندونکو بقدر طاقت کی دی ہے اور فعل بیجا نہین کرتا اور [illegible]

انسان پر رکہا ہے کہ اوٹہا سکے اور کون ظالم تر ہے اوس شخص سے کہ کفر اور

معصیت اور شرک کو بیکی بات اور دل اور زبان پر جاری کرے اور اختیار سے

اور یہہ مجبور ہوکر نہین اون افعال قبیحہ کی باضطرار اور پہر ابد الاباد اوسکو جہنم مین

رکہے اور نحوہ قرآن مین بہت جگہہ فرمایا ہے کہ خدا ظلم کرنیوالا نہین ہے بندون پر اور

خوب ظاہر ہے کہ بندہ ایک رات دن مین ہزار رکعت نماز پڑہ سکتا ہے اور تمام سال روزہ

رکہہ سکتا ہے اور ہر سال مین ایک بیس حج کر سکتا ہے اگر شبانروز مین سترہ رکعت نماز کی اور

سال مین ایک مہینا روزہ لکہا اور عمر بہر مین ایک مرتبہ حج النسی جا بجا وجوبا تو کہہ یہہ

تکلیف ایسی سخت نہین ہے کہ اوسکو اوٹہا نہ سکے اور یہی مضمون ہے آیہ کریمہ کا

لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا یعنی اللہ تعالی وہ تکلیف نہین کرتا کسی نفس کو اپنے

بندون سے کہ اوس پر آسان نہوا اور دشوار ہو پس ایسا ہی افعال اور اور

حرکت اور افعال اختیاری اور غیر اختیاری ظاہر ہوتی ہین اضطرار کہ نماز

نماز چاہے پڑہے اور چاہے نہ پڑہے اگر چاہے زنا کرے چاہے عقد کرے اور [illegible]

مدح کری والافلا یہی ہیہ افعال ارادی خداسی نہین پائی جاتی چونہی وہ حق تعالی نے بہت جگہہ قران مین مدح اپنی مقربان درگاہ کی طاعت پر اور مذمت مردودان درگاہ کی اونکی کفر و معصیت پر کی ہے اگر یہہ جماعت فاعل اپنی فعل کی نہون تو مدح او مذمت انکی سفاہت اور بیہودی ہو گی اور خدا پر یہہ محال ہے کہ آپہی کافر کرے او کفر کو اوسمین پیدا کرے او پہر مذمت کری اوسکی او خود آپہی مومن کرے او ایمانکو اوسمین پیدا کری او پہر مدح کری اب جاننا چاہی کہ افعال بندونکی نہ جبر ہے نہ تفویض بلکہ ایک امر ہے درمیان دو امرونکی اکثر علمانی کہاہی کہ مراد یہہ ہی کہ خدانی جبر نہین کیا او بندونکو انکی ارادی پر مختار کیاہی لیکن اسباب اوسکی خداسی ہین مانند اعضا او جوارح اور قوای بدنی او روحانیکی او جو آلات اور ادوات کہ اوسکی فعل مین درکار ہون وہ جانب خداسی ہین او کرنا فعل کا بندیسی ہے یہی امر بین الامرین ہے او حق یہہ ہے کہ مدخلیت اللہ تعالی کی بندونکی افعال مین زیادہ اسی بہی ہے اسواسطی کہ ہدایت خاصہ او الطاف خدا جو کہ مستحق اوسکا ہو نیت او اعمال حسنہ سی وہ دخیل ہے فعل طاعات مین او خذلان یعنی اونکو اوسی پر چہوڑ دینا یہہ بہی دخیل ہے فعل معاصی مین لیکن انمین سے

کرے اوس حرکت مین سمجھا کہ اختیار اوسکا ہاتھ ہی اور لیکن اگر [illegible]

ہوجاوی مانند اوس آقا کی کہ دو غلام رکہتا ہو اور دونوکو ایک عمل بہ امر

کرے اور اونسی کہی کہ کل تم دونو بازار مین جاؤ اور فلان چیز بہت سی

مول لاؤ جو کوئی تم مین سی اس کام کو بجالائیگا سو اشرفی اوسکو دونگا

اور جو کوئی نکریگا تو دس تازیانہ اوسکو مارونگا پس اگر ایک اونمین سے وہ

کام بجالائی اور دوسرا اوسکو نکرے جسنی کہ کیا وہ مستحق سو دینار کا ہوگا اور

جسنی نہین کیا وہ مستحق دس کوڑونکا ہوگا اگر ایک غلام اون دونو سے

آقا کا فرمانبردار ہے اور خدمتین اوسکی بہت کی ہین اور آقا اوسکو دوست

بہی رکہتا ہے بعد اسکی کہ دونو کو ایسی تکلیف دی اور حجت تمام کرے

تو اوس غلام کو خلوت مین شب کو بلاوی اور ملاطفت اور مہربانی کرے اور تاکید

کری کہ البتہ کل اوسکام کو کرنا اور راتکو اوسکی لئی کہانا بہی اور بہت الطاف

نسبت مین اوس غلام کی کرے اور جب صبح ہو ایک کرے اور ایک نکرے

اگر اوسکو سو دینار اور اوسکو دس تازیانہ ماری تو کوئی عاقل اوس آقا کی

مذمت روا نرکہیگا کہ یہہ غلام کرنیمین مجبور رہا اور نہ وہ نکرنیمین اور

دونو نے اپنی اختیار سی کیا اور حجت آقا کی بہی دونو پر تمام رہی اسقدر

مرتضین

مصلحت حق تعالی کی افعال مین عباد کی آیات واخبار سے معلوم ہوتی

ہے اور اسقدر پر اکتفا کرنا چاہیے اور خوض ایسی مسئلہ مین کہ نہایت مشکل ہے

اور محل لغزش اقدام ہے نکری اور اخبار مین نہی وارد ہے اس مسئلہ مین فکر کرنے سے

پانچوین وہ کہ خدای تعالی پر لطف واجب ہے بحسب عقل اور لطف وہ

چیز ہے کہ مکلف کو نزدیک کرے طاعت سے اور دور کرے معصیت سے

اور وہ بھیجنا پیغمبرونکا اور نصب کرنا اماموںکا اور وعد و عید اور ثواب

وعقاب اور امثال اسکی ہیں پس اگر یہہ نہوتا تو مردم کیا جانتے کہ خدا اور رسول

کون ہین اور دین اور اسلام اور مذہب حق کونسا ہے اور باطل کیا چیز ہے

اور حلال وحرام مین کیونکر فرق کرتے بلکہ مانند بہمیۃ الانعام کی یعنی چارپایونکے

رہتے چھٹی یہ کہ خدا حکیم ہے اور حکیم لغت مین بمعنی راست گفتار اور درست

کردار کے ہے اور اصطلاح مین وہ ہے کہ جو کچھہ کرے رعایت مصلحت کی

اوسمین رکھے سب کام اوسکا بفایدہ اور فعل اوسکا عبث نہو اور سب

تدبیرین اوسکی حکمت اور متانت سے ملی ہون پس اوسکو اپنی افعال

مین اغراض صحیحہ اور حکمت ہای عظیمہ ملحوظ رہتی ہین ولیکن غرض افعال

الہی کے بندونکی جانب عاید ہوتے ہیں اور اوسکی نفع حاصل کرنا اپنی لیے

نہین ہو سب ظاہر ہے کہ یہہ عبادت بندونکی اوسکو فایدہ نہین دیتی اور حاجت
اوسکی کام نہین آتے اسی قول پر اتفاق امامیہ اور معتزلہ کا ہے مگر علما
اشاعرہ کہتی کہ افعال خدا کی معلل باغراض نہین اس قول کی بطلان پر بہت
آیات اور اخبار دلالت کرتی ہین اور وہ کہتی ہین کہ خدا جب حکیم ہے
تو لطف اوسپر واجب نہین اور امامیہ کا اعتقاد ہی کہ جو اصلح ہے
واسطے خلق کی اور نظام عالم کی فعل اوسکا خدا پر واجب ہی اور بعض
متکلمین کا اعتقاد یہہ ہی کہ چاہی کہ فعل الہی شامل مصلحت ہو مگر اصلح ہونا ضرور نہین
اور غرض اوسکی پیدا کرنیسی اور تکلیف سی محض افاضہ جود ہی کہ بندون پر عاید ہو
جیسا کہ مولوی روم نی کہا ہے شعر من نکردم خلق تا سودی کنم بلکہ تا بر بندگان
جودی کنم اور بسند قوی حضرت امام بحق ناطق صادق علیہ السلام سے
منقول ہے کہ اونحضرت سی پوچھا کہ حق تعالی نی خلق کو کیون پیدا کیا حضرت
فرمایا کہ حق تعالی نی خلائق کو عبث نہین پیدا کیا اور اونکو مہمل نہین چھوڑا
بلکہ اونکو پیدا کیا تا ظاہر کری قدرت اپنی اور اونکو مکلف کری عبادت
مین تا مستوجب رضای الہی ہون اور اسلئی نہین پیدا کیا کہ اونسی نفع اوسکو
پہونچی یا کوئی مضرت اونسی دفع کرین بلکہ اونکو پیدا کیا تا نفع اوسکا اونہین کو

اگر جنت نعیم مین بدلا پاوینگی پس اللہ تعالی نی انکی پیدا کرنیمین مصلحتا
بی اور پیدا کیا یا معنی کریمۂ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون عمل مین آئے
یعنی پریون اور آدمیونکو نہین پیدا کیا ہمنی مگر واسطی عبادتکی اور یہا اس موضع
مین یمعنی حصرہے اور غرض آفرینش سی وہ ہی کہ نفع اوسکا بندونکو ہو؛؛
دوسری وہ کہ آدمی مقام رضا اور تسلیم مین رہی اور اعتراض افعال اللہ پر نکرے
کہ منجر بکفر ہوتا ہی یہہ نکہی کہ اگر حق تعالی ہمکو غنی کرتا بہتر تہا اور اگر میرے
فرزندکو نمارتا تو بہتر تہا اور فلان فقیر کیون ہی اور فلان مالدار کیون ہے
اور خدا سی ہم راضی نہین کہ ایسی قسمت میری کی اور مین کیون مفلس ہون
اور کچہہ نہین رکہتا اور یہہ کام کیون نہین ہوتا اور فلان شخص اگر دس
برس اور زندہ رہتا تو خوب تہا اگر اسکو خدا سی جانی تو خدا حکیم ہے
اور حکیم غلط نہین کرتا اور اگر خدا سی نجانی تو کافر ہوا اور ائمہ ہدا ی؛؛
صلوات اللہ علیہم سے منقول ہے کہ اگر کوئی گروہ خداوند عالمیانکو یگانگی
سے پرستش اور عبادت کرے مانند نماز اور روزہ اور حج اور عمرہ وغیرہ کی
اور باوجود ان سب خوبیونکی کہین کہ اگر خدا یا رسول ایسا نکرتی تو
بہتر تہا یا اعتقاد رکہتی ہون اگرچہ زبان پر نلائین تو مشرک اور کافر ہونگے

نہیں کہا تونی کہ حق سبحانہ تعالی فرماتاہی کہ فلا وربک لا یومنون حتی یحکموک
فیما شجر بینہم یعنی قسم تیری پروردگار کی کہ نہیں [ایمان لاوینگی] اور زمرہ مومنین
مین داخل نہونگی جبتلکہ تجہی حاکم نکرین ہر نزاع مین کہ اونمین واقع ہو اور تو جو
حکم کری اوسپر راضی ہون اور اصلا تیری سخن اور حکم سے دلگیر نہون تا کہ
اطاعت کرین تیری اطاعت کیونکہ تمام اعتقادات مومن سی وہ ہے
کہ قضای الہی پر راضی رہے اور اوسکی بلاؤن پر صبر کری حدیث صحیح مین
حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سی وارد ہی کہ صبر کرنا اور حق تعالی
سی راضی رہنا سردار عبادتون کاہی جو کوئی بلا اور تکلیف الہی پر صبر کرے
اور جو چیز کہ حق تعالی اوسکی سر پر لائی خواہ محبوب اوسکی ہو خواہ مکروہ خوشنود
رہی تو اللہ تعالی اوسمین خیر اوسکی کرتا ہی دنیا اور عقبا مین اور حضرت
امام جعفر صادق علیہ السلام نی فرمایا کہ دانا ترین مردم نزدیک حق تعالی
کی وہ ہی کہ قضای الہی پر راضی اور شاکر رہے اور بہی حدیث صحیح مین
اونحضرت سی وارد ہی کہ حق تعالی نے حضرت موسی بن عمران علی نبینا
و علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی کہ نزدیک میری کوئی چیز اور کوئی
شخص دوست زیادہ بندہ مومن سی نہین کہ جو اوسپر لاتا ہون
اوسکی ادبہ

[illegible] مین جو سے مین چاہی کہ صبر کرے بندہ میرے بلاؤن پر اور شکر کرے
میری نعمتون پر اور راضی رہی میری قضا اور حکم پر تا مین اوسکو گروہ
صدیقان مین داخل کر دون جبکہ اسپر عمل کری تو عمل کیا ہو حق جو کچھہ
کہی اوس سے طلب کیا گیا اور اطاعت میری امر کی کی ہو اور بطریق صحیح
اونحضرت سی وارد ہوا ہی کہ مین تعجب کرتا ہون بندہ مومن کی حالسی کہ جو کچھہ
حق تعالی اوسکی سبب سے لاتا ہی خیر اوسکی اوسمین ہے اگر اوسکو قینچیسی
ریزہ ریزہ کری خیر ہے اور اگر بادشاہ کرے خیر ہے اور اونحضرت سی منقول ہے
کہ حضرت سید الانبیاء والمرسلین صلے اللہ علیہ و الہ جو چیز کہ واقع ہوتی ہے
کبہی یہہ نفرماتی تہی کہ اگر اسکی سوا اور ہوتا تو بہتر تہا اور فرمایا مین ضامن
ہون کہ جسکی خاطر مین بجز رضائی خدا کی اور کچھہ نہ آئی مین ضمانت
کرتا ہون کہ وہ جو دعا مانگی مستجاب ہی بلکہ اگر دعا بہی نکرے جسمین
کہ خیر اوسکی ہو حق تعالی اوسکی آگی لائی جیسا کہ حدیث صحیح مین اونحضرت سے
منقول ہے کہ جو چیز کہ محبوب خدا ہو عبادت اور صبر اور رضا سی اور
مانند اسکی اور کوئی اوسکو رد کری تو اللہ تعالی بہی دنیا اور عقبا مین
جو کچھہ کہ محبوب اوسکی ہے رد کری اور جو کوئی پناہ طرف حق سبحانہ تعالی

کی لہذا ای اللہ تعالی اوسکو اپنی پناہ مین رکہا ہی اور جب السیا ہو اگر
تمام عالم اسے نگون ہو جاوی اوسکو ایک ذرہ ضرر نہ پہنچی دوسری
وہ کہ بعد معرفت اللہ تعالی کی جس چیز کا اعتقاد رکہنا اور ایمان لانا
اوسکا بندیکو واجب ہی وہ قضا و قدر ہے اور یہہ دو نوع پر ہے
ایک قضای حتمی اور دوسری غیر حتمی اشاعرہ قضای غیر حتمی کی
قائل ہین اور معتزلہ بندیکو اعمال مین مستقل جانتی ہین اور توفیق خدا
کو دخل نہین دیتی اور اخبار بیشمار تکفیر اشاعرہ مین واقع ہین
اسواسطی کہ جبر کی قائل ہین اور جبر باطل ہے اور تفویض کہ اختیار
محض ہے یہہ بہی باطل لیکن دونون واسطہ حق ہے اسطرحسی کہ فعل
خیر بندیسی ہے اور توفیق اوسکی حق تعالی ہی اور شر بندیسی ہے اور
سلب توفیق خداسی چنانچہ قبل اسکی اشارہ اسکا ہو چکا فصل چوتہی
مقدمہ قضا و قدر مین اکثر اخبار مین واقع ہوا کہ قضا و قدر عبارت
علم الہی سی ہے اون چیزونمین کہ جو متعلق افعال مکلفین سے ہین
اور وہ چیز کہ بندونکو اوسمین دخل نہین مانند تندرستی اور بیماری اور
زندگی اور موتکی اور مثل اسکی یہہ سب قضای حتمی ہی ہے اور استان
اور

بھی تحقیق ہی وارد ہوی ہے کہ معنی بہت دقیق ہین اور فرق
قضا و قدر اور امضا مین یہہ ہے کہ پہلی خدا قضا فرماتا ہی مرضکو یا
موتکو ممکن ہے کہ تصدقات اور خیراتسی جلد برطرف ہوجاوی پس اگر
دہ کام نکیا کہ سبب رفع قضا کا ہو تو وہ مرض یا موت مقدر ہوتا ہے
اور اس صورتمین بہت مشکل ہے ولیکن ممکن ہے اور اگر دفع نکیا
تضرعات اور تصدقاتسی تو امضا ہوتا ہی اس مرتبہ مین نادر ہے
کہ مندفع ہو مگر یہہ امکان رکھتا ہی جیسی ابتدا بیماریکی کہ دفع اوسکا
بیزودی فصد او امساک اور پرہیزسی ممکن ہے اور جب نکیا اور
بیماری سنگین ہوگئی تو مشکل ہے اور جب محتضر ہوا تو اور زیادہ
مشکل ہے اعتقاد ابن بابویہ علیہ الرحمہ کا قضا و قدر مین یہہ ہے
کہ وہ علم الہٰی ہی ہے اور علم الہٰی اوس فعل کی علت نہین ہوتا جیسی
علم منجم کسوف ہونیکا سبب نہین بلکہ منجم جانتا تھا کہ کب کسوف
ہوگا اور اس معنی کو اپنی کتب مین تصریح کیا خصوصًا کتاب توحید
مین مگر قضا و قدر اور امضا اور ارادہ اور مشیت مین تاویلات
بیشمار ہین ولیکن انسب اخبار مذکورسی یہی ظاہر ہوتا ہی جو

کچھ کہ بیان کیا اور ہم نے ان کو بھی کافی ہے کہ لا جبر و لا تفویض بلکہ
امر بین الامرین اگر حقیقت قضا و قدر کی سمجھانی تو اور صحیح ہین
اور اون سے سوال نکرینگی کہ کیون سمجھایا مگر اعتقاد کرنا اوسکا
ضروری ہے دین شیعہ سے ہی اور قضا و قدر مین تغیر بسبب [illegible] واقع
ہوتا ہے اسی لئے آئمہ معصومین نے منع فرمایا کہ یہہ نکہو کہ جو مقدر ہوا ہے
ہوگا اسواسطے کہ اکثر امور متغیر ہو جاتے ہین جبتک کہ حد امضا کو نہ پہنچین
مثل اسکے کہ بیمار اور صحیح سے بصدقہ اور توبہ بلائین اور مرگ مفاجات
اور طاعون اور وہ اجل کہ اصطلاح عوام مین اوسکو معلق کہتے ہین اور
غرق اور ہدم اور حرق وغیرہ مصائب دفع ہوتی ہین اگرچہ بلا بزرگ
اور عظیم ہوا اور عمر کم اور زیادہ ہو جاتی ہے بسبب قطع رحم اور صلہ رحم کے
اور فقیر غنی اور غنی فقیر ہو جاتا ہے بسبب اعمال نیک اور بد کی اور
اسمین بڑا دخل ہے تلاوت قران کو اور پڑہنے تعقیب اور
ادعیہ ماثورہ اور تسبیحات اربعہ اور اوراد کو اور معاصی سے باز رہنا
اور یہہ جو جہال شیعہ اور قاطبہ سنیان کہتے ہین کہ جو کچھ پیشانی مین آدم کے
لکھا ہے وہی ہوتا ہے اور نہین ہوتا یہہ سب غلط اور محض [illegible]

اور جو

مرتد ہوتا ہے اور خلاف اجماع علمای شیعہ کی اسواسطی کہ اگر ایسا ہے
تو پھر لازم آتا ہی اور اگر کافر کے پیشانی مین کفر لکھا ہوا ہے تو آخر کیون
مسلمان ہوجاتا ہی اور ہم دیکھتی ہین کہ غنی فقیر اور بیمار صحیح ہوجاتا ہے
اور جو ایمان ضعیف رکھتی ہین مرتد ہوجاتی ہین اور فاسق صالح اور صالح فاسق
ہوجاتی ہین اور یہہ جو عوام الناس کہتی ہین کہ ہونیوالا ہوتا ہی اور ہوگا
معنی اسکی نہین سمجھتی کہ کیا کہتی ہین اور اس باب مین اقوال بہت ہین
کہ وہ کیا ہی کہ جو خدا چاہتا ہی ہوتا ہی اور جو نہین چاہتا نہین ہوتا اور مؤید اسکی
وہ حدیث ہی کہ خاصہ اور عامہ نی روایت کی ہی کہ ایک شخص اہل
عراق سی داخل ہوا حضرت امیر المومنین پر اور کہا یا امیر المومنین خبر دیجیی
مجکو کہ یہہ سفر کہ ہمنی بواسطہ اہل شام کے کیا کہ وہ سفر صفین ہے آیا قضا
و قدر خدا سی تہا یا نہین او حضرت نی فرمایا بلی ای شیخ واللہ کسی بلندی
اور پستی پر ہمنی قدم نہین رکہا مگر یہہ کہ قضا و قدر الہی سی تہا پس اوس
شیخ نے کہا کہ حق تعالی نزد ہماری دی ہم مجبور تہی اور کچہہ اختیار
نرکہتی تہی اور استحقاق کسی ثواب کا نہین رکہتی مگر یہہ کہ فضل خدا کوئی
کام کرے حضرت نی فرمایا کہ ایسا نکہہ ای شیخ تونی گمان قضای لازم

اور وعید واجب کا کیا اگر ایسا ہو تو ثواب اور عقاب اور امر و نہی
اور زجر کچھہ فائدہ نہ دی اور وعدہ و وعید الہی باطل ہو اور جو بد کری
اوسکو ملامت نکرین اور جو خوب کری اوسکی مدح نکرین بلکہ نیکوکار
ملامت کا اولی ہوگا اور بدکار مدح سزاوار ہوگا پس یہہ گفتگو بت پرست
اور دشمنان خدا کی ہے اور یہہ قول قدریہ کا ہی اس امت سی
الشیخ حق سبحانہ تعالی نی اختیار دیا بندونکو اور تکلیف دی اور نہی کیا
اور تحذیر فرمایا اور تہوڑی عملو نکا ثواب بہت دیتا ہی اور کسیکو ایسا
نہیں کیا کہ نی اختیار عصیان اوسکا کری یا بی اختیار طاعت اوسکی
کری اور آسمان و زمین اور جو کچھہ درمیان انکی ہے باطل نہیں پیدا کیا
یہہ گمان اوس جماعت کا ہی کہ کافر ہین پس ویل اور عذاب اونکی
لئی ہے جو کافر ہوئی ہین پس وہ شیخ اوٹھا اور چند شعر اونحضرت
کی مدح مین پڑہی اور عبد اللہ عباس نی بہی اسی خبر کو روایت کیا ہے
اور آخر مین اوس روایت کی نقل کیا ہے کہ اوس شیخنی کہا کہ یا امیر
المؤمنین پس قضا و قدر کون شے ہی کہ ہم کسی بلندی اور پستی پر نگئی
مگر بقضا و قدر سی حضرت نی فرمایا کہ وہ امر اور حکم الہی ہے کہ فرما
یا

[illegible] اس جگہ [illegible] نہین دیکھتا تو کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہی وقضیٰ

ربک الا تعبدوا الا ایاہ یعنی تیری پروردگار نے حکم کیا ہی

کہ عبادت کرو تم مگر اوسیکی تمام ہوئی حدیث اور یہہ مثل مشہور عوام

الناس مین ہے کہ خدا نے بندونکو آنکھین عطا فرمائین اور بتادیا کہ یہہ کنوان

ہے اسمین نگرنا اب اگر کوئی چاہ مین گرے خدا کی کیا تقصیر ہے

اور علم اس جگہہ علت اور سبب مین گرنیکا نہوگا دوسری از جملہ

تتمہ معرفت باری تعالیٰ یہہ ہی کہ مومن اعتقاد کرے کہ حق تعالیٰ

نے ہدایت فرمائی ہی ساتھہ سعادت ابدیکی اور دلالت راہ حق سے

سرفراز فرمایا ہی فرزندان آدم کو اور مانند حشرات الارض

اور تمام حیوانات کی چھوڑ نہین دیا کہ جو چاہین کرین اور بری بہلی

اور نیک و بد کی تمیز نکرین پس سعادت اور شقاوت اور

راہ کفر اور ایمان اور بدی و خوبی اور طاعت اور معصیت

اور امر و نہی اور بشارت اور انذار اور ثواب و عقاب کے

انکو دیکہادی ارشاد اور ہدایت سنی اور خبر دی انبیائے

عظام اور اوصیائے کرام انکی سے اور انکو آزمایش فرمائی

اور اختیار دیا کہ ان دو راہ سے جسکو چاہیں اختیار کرین چنانچہ

آیہ انا ہدیناہ السبیل اما شاکرا و اما کفورا و ہدیناہ

النجدین کی بلکہ بہت اہتمام فرمایا طاعت اور فرمانبرداری

اور ایمان اور ترک استکبار اور کفر مین اور جو ہدایت از جملہ الطاف

خدا سے ہی علمای امامیہ اور بزرگان شیعہ بلکہ جمہور مومنان

اسکو واجب جانتے ہین حق تعالی پر اور جب ہدایت بندونکو

بسبب بندگی کے نزدیک کرتے ہی لازم خدا کو ہی کہ ہدایت فرمای ورنہ

غرض الہی فعل مین نہ آیگی اور ایجاد کرنا خلق کا عبث اور بیفایدہ ہوگا

پس انکو بوساطت مرشد کامل کہ وہ انبیا اور رسل اور ائمہ معصومین

اور جانشین اور سب پیغمبرون کی ہین راہنمائی کی اور اسیطرح دست

بدست علما اور پیشوایان دین ہی کہ خلفا ائمہ علیہم السلام ہین بوساطت

صراط مستقیم حق کیطرف ہدایت اور دلالت فرمائی تا صحرای ضلالت

اور تیہ غوایت سے نجات پائین اور انکو امر کیا کہ اچھی کام کرین اور

اون کامون پر صلہ اور انعام اور ثواب مقرر فرمایا اور بری کامو سے

نہی اور تحذیر کیا اور اوسکی مقابلہ مین خواری اور عذاب معین فرمایا کہ

یا منزلہ بنکی حیران تہرین اور خدا کو پہچانین تاکہ عذاب الیم جہنم سے

آزاد ہون اور اوسکی خاصان درگاہ سے آشنا ہون تا ساحت

جنت اور معرفت خدا کی راہ پائین اور ہم بندونکا معاملہ اوسسی

کیا اگر خدا چاہتا تو سبکو مومن پیدا کرتا جیساکہ فرمایا ولو شاء اللہ

لهدی الناس جمیعاً یعنی اگر حق سبحانہ تعالی بجبر چاہتا بندونکو

ہدایت کرنا تو کر سکتا تہا کہ تمام خلق مومن ہوتی ولیکن اوسکے

حکمت نے یہی چاہا کہ اپنی اختیار سے حقکو اختیار کرین کہ معنی

مطیع کی عمل مین آئین اور مستحق ثوابکی ہون اور معصیت اختیار کرین

تو مستحق عذابکی ہون اور آزمایش کو انکے عقل پر موقوف رکہا

کہ جدا کرین ہدایت کو ضلالت سے اور حقکو باطل سے اور کامل کیا

عقل سے مکلف کو پس مجنون اور طفل کو تکلیف نفرمای کہ قابل

خطاب و فہم نہین ہین اور مراد عقل سے وہ عقل ہے کہ مدار تکلیف

کا اوسی پر ہے اور غالب اوقات قریب بلوغ کی تمام ہوتی ہے

پہر تو تجربہ سے زیادہ ہوتی ہے اور بہت علم با عمل سے حاصل

ہوتی ہی اوسوقت مومن روح مقدس کا مرتبہ بہم پہنچاتا ہی اور ہم

مرتبہ مین عنایت کبریائی سے فائض ہوتا ہی اور اوسیکی حقیقت اور
ماہیت تمام چیزونکی کماہی جان لیتا ہی اور یہہ عقل وہ الہی کہ خدا تعالی
اوسکو ام الراس مین آدمیکی جگہہ دی اکثر علما کہتی ہین کہ عقل نفس
ناطقہ ہے یا مراتب نفس ناطقہ سے ہی یا ایک جوہر ہی مجرد کہ بمنزلہ
قدیر کے ہی نفس سے اور نام مختلف ہین بحسب مراتب اور ہی اور اوسکی
بسبب ہی کامل ہوتی ہے اور انواع مراتب دونوکی چار ہین پہلا
مرتبہ مین اوسکو عقل ہیولانی کہتی ہین کہ وہ مرتبہ محض قابلیت
ہے کہ کوئی کمال علمی اوسکو بالفعل نہین اور عقل ہیولانی کہ قبل
از بلوغ ہے وہ محض قابلیت ہی اور بعد اسکی عقل بالملکہ ہے کہ بسبب
کمالات عقل کے بتدریج مستفاد ہوتی ہے اور بعد اوسکی عقل
بالفعل ہے اور ایسا ہی اول مراتب عقل عمل مین نفس ہے لیکن
مرتبہ اول وہ حالت کہ جنین ہے شکم مادر مین ابتدا مین نفس
اوسی متعلق ہوتا ہی کہ اوس حالت مین وہ تمام معقولات سے
خالی ہی اور کمال حاصل کرنے پر مستعد ہی یہہ مرتبہ یا نفس
ناطقہ کو اس مرتبے مین عقل ہیولانی ہے دوسرا مرتبہ وہ کہ تصورات

اور تصدیقات بدیہیہ اوسکو فکر کرنیسے یا بحدس حاصل ہو تو وہ بدیہیات
سے طرف نظریات کی منتقل ہوتا ہی اس مرتبہ کو بانفس کو اس مرتبہ
مین عقل بالملکہ نام کرتے ہین مرتبہ تیسرا وہ ہی کہ معقولات نظریہ اوسکو
حاصل ہوئے مگر سب مستحضر نہین لیکن جب چاہی تو اونکو حاضر کرسکے
اس مرتبہ کو بانفس کو اس مرتبے مین عقل بالفعل نام رکھا ہی مرتبہ
چوتہا وہ ہی کہ سب معقولات حاضر ہون اور اوسکو اتصاب بمبادی
عالیہ اور ارواح سماویہ سے بہم پہنچے کہ مطالعہ سب امور کا وہانسے
کرسکے اور مرتبہ کو بانفس کو اس مرتبہ مین عقل مستفاد اور قوت
قدسیہ کہتے ہین اور بعضون نے آیہ فرقانیہ یکاد زیتہا یضیٔ
ولو لم تمسسہ نار نور علی نور کو اسی مرتبے سے تفسیر کیا ہے
اور بعض روایات بہی اسی معنی مین وارد ہین اور ایک جماعت نے
تائید روح القدس کو اسی معنی پر تاویل کیا ہے یہہ مرتبہ مخصوص
انبیا اور اوصیا کی ہے صلوات اللہ علیہم اجمعین اور قوت عملیہ بہی چار
قسم پر منقسم ہوتی ہے عقل مین اول وہ کہ اپنی ظاہر کو متابعت
شریعت حقہ اور آداب وسنن مصطفویہ سے ساتہہ نماز اور

رذیلہ دہیرونی اپنی لگری و دوسری وہ کہ باطن اپنا اخلاق زشت سے
ملکات دنیہ سے ظاہر کرے تیسرے وہ کہ نفس کو علوم حقہ اور حسن
حقیقیہ سے مزین رکہی چوتہی وہ کہ اپنی مرادات اور ارادات سے
خالی ہو اور بغیر قرب جناب الہی اور تحصیل رضای سبحانی کے
اوسکو کوئی امر منظور نہو اور اپنی ارادیکو ارادہ حقکی تابع کرے
اور وہبای دنیسی دامن کہینچ لے اور ملاء اعلی سے متعلق ہو
کما قال اللہ تعالیٰ وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ اور
بہی فرمایا وکنت سمعه الذی یسمع وبصره
الذی یبصر به ولسانه الذی ینطق به ویده الذی
یبطش به یہہ مرتبہ ہی مخصوص ائمہ علیہم السلام سے ہی اور اونکے
بعض خواص سے اور مراتب عقل کے نفس میں چہہ ہین اول
نفس لوامہ کہ سرد و تری وہ عبارت مکر اور عجب اور قہر
اور ریا سے ہی دوم نفس امارہ وہ کہ گرم و خشک ہے اوس سے
ظلم بخل اور حسد اور حرص جہل کبر شہوت غضب فتنہ شرارت
تندخوئی حاصل ہوتی ہین سوم نفس ملہمہ کہ گرم و تری وہ

عبادت سخاوت اور قناعت مروت حلم ورع غضب تواضع توبہ صبر
تحمل سے ہی چہارم نفس مطمئنہ یہہ سرد و خشک ہی اور اسکی توکل
تذکر فکر عبادت شکر فروتنی خاکساری رضا تسلیم ہے پنجم نفس راضیہ
اسکی کرامت اور اخلاص اور جد اور ریاضت اور وفا ہے
ششم نفس مرضیہ اسکی نفرت اور فکر اور قطع نظر ماسوی اللہ سے
اور فنا فی اللہ ہوتا ہی حدیث معتبر میں وارد ہوا ہی کہ کمیل ابن زیاد
النخعی نے حضرت امیر المومنین سے سوال کیا کہ من عرف نفسہ فقد
عرف ربہ چاہتا ہوں کہ مجکو پہچنوا ای میری نفس کو کہ وہ کیا ہے
حضرت نی فرمایا ای کمیل کونسی نفسکو چاہتا ہی کہا ای مولا میرے
کیا نفس ایک نہیں بہت نفس ہین حضرت نی فرمایا کہ مراتب نفس کے
چار ہین نامیہ نباتیہ حسیہ حیوانیہ اور ناطقہ قدسیہ اور کمالیہ الہیہ اور
ہر ایک کی انمین سے پانچ قوی ہین اور دو خاصی محرک اونکی پس
نامیہ نباتیہ اسکی پانچ قوی ہین ماسکہ جاذبہ ہاضمہ دافعہ مربیہ
اور دو خاصی زیادہ اور نقصان اور یہہ جگر سے منبعث ہوتا ہے
اور یہہ بہت مشابہ ہی نفس حیوانیہ سے دوسرے حیوانیہ حسیہ

اوسکی پانچ قوی ہین سمع اور بصر شم و ذوق لمس اور دو خاصے
اوسکی رضا اور غضب ہی اسکا انبعاث جگر سے ہی اور اشبہ اشیا اسکے
سباع اور درندونکی نفس سے تیسرا ناطقہ قدسیہ قوی اوسکے
فکر اور ذکر علم حلم نباہت یعنی آگاہی ہے اور دو خاصے اوسکی نزاہت
اور حکمت انبعاث اوسکا جگر سے نہین اور شبیہ نفس ملکہ ہی شبیہ ہے
چوتہا کمالیہ الہیہ پانچ قوی اوسکی بقا ہی فنا مین نعیم ہی شقا مین عز ہے
خواری مین فقر غنا مین صبر ہے بلا مین اور دو خاصی اوسکی حلم و کرم اور
مبدا اوسکا اللہ کیجانب سی ہے اور اوسکیطرف عود کر لگیا مانند
قول خدا تعالی کے ونفخنا فیہ من روحنا مگر عود طرف
خدا کی جیسی یا ایتہا النفس المطمئنہ ارجعی الی ربک
راضیہ مرضیہ اور عقل درمیان مین ممیز تا خیر و شر کو نہین
مگر فنا پس معقولسی اور کچھ شک نہین کہ جسقدر کمالات زیادہ ہون
تکلیف اوسکی نسبت مین زیادہ ہوتی ہی اور ائمہ معصومین صلوات
اللہ علیہم اجمعین سے منقول ہے کہ ثواب بمقدار عقل ہے اور عقل بہ نسبت
عقل اور خدا کو عقل سے پہچانتے ہین اور وقت حسابکی بروز حشر

بر

بسبب عقل ہے کہ آدمی فرشتگان مقربین سے بہتر ہو جاتا ہے
اور بسبب مخالفت عقل کی بدتر حیوانات سے اور اسی عقل سے آدمی
خیر و شر اور ایمان اور طاعت اور عصیان اور اوامر و نواہی نیک
و بد علم و جہل حسن و قبح خوب و زشت مین فرق کرتا ہی اور اسی سے
تصدیق انبیا اور رسل اور حجج الہی یعنی کتاب خدا اور تصدیق معجزات
کی کرتی ہین اور معرفت اور تکلیف سی وہ ہی کہ اعتقاد کری کہ
حجت خدا کی بندون پر تمام ہی اور قرآن مین خدا فرماتا ہی کہ لئلا
یکون للناس علی اللہ حجۃ بعد الرسل یعنی بہیجا پیغمبرونکا
مؤید بمعجزات اور نزول کتابونکا ساتہہ بشارت اور انذار کی از روی
حکمت اور موعظہ ہای نیکو کی تا نہو کسیکو حجت خداوند عالمیان پر
بعد بہیجنی پیغمبرونکی اور یہہ نکہین کہ اگر پیغمبر بہیجتا تو ہم ایمان لاتی اور
پہر فرمایا کہ ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ
الحسنۃ یعنی ای محمد دعوت کر بندون اور گردنکشون اور کافرونکو
اپنی پروردگار کی راہ حقپر حکمت اور نرمی اور ہمواری اور پند
نیکو سی مشہور ہے کہ مراد حکمت سی کتاب اللہ اور موعظہ سی سنت

یعنی الله اور بعض نے کہا کہ حکمت اصول دین اور موعظہ فروع دین ہے

یعنی حجج الله انبیا اور اوصیا اور حضرات ائمہ معصومین صلوات الله

علیہم اجمعین اور احکام اور فرمان انکی اور کتابہای خدا کہ وہان تمام

اوامر ونواہی اور حلال وحرام اور سلوک زندگانی بندگان اور حیات

اونکی لکہی ہے پس اگر کسینی اطاعت احکام خدا کو ترک کیا ہلاک ہوا

اور اگر کسینی اطاعت احکام الٰہی کے وہ حیات پایا ہی ایمان اور

زندگانی جاودانیسی بعد اوسکی کہ حجت اوسپر تمام ہوئی خواہ طفولیت

مین مری خواہ سن بلوغ مین خواہ بعد بلوغ کی اور خواہ بعد ہزار سال کی

حجت تمام ہی اور آیہ کریمہ مین واقعہ ہوا کہ تفسیر اوسکی یہہ ہی کہ

ہمنی حجت اپنی تمام کردی تا اگر کوئی مرجائی خواہ جہنم مین یا بہشت مین

جائی حجت اوسپر تمام ہو اور یہہ نکہین کہ اگر خدا چاہتا تو ہم اور باپ دادا

ہماری شرک نہوتی اور کوئی چیز حلال خدا سی حرام نکرتے اور کافر

نہوتی حال آنکہ حجت تمام اور راہ کفر اور ایمان کی واضح ہی مصرع

بلو بہر طریق کہ خواہیم اختیار کنیم پس آدمیکو لازم ہی کہ جانی کہ خداوند

تعالیٰ میان نعمت عظیم بندون پر رکہتا ہی پس چاہئی کہ بزرگ جانین

بنی نوع کو که بعد ایجاد آفرینش کی اوسکو شرف اور فضیلت دی
تمامی مخلوقات پر اور اوسکو مسجود ملائکه کیا اور زیادتی عطا کی انبیا
اور اوصیا اور ائمه هدی کو اور صدیقون اور صالحون اور خالص
مومنون کو سب ملائکه اور جنات پر اور شرف فرمایا خلعت
وحملناهم فی البر والبحر ورزقناهم من الطیبات
وفضلناهم علی کثیر ممن خلقنا لیکن کم آدمی ہین
که قدر اس مراتب کی جانین مگر مومنان کامل اور شمار نہین ہوسکتا
اوسکی آلای بی انتہا کا انجا که کمال کبریای تو بود عالم
نمی از بحر عطای تو بود ما را چه حد حمد وثنای تو بود ہم حمد وثنا
توسزای تو بود اور الطاف الہی اور تفضلات نامتناہی الہی که
نسبت مین بندونکی ہے باوجود نافرمانیکی توبه ہی که مقرر فرمایا ہے
وتوبوا الی الله توبة نصوحا یعنی بازگشت اور رجوع کرو
طرف خداوند عالمیانکی اور گناہونکو چہوڑدو اور حق تعالی کیطرف
رجوع کرو اور خالص استغفار مین فرق توبه عبارت پشیمانی افعال
قبیحه گذشته سی ہے اور مفید اسکا که اب نکرینگے اور استغفار طلب

آمرزش اور سوال کرنا توبہ کا ہی اور توبہ کرنا جدا سی عبادت بڑی
ہونی توبہ بہی ہے اور شروط ہی بہ نسبت قربت لیکن خلاف ہی
علما مین کہ آیا یہہ توبہ بعض گناہون سی بہی صحیح ہوتی ہے یا نہین بعضون
نی کہاکہ ایسی توبہ صحیح نہین اور بعض صحیح جانتی ہین مثلا ایک شخص
چوری کرتا ہی اور شراب پیتا ہی اگر دزدیسی توبہ کری تو گناہ دزدیکا
بخشا جائیگا اور شرابخوار یکا اوسکی گردن پر باقی رہیگا اور امتہای
سابقہ مین توبہ بہت شدید اور سخت تہی مانند بنی اسرائیل کی
کہ جب اونہون نی گوسالہ پرستی اختیار کی حکم ہوا کہ ایسمین جنگ
کیرین اور ایک دوسر یکو قتل کرین تاکہ توبہ انکی قبول ہو اور جسنی
ہات زن نامحرم پر رکہا حکم ہوا کہ ہات اپنا اگ مین رکہی کہ جل جای
اور جو کوئی کہ گناہ کرتا تہا تو صبح کو اوسکی دروازی پر لکہا ہوتا تہا
کہ فلان نی فلان گناہ کیا مگر اس امت مین حضرت رسالت پناہ
کی برکت سی اگر کوئی کافر ہزار سال کفر و ضلالت مین بسر کری
اور اپنی عمر بہر مین ہزار خون ناحق ہر روز کری ایک پشیمانیہ
اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنی سی با شروط سب گنا
دمی

[illegible] ہوتی ہین اور اسیطرح فاسق اور فاجر
نیکوکار اور ابرار ہوتی ہین شیخ بہائی علیہ الرحمہ نی فرمایا کہ
آناً فاناً توبہ واجب ہی پس اگر کوئی ایک گناہ کبیرہ کری اور
ایک دقیقہ گذری اور توبہ نکری تو دو کبیرہ کئی ایک اصل گناہ
اور دوسرا ترک توبہ اور اگر دوسری دقیقہ کو پہنچا تو چار کبیرہ
ہوتی ہین اور جب تیسرا دقیقہ گذرا تو آٹھہ کبیرہ اور چوتھی مین
سولہ اور پانچوین مین بتیس اور چھٹی مین چوسٹھہ اور علی ہذا
القیاس مضاعف ہوتی جاتی ہین اور ایک دن راتمین توبی اعداد
مانند شمار برگ درختان اور ریگ بیابان اور موی چارپایان اور
ستارگان آسمان کی ہوتی ہین بلکہ اگر مابین آسمان و زمین
کا ریگ کے ذران سی بہر جائی شمار و زمین لے اضعاف مضاعف
اوسی ہوجاتی ہین اگر کوئی چاہی کہ اوسکی ہر روز کی گناہون کا
حساب کری ممکن نہین بجز خداتعالی کی کوئی حساب اوسکا
نہین جانتا پس اگر یہی حال ہے تو وائی صد وائی اور جو لوگ کہ اہل
پشیمانی اونکا کام ہے فاولئک یبدل اللہ سیأتہم

حسنات یعنی حق تعالی اپنی فضل و کرم سی اونکی بدیونکو بدلتا ہی
نیکی سی اسطرحسی کہ نامہ اعمال سی اونکی گناہان متناہی محو کرتا ہی
اور عوضمین ہر گناہ کی دو چند حسنات لکھتا ہی خصوصًا وہ جماعت
کہ توبہ اونکی سبب توبہ کرنے اور لوگونکی ہو بلکہ واسطی اس
جماعت کی باعتبار ہر نفس کے حسنات غیر متناہی لکھی جاتی
ہین اور حساب نعمتونکا بیدون ہر باضعاف مضاعف اسی بہی زیادہ
ہی لہذا حق تعالی نی فرمایا کہ وان تعدوا نعمت اللہ لا تحصوها
ان الانسان لظلوم کفار یعنی اگر کوئی شمار اوسکی نعمتونکا
کری تو احصا اوسکا نہین ہوسکتا بدرستیکہ آدمی بہت ستمکار ہے
اپنی نفس پر کہ شکر اسی معبود کا بجا نہین لاتا بمقابلہ ہر شکر نعمتہائے
غیر متناہی اوسپر مضاعف ہون آدمی بڑا کافر نعمت ہی لہذا
خدا نی فرمایا کہ مین جسقدر بندہ پر احسان کرتا ہون نہین سمجہتا
اور اوس نعمت کو اور لوگونسی جانتا ہی اور اگر میری طرف اوسکی
نسبت دیتا ہی تو اوسکی برابر مخالفت میری اور کفران نعمت
کرتا ہی جان تو توفیق دی تجہی اللہ تعالی کہ ہر نوع انسان

نوی

جانتی کہ جو بہی عدم سی صحرائی وجود مین آیا بغیر انبیا و اوصیا
اور ائمہ ہدی اور ملائکہ مقربین صلوات اللہ علیہم اجمعین کی وہ ماینز
خود اور خدا گناہ گار ہے البتہ اوس سے اعمال ناشائستہ سرزد
ہوئی کہ مقصر اور مجرم ہے اسواسطی بعض مقربان درگاہ احدیت
اور محرمان بارگاہ صمدیت نی باوجود عصمت و تقدس ذات
اپنی کو گناہ کارون اور خطاکارون سی نسبت دی واسطی
تنبیہ قوم کے یہی اکثر احادیث اور ادعیہ ماثورہ کلام اہل بیت
رسالت صلواۃ اللہ علیہم سی ظاہر ہے پس جب یہہ مقربان
درگاہ الہی اپنیکو گناہ گار جانین دیکھنا چاہی کہ حال ہم اشقیا کا
کیا ہو مبیت رہ ناکردہ گناہ درجہان چیست بگو آنکس
کہ گنہ نکرد چون زیست بگو من بد کنم و تو بد مکافات دہی
پس فرق میان من و تو چیست بگو بلکہ جناب اقدس الہی نے
دروازہ توبہ اور رحمت کا بندون پر کشادہ رکھا ہی صاحب
اوزو رہانکی اور سیدان دستگاہ انابت اور بازگشت کو بیری
بڑی وسعت دی ابتدائی تکلیف سی اوسوقت تک کہ جان

اوسکی حلقوم مین پہنچی اور معاملہ ہوا آخرت کو مشاہدہ کرے باز گشت
کرسکتا ہی اور انسی مجزی ہی اسطرحسی کہ قلم عفو کا جریدۂ
عصیان پر گناہ گارونکی کہینچین اور حک کرین جو مرنا ایک امر لازم
ہی ہر افراد حیوانکو خصوصًا انکو بموافق کل نفس ذائقۃ
الموت کی پس لازم ہی کہ اپنی گناہونسی پشیمان ہوکی درگاہ
خدامین عرض کری کہ بعد ازین پھر مرتکب گناہ اور معصیت کا
ہونگا اور جو کچھہ کیا ہوا وسکی آمرزش طلب کری بلکہ ہر مرد
وزن پر فرض عین ہے اور از جملہ واجبات فوریہ سی ہے تا اوسکا شمار
بین مسالک سالکان راہ حقیقت اور شائستگان طریق معرفت میں
داخل ہوکی نیکونمین شامل ہو حدیث صحیح مین وارد ہوا ہی کہ التائب
من الذنب کمن لاذنب لہ ہر چند گناہ بزرگ ہون کرم الہی
اوس سے عظیم تر ہی پس چاہئی کہ مایوس نہو افراد گناہ کی
بہت ہین ابن عباسؓ نی کہا کہ شمار گناہونکا سات سو تک
پہنچتا ہی پس گناہ دو قسم پر ہی صغیرہ اور کبیرہ لیکن فقیر کے
نزدیک سب کبیرہ ہین اسواسطی کہ نافرمانی اور برخلافی رضائے
الٰہی

الٰہی کے ہی نہایت اوسکی جو بعض گناہ نسبت بعض جیسی قتل،
کرنا آدمیکا اور زخم لگانا اور زنا کرنا اور بوسہ لینا ہی لہذا مذری
گناہ اس جگہہ زبان قلم سے بیان ہوتی ہین تا مومنین متذکر اور
آگاہ دل خواب غفلت سی بیدار ہوں اور جلد بازگشت کرین؛
عصمنا اللہ وایاکم من الخطاء والعصیان وھدانا
اللہ من الضلالۃ والطغیان وحفظ اللہ من وساوس
الشیطان بمحمد والہ امناء الرحمان جان تو کہ عظیم تر
گناہوں سی شرک بخداوند عالمیان ہی اور اوسکی دو قسم ہین جلی
اور خفی جلی عبارت پرستش اصنام سی ہے یعنی وہ بت جو
سونی چاندی پتھر لکڑی کی ہوتی ہین اونکو واسطہ او شفیع مابین
خالق و مخلوق جاننا اور عبادت کرنی آتش و آفتاب و ماہ اور
ستارگان فلک اور عناصر اربعہ اور درخت کی اور ائمہ علیہم
السلام کو خدا جاننا او حضرت عزیز او عیسٰی کو لب خدا سمجھنا
اور عیسٰی او مریم کو شریک کرنا اور وہ آدمی کہ دعوی خدائی
کا کری اور افراد انسانکو اپنی پرستش کرنیکا حکم دی یا انکا

اور حلول کا قائل ہوا اور اسیطرح پوجنا گاو گوسفند لڑکی اور
تمام حیوانات کا ہی اور مفسدہ عظیم ہوتا ہی کہ آدمی حیوانات کو دوست
رکہی نہ بعنوان پرستش کہ وہ کفر ہے بلکہ باصطلاح اجارہ داران
کہ اکثر حیوانات کو واسطی جنگ کی پالتی ہیں اور نگاہ رکھتی ہیں اور
اوسکو عشق بازی کہتی ہیں ہندی اوسکی کبوتر بازی مرغبازی
بٹیر بازی اسواسطی کہ حدیث معتبرہ میں وارد ہوا ہی کہ دنیا مین اگر
ایک بیتر کو دوست رکھی تو حق تعالی اوسکا حشر اوسیکی ساتھ
کرے اس لئی بہت احتیاط چاہی کبوتر اڑانیمین اور مرغ بازی اور
بٹیر بازی مین اور گاو گوسفند کو لڑانا اور گرگ دوانی اور مانند
اسکی کہ اس کام مین مفسدہ عظیم اور خونریزی ہی اور بازی بدفی
ہین اور جرمانہ دیتی ہین اور کہیلتی ہین اور گمان میرا یہہ ہی کہ عشقبازے
عورتونسی اور پسران مردم سی شرک کو پہنچی ہی جیسی
اعتقاد بعض جہال صوفیہ کا ہی کہ ہم مجاز سی طرف حقیقت کی جاتی
ہین اور کہتی ہین کہ عاشقی زنان دلبران و خوبرویان صنع الہی
ظاہر ہوتی ہے اور تفکر اوسکی خلقت میں کرتی ہین اور دہ

دیتی شیطان اونکو وسوسہ دلاتا ہی اور خیالہای فاسد اونکی دلمین
والتا ہی بلکہ جب کہ مہلکہ مصیبت مین گرفتار ہوگا تو اولی اور احوط ترک
ہی اوستاد فقیر رحمہ اللہ نی فرمایا کہ جو لوگ دعوی ملاحظہ صنع الہی
کا خوبرویون اور نیکورویونمین کرتے ہین وہ جھوٹے ہین پس کسلئی بدصورت
اور بدرو اور معیوب اور بدشکل ہونمین ملاحظہ نہین کرتے اور جو کہ ابتدائی
پیدائش سے ناقص الخلقت ہین اونمین کیون نہین تفکر کرتے شتر اور شیر
اور فیل اور سیاہ حبشی کو کیون نہین دیکھتی کہ غرائب صنعت اونمین
اونسی زیادہ ہی اور علی ہذا القیاس اور شرک خفی عبارت ہی ریا اور
خودنمائی سے یعنی عمل اسواسطی کرنا کہ تا لوگ اوسکو اچھا جانی اور عمل
پیا آدمیونکو دکھائی یا کوئی کام کرے مانند تصدق اور خیرات کی یا
انعام و صلہ واسطی اعتبار کے کہ کہی فلان کا کام خوب کیا یا جنکو
صدقہ واجب یا سنت دیا ہو اون پر احسان اور منت رکھین
اور انواع ریاست سی عجب اور تکبر اور فخر کرنا اپنی عبادت پر اور
ذکر کرنا کارہای خوب پر اور یا شفاعت پر مغرور ہونا ہی اور اقسام
ریا سی سمعہ ہی کہ اپنی عمل خوب لوگونکو سنوائی تا لوگ کہین کہ شیخ

نماز خوب اور دراز پڑھتا ہی اور دیر میں روزہ افطار کرتا ہی یا بحث
میں بہت مجادلہ کرتا ہی ہے اور یا قرآنکو آہنگ و نغمہ او مقام میں پڑھ
قاریان جہاں اور عمدہ موتیکی پڑھنا کہ آدمی سنیں اور تعریف کریں کہ
فلان کیا خوب قرآن پڑھتا ہی اور اقسام شرک بلکہ تالی کفر سے
بزرگی اور عظمت خدا میں منازعہ کرنا اور شریک خدا جاننا ہی اور
گناہونسی تکبر اور تبختر ہے کہ تکبر از ان الناس اور سفلہ اور کدہی
دنیا کی کرتے ہین اور راہبیں ہوتے ہین اور مباہات اور فخر اپنی اصل
حسب اور نسب پر پایاں اور جاہ اور منصب وحکومت وریاست
پر کرتے ہین اور زیادتی کرنا غریبون پر زور و قوت اور قبیلہ
او رخدم و حشم سی او ریا اپنی زور پشت سی سر بلند او رسرفراز
کرنا او رنخوت اور غرور او ربادبروت واسطی اپنی قرار دینا اور
عادت کرنا او رالتفات فقیرون پر او رصلہ رحم بیچارہ کیطرف نکرنا
او رجواب سلام کا ندینا او راپنی کو بہتر او روں سی جاننا یہہ سب
صفات خبیثہ ابلیس ملعون ہے کہ اول میں استکبار کیا لاجرم
لوگ بہی اپنی خواہش او رہوائی نفس کی متابعت کرنے

پہنچی دوزخ مین جا نکی جہان وہ ملعون جائیگا اور اسی قبیل سے ہی کہ
ازراہ فخر و مباہات کہین کہ ہم فلان بن فلان ہین مثل ہماری کون
عالم مین ہے اور ہم فلانسی بہتر ہین اور ہمکو میرزا فلان اور آقا محمد کیون
نلکہا اور تعریف کیون کم کے اور کیون لکہی اور فلانکو یہہ مرتبہ نہین کہ ہمارا
ہمسر ہوسکی یا مانند ہماری ہو اور کہی کہ جد ہمارا فلان کیدی تہا
اور مین وسی زیادہ فہمیدہ ہون اور استقلال ایسی بنکی بیٹہی
ہین کہ اگر کسی بیچارہ کو اونکی برابر لیجائین تو اوسکا زہرہ آب اور شکاف
ہوا اور بیجا و باتین انکہین بند کر کے حرف وحکایات کرتے ہین اور
سواریکی وقت اپنی کو مانند فرعون وشداد اور نمرود کی جانتے
ہین اور راہ چلتی ہین اکڑتے ہین اور ناز کرتے ہین کریمہ مختالا
فخورا انہین کے حقمین نازل ہوی اور جو کوئی ضہرہ جمشید کا سا
رکہتا ہو اونکی دیکہنی سے آب ہو جائی اور بسبب کبر اور نخوتکے
غلبہ اور استیلا او رستم کرنا زیر دستون اور ضعیفون اور بیچارون
پر اور مال اونکا بہ عنف وزبردستی چہین لینا اور بال مردم
کو غصب کرنا حیلہ سی اور باقی مطالبات اور اجارات حرام

کی بہانہ سی باغ و املاک اور گھر پر اونکی متصرف ہونا اور مال مسلمانونکا
کسی بہانہ سی ناحق لیلینا جس طرحسی کہ ہو اور وہ کہ زیادتی اور
زبردستی سے گھر ونکو غارت کری اور زن و فرزند مسلمانونکی قید
کرنا اور اپنی بندگیمین لانا یہہ شرک سی بدتر ہے اور منافق ہونا اور وہ
یہہ ہی کہ ظاہر مین مومن اور باطنمین کافر یا ظاہر مین اپنیکو خوب و نیک
دکھاوی کہ سامنی مردم کے اعتبار تر ہے اور باطنمین صفت بد اور عیبو نسی
مملو ہو یا ملحد ہو یا طبیعت یا دہر کا قائل ہو یا اعتقاد کرے تاثیر انکو اکبہ کا
اور طبیعت غیر موثر کا اور گناہونسی قتل نفس ہے کہ کسیکو ناحق ؛؛
قتل کرے خواہ مقتول کافر حربے ہو یا سنی خواہ ذمی خواہ زن ؛؛
خواہ مرد خواہ بالغ خواہ مجنون خواہ حرام زادہ خواہ فرقہ مسلمانانسے
ہو خواہ بندہ خواہ طفل جنین کہ رحم مادر مین تو ناہی اور روح اوسمین
دمیدہ ہوگئی ہو لیکن ذمی مین شرط وہ ہی کہ شرایط ذمہ پر باقی ہو
اور حربے مین وہ شرط ہے کہ امان مین ہو یا بقصد اسلام مین داخل ہو
پس اسجگہہ مناسب ہی کہ قدری اقسام قتل بیان ہون اول
کہ کسیکا گلا گھونٹی اور خفہ کری یا کوی ایسی دوا کرے کہ بیمار ہو
اور ادی

اور اوسکی ہمایہ مین مر جای یا کسی اور کو حکم دی کہ فلانکو مار ڈال
اور یا سحر و افسون یا نیر نجات اور بدہ اور مناظر سے نقش کہینچی
یا کسیکو آگمین ڈالے یا بلندی سے یا درخت سی یا دواب سواری سے
گرا ئی یا ایسا نعرہ ماری کہ جو سوتا ہی یا جاگتا ہی اوسکو سکتہ ہو
اور مر جای یا کسیکو ڈرا ئی اور وہ مر جا ئی یا کسیکو گہولسنا یا لات یا
سیلی ماری یا کسی پر زخم لگا ئی اور بعد مدت کی وہ مرد یا زن
یا طفل مر جا ئی یا حجامت سی مانند فصد وغیرہ کی ہلاک کیا ہو یا زہر سے
یا کسی اور دواسی کسیکو ماری یا کسیکو کنوین مین گرا ئی یا
کسیکی سرراہ کنوان کہودی اور کوئی شخص اوسمین گرے
اور مر جا ئی یا کسی اور کو حکم دی کہ اسکو کنوین مین گرا دی یا
زہر یا کوئی دوا ئی مہلک کسیکی مرہم مین ڈالی اور وہ مری یا
کسیکو آگی شیر یا گیرگ یا سگ وغیرہ جانوران درندہ کی
ڈالے یا ان حیوانونکو کسی پر چہوڑ دی اور اوس شخص کو یہہ
جانور مار ڈالین یا عقرب اور مار وغیرہ موذیات کو کسی انسان پر
چہوڑے اور اوسکو مار ڈالین یا کسیکی جامہ مین سانپ بچہو وغیرہ ا

کو پوشیدہ کری اور وہ اوسکی زہر سی مر جائی یا کسیکی گھر میں
آگ لگا کے اوناکو چہوڑی اور وہ اوسکو کا ٹین یا کسیکی ہات پاؤن باندہ دی اور
کوئی درندا آکی اوسکو مار ڈالی یا کوٹھی سی کسیکو نیچی گرائی اور
دوسرا کوئی تلوار یا پتھر ماری اور مر جائی یا کسیکی پیچھی دوڑے
اور وہ کنوین مین یا آگ مین گری اور یا جنگل مین سباع کی دہ
بہاگنی والا آجائی اور اوسکو سباع مارین یا کسیکو پکڑی رہی
اور دوسرا آدمی اوسکو ماری یا عمدا جانکی کسیکو ضربت مارے
اور اوسکو قتل کری یا کسی طفل یا دیوانہ کو حکم کری کہ فلان آدمیکو
مار ڈال اور وہ مقتول خواہ آزاد خواہ بندہ خواہ طفل خواہ مجنون
ہو یا کسیکو خوش طبعی یا ہنسی یا تخویف سی امر کرے کہ تو اپنی کو
اور وہ اپنیکو مار ڈالی مامور خواہ طفل ہو خواہ بندہ خواہ آزاد یا وہ
کہ کسی اور سی کہی کہ مجکو مار ڈال اور وہ قتل کری یا جہوٹ
اور ناحق یا گواہی دروغ حیلہ اور فریب سے یا باعث فتنہ ہواور
ظلم کوئی قتل ہوجائی یا کسیکی ہات پاؤن یا کوئی اور موضع ناگہ
اور وہ اوسیوقت یا بعد ایک مدتکی مر جائی یا کسیکو ڈرا
اور وہ

اور وہ مرجاوی خواہ ضرب سی یا صوت سی خواہ تہدید انتقام سے
کہ وہ اوس سی قوت واہمہ سی مرجاوی یا گہوڑا دوڑاوی یا خود دوڑے
یا اور کسی دابہ کو دوڑاوی اور کوئی اوسکی جہپٹ مین آکی مرجاوے
یا کوئی شخص بلند سی گری یا خود اپنیکو گراوی اور کسیکو قتل
کرے یا زن و فرزند کو دروغ اور تہمت سی قتل کرے یا مستی مین
کسیکو مار ڈالی یا دہوکیسی یا شبہہ سی کسیکو ماری یا کسیکو
بخطا قتل کری یا کسی نفس محترم کی قتل پر راضی ہو یا آلہ قصاص کسیکو
دی اور ثانی ثالث کو ماری یا کوئی ضرب چوب یا لکد سی کسیکو
ماری یا خواب مین بغلط کسیکو مار ڈالی یا دابہ یا سباع متعلقہ اوسکا
کسیکو قتل کرے یا اپنی زن سی یا اور کسی عورت سی جماع کرے اور اوسکو
مار ڈالی یا کسی پسر سے لواطہ کرے اور مار ڈالی یا کسیکی سر پر کوئی چیز
ماری اور وہ مرجاوی یا ماباب اور فرزند اور جورو کو اپنی مار ڈالی
اگرچہ کافر اور بدمذہب ہون یا کسی بیمار کو دوا سے ماری یا کسپے
پر حملہ کرے اور وہ بہاگی اور دوسری پر جا گرے اور ثانی ثالث
ماری یا کسیکو بطریق رفاقت کی گہر سے باہر لیجاوی ڈنکو یار انکو اوس

C - 255

اور کوئی شخص اوسکو مار ڈالی یا پستان طفل مین رکھی اور وہ لڑکا

مرجائی یا مسجد بنائی یا کوئی سنگ نصب کری یا پرنالا نصب

کرے اور وہ گرپڑی اور کسیکی سر پر لگی اور تلف ہوجائی یا اوس

سنگ پر ٹکر کہائی اور مرجائی یا مسجد مین اوسکی کسیکو ماری

یا کوئی کسی طفل بالغ کو شناوری سکہانی مین غرق کری یا کسی

جگہہ منجنیق کہری کرے اور سنگ اوسکا کسی پر لگی یا کوین یا تا

کی بہتر سے یا چوبکی پہینکنی کسیکو تلف کرنے یا دیوار گہر کی یا باغ کے

یا اوسکی ملک کی منہدم ہوکی گر پڑی یا آگ یا پانی کسیکی گہر مین یا

ملک مین ڈالی اور صاحب خانہ اور وہ ملک اوسکی جل جائی یا

غرق ہو یا منہدم ہو یا اپنی ملک مین آگ لگائی اور کوئی شخص ناگاہ

اوسمین جلجائی یا کسیکو زندہ قبر مین یا کنوئن مین گرائی یا خصی کرے

اور وہ مرجائی اور یا اطفال اور غلام کو تادیب قتل کرین یا گہوڑا

کسیکا بول کری اور کسیکا پاؤن پہسلی اور مرجائی یا پانی ایسے

چہڑکی کہ پاؤن کسیکا پہسلی یا چہلکا خربوزہ یا تربوز کا سر راہ جہان

آدمی آتی جاتی ہون ڈالی یا کوڑہ کوٹہی پر اسطرحسی رکہی

کہ گر پڑی یا خود گرائی یا اور کوئی چیز مانند اسکی اور کسیکی پر لگی
اور مر جای یا کسیکو خصی اور خواجہ سرا کری اور وہ مرجای یا یسلمانکو
دار الحرب مین ماری یا اپنی بی بی کی شبہہ سی کسی اور زنکو ماری
یا انگشت سی کسی لڑکی کی بکارت برید ہ کری اور وہ مر جائے
یا کسی عورت حاملہ کو ماری اور لڑکا اوسکا سقط ہو جای یا دوا
کری کہ پیٹ گر پڑی یا حرام کا پیٹ گرای کہ لڑکا سقط ہو جاے
یا کوئی چیز پہاڑی جانکی اوٹہای اور طفل سقط ہو یا دوا کسیکے
قتل کے لئے کرے یا کوئی چارہ اور تدبیر کسیکو تعلیم کری واسطی مارنے
کسی شخص کے یا کسیکی قتل کا امر کری تو شتہ سی یا نشان یا پیغام
سی یا دیکہی کہ کسیکو قتل کرتے ہین اور اعانت اوسکے
خلاصی مین نکرے یا کسیکی حکم سے نفس محترم کو قتل کری یا مدد
کرے کسیکی قتل پر اور یا دہ راہ بتای اور راو لوگ اوسکو قتل
کرین یا ظالم یا خبر ظالم کی آ آکی ایسی بات یا کام کری کہ کوئی شخص
مارا جای یا اسپ یا حیوانات موذی ہون اور کسیکو مارین
کہ مر جای اور اسی قبیل سے ہی اپنیکو مارنا افیون کہا کی یا آلات

اور شمشیر اور چھری وغیرہ سی یا اپنا گلا آپ گھونٹ لی مری یا
جانکی اتنا کھانا کھاوی یا پانی پیی کہ ہیضہ ہو اور مر جاوی یا ایسا کام کرے
کہ اوسکو قتل کرین اور باعث اپنی قتل کا ہو یا بعنوان زنا یا لواطہ
اوسکو قتل کرین یا بطریق عنف اور تعدی اور جنگ کی کسی پر
حملہ کری یا کسیکی گھر مین یا ملک مین زبردستی سی گھسجاوے
اور اوسکو قتل کرین یا سگ و گرگ یا کسی اور جانور کو حکم کری
کہ لی اسکو اور وہ حیوانات اوسکو کاٹین اور مر جاوی یا کسیکو
حبس اور قید مین نگاہ رکھی کہ بہوک اور پیاس سے مر جاوی یا آب
اور نوشہ اور مرکب کسیکا چھین لے یا اسطرح کری کہ
تشنگی اور گرسنگی سے اور پیادہ چلنی سے مر جاوی یا راہ گم کرے
اور اوسی سبب سی وہ مر جاوی یا کسیکو قلعہ شہر بند مین یا
بیابان مین یا کوہ مین محاصرہ کری کہ وہ عطش اور بہوک اور سرد
گرمی سے مر جاوی اور کسیکی پیچھی دوڑی اور وہ اپنیکو کنوین میں
گرادی یا گڑھی مین یا آگ مین یا آتش مین ڈالی یا اپنی کو طعمہ سباع
کا کرے ماد وسرا شخص گریزندہ کو ماری یا بیابان مین گریزندہ
ہلاک ہو۔

ہلاک ہوی یا کسیکو خواب نیند ی یا شکنجہ سے یا سرما گرما کی عذاب
و عقوبت سی ہلاک کری یا کسی مریض کو حالت احتضار مین کہانا
پانی دی یا شربت شہادت جیسی چہال اور عوام الناس میت
کو دیتی ہین کہ جلدی مرجای اور شدت جانکنی سی بچ رہے
خواہ وہ شربت عسل و قند یا آب خالص کا ہو اور ہر چند جانے
کہ وہ مریض مرتا ہی لیکن اوسکی خون مین شریک ہوے کا بلکہ قاتل
ہی یا وہ کہ حیوانات اور حشرات الارض کو عبث عبث مارے
اور اگر وجود اونکا عبث جانکی اس نیت سی ماری تو کفارہ اور
مومن مردہ پر زخم لگانا یعنی مری ہوی کو مارنا اور اوسکا سر کاٹنا
اور مومنونکی ہڈیان جلانا اور بزرگان دین کی قبرونکو کہودنا یا
مخالف مذہب اور کافرونکی شہر مین تقیہ نکری اور اوسکو
قتل کرین یا بلاد تقیہ مین تقیہ نکری اور سبب قتل کسی نفس کا
ہو یا حقنہ جامد یا مانند اوسکی کسیکی جوف مین کری اور اوسکو
ماری یا واسطی خوش طبعی اور بازیکی کسیکی قتل کو حکم دی یا
کوی حربہ ہاتی یا اور حیوان پر باندہی اور اوسکو چہوڑ دی اور

وہ حیوان کسیکو قتل کری یا عزادی پر سوار ہو اور کسیکو اوسکے
نیچی گرادی اور وہ مرجائی یا چکی کا پاٹ اوس کاٹی یا چھکڑے
یا گاہی وغیرہ مین ہو اور وہ راہ مین ڈہلکی اور کسیکو قتل کرے
اور جو نوع انواع سی کہ باعث قتل نفس ہو وہ بہی اسی قبیل سے
ہی اور منجملہ قتل سی ہے جلاد کو مزدوری دینا واسطی قتل آدمیکی
اور مارنا اور باندہنا اور اجرت کہانا ان سب کاموںکی حاکم جابر
کیطرفسی اور بعضون نی اجرت قصاوی اور حجامت کو بہی حرام
جانا ہی اگر حرام ہو تو وہ بہی از جملہ گناہان ہی اور دانت اوکہاڑنی
اور ختنہ کرنیکی اجرتکو علمائی تحرمات سی جانا ہی اور پیشہ قصابی اور ذبائح
حیوانات بغیر ضرورت اور حیوان شکاری کو زیادہ احتیاج سی
مارنا اور شمشیر آزمائی یعنی چو زنگ لگانا اور مارنا حیوانات کا مانند
الاغ وغیرہ کی یا بہائم کو درندونکی آگی ڈالی بدون فائدہ جیسی
گاؤ کو نزدیک شیر کے اور مارنا طیور اور بہائم کا سباع طیور
مانند باز اور شاہین کی بے ضرورت اور مرغان پرند کو تفنگ او
کمان سی عبث مارنا واسطی طعمہ مرغان کی اور شکار
لہو مین

بہوین جانا اور گناہون سی زنا کرنا ہی اور زنا وہ ہی کہ حشفہ مرد بالغ عاقل کا فرج مین زن نامحرم کے پنہان ہو خواہ انزال ہو خواہ نہو
پس زنا پانچ قسم پر ہی اول زنا کرنا اپنی محارم سی مانند مان بہن بیٹی نواسی عمہ اور بہتیجی اور بہانجیکی جہانتلکہ نیچی چلی جاوین اور دادی اور نانی جانتلکہ اوپر جاوین اور کوکیان اپنی اور اپنی کہ بو رضاع سے بہم پہونچی ہون اور ابنیان اپنی اور اپنی فرزندونکی جہانتلکہ نیچی جاوین اور زنا کرنا اپنی ساس سی اور بیٹیہ سی اور اپنی بہو سی اور الیسا ہی اپنی باپکی مدخولہ سی اور جورو اپنی نواسونکی دوسری زنا شوہر دار عورتون سی ہے کہ جسی زنای محصنہ کہتی ہین اور زنا زنان بشوہر سے کہ بغیر عقد کی واقع ہوا اور زنا لوگونکی کنیز سی کرنا اور وہ عورتین کہ دوسریکی عدہ مین ہون اور اس زنا کرنیمین زن مرد وہ بازندہ برابر ہی خواہ مسلمان خواہ کافر حربی مانند ہنودکی اور گرجی اور اروس اور فیرنگان اور کافر ذمی مانند یہود اور مجوس اور نصارا کی کہ جب جزیہ دینا اختیار کیا ہو وغیرہ خواہ بالغ ہو یا طفل خواہ بندہ یا آزاد خواہ مجنون یا خوابمین یا بیداریمین خواہ جبر

اور اکراہ سی اور رضا اور اختیار سی طرفین کی ہو اور خواہ شبہی
سی ہو خواہ قُبل مین یا دبر مین کری خواہ حائض ہو یا طاہر خواہ
سفر مین یا حضر مین ہو خواہ مریض خواہ صحیح اور جانکی یا بہولسی یا جاہل
مسئلہ یا عالم مسئلہ یا مجبور ہو یا کسیکو حکم دی زنا کا یا تعلیم زنا کرے
یا راضی زنا کا ہو یا دیکہی کہ کوئی زنا کرتا ہی اور اوسکی دفع پر قدرت
بہی رکہتا ہی اور منع نکری اور جو کوئی جانتا ہو کہ اوسکی زوجہ یا کنیز
اور اقارب اور اولاد محارم زنا کرتے ہین اور تغافل کری یہہ بہی
اسی قبیل سے ہی یا ایسی گہر مین یا مجلس مین ہو کہ وہان زنا
کرتے ہون اور اوسجگہہ کو ترک نکری اور اسی حکم مین ہی وطی
کرنا اپنی زوجۂ مردہ سی اور یہہ موجب حد ہی اور وطی کرنا اپنی جوروسی
حالت حیض مین یہہ موجب کفارہ ہی اور وطی کرنا اپنی ورزنسی
کہ ظہار واقع ہوا ہو اور کفارہ نہ دیا ہو اور وطی کرنا اپنی زوجہ سے
کہ ملاعنہ یعنی لعان کیا ہو یا اوسکی زوجہ ہو اور طلاق دیا ہو اور
بعد عدہ کی جماع کری اس گمانسی کہ زوجیت اوسکی باقی ہے اور
یا زوجہ اوسکی دوسرے کی عدہ مین ہو اور وطی اوسی کری اور

امی قبل

اسی قبیل سے ہی خواستگاری زنان مشرکہ کی لیکن بعض نی امر
عقد کو کراہت پر حمل کیا ہی اور احوط اجتناب ہی اور اگر کسی پسر
یا مرد سی اغلام فرو کردن ذکر کیا ہو تو وطی کرنیوالی پر حرام ہی
ماں اور بہن اور بیٹی اوسکی اور حرام ہو یہ ہین عورتین اوسکی
گہر کے اور گناہ مین ساوی ہی جو کچہہ اجرت زنا سی لیتا ہی یا جو مال
خواہش فرزنا و فرو جکا مستاجر ہوتا ہی اور سب سی بدتر یہ ہے
کہ اپنی جورو یا لونڈیکو اور فرزند و اقارب یا اجنبی کو زنا کرنے پر رکہے
یا وہ کہ زنا کو حلال جانی اگر فطری ہی تو مرتد ہوگا اور توبہ کرنی سے
پاک نہوگا اور اگر ملی ہے تو علما کہتی کہ توبہ سی پاک ہی اور ایسا ہی
ہی ارادہ زنا کا عورتون سی کرنا اور اونکا بوسہ لینا اور ہات اپنا
اونکی اعضا پر ملنا اور خوش طبعی اور بازی کرنا اور اونکی پیچہی راہ چلنا
اور نگاہ کرنا اور اونسی باتین کرنا اور حلق لگانا سامنی اونکی
یا غیبت مین اونکا تصور کرکے خواہ برروی جامہ اور خواہ ذکر
اونکی موضع مخصوص مین ملنا اور ایسا ہی خالی مواضع اور
خالی گہرون مین زنان غیر محارم کی ساتہہ تنہا ہونا یا برہنہ لحاف

کی نیچی اونکی ساتھہ سونا اور جانگی دیکھنا عورت زن اجنبی کا اور اپنی
محارم کا بغیر زوجہ کی اور گھرون پر آدمیون کی مشرف ہونا اور
جہانکنا اور دیکھنا زنان مردم کو اور اونکی عیوب اور احوال پر مطلع
ہونا اور دانستہ دیکھنا زن نامحرم کا اور دختر شش سالہ کا بوسہ
لینا اور دو بہنونکو کہ وہ دختر اوسکی محارم سے نہو یا ستیمین زنا کرنا اور دو بہنونکو
ایک زمانیمین عقد مین لانا اور نکاح رکہنا اور مصافحہ کرنا زنان غیر محرم سے
کپڑا نیچ رکہکی اور اسیطرح اگر زنان مشغلہ کو اسیر کری ہر چند
شیعہ ہون مانند زنان سنیہ اور ناصبہ اور زیدیہ کی پہہ
بہی زنا ہی خواہ شوہر شوہر دار ہون خواہ نہ بدون عدہ و عقد کے
اور قیاس کری مانند اسارا ہی کفار کی ہین اور زنا کرنا ون
کنیزوں سی کہ دار الحربسی غنیمت مین آی ہون اور امام یا نائب
امام نے ابہی اوس غنایم کا حصہ نکیا ہو اور وہ کنیز کہ اوسکی اسر
مین اور لوگ شریک ہون جب وطی کری بدون اذن شریک
کی تو زنا ہی اور وطی کرنا اپنی جورو کی لونڈیسی اگرچہ جورو نی
اوسکی ملک مین کر دیا ہو اگر لونڈی اپنی اپنی غلام کو یا

نوکر

نوکر یا کسی اور شخص کو دستوںسی بخشی ہو اور اوسی وطی کرے
تو زنا ہی یا دوسری محلل نے تحلیل کیا ہو اور اسی طرح اثم اور
گناہ گار ہی جو بعذر ماہ رمضان مین اپنی زوجہ سی جماع کری کہ موجب
کفارہ ہی یا اونگلی ستی بکارت کسی دختر کی توڑی اور یا کسی
زن یا دختر سی ملاعبہ واقع کری اور وہ دختر یا زن اوسکی
منی سی حاملہ ہو اور یا اپنی زوجہ کہ نو سال سے سن اوسکا کم ہو
جماع کری کہ افضا کری یعنی اوسکو پارہ کری کہ مخرج بول
اور غائط یا بول اور حیض ایک ہو جاوی یا اپنی زوجہ سی کہی
کہ مینی تجکو باکرہ نہین پایا یا بغیر اذن اپنی جورو کی اوسکی بہانجی
اور بہوبہی کی بیٹی یا خالہ کی بیٹیکو چاہی یا زیادہ چار عورتونسی
عقد دائم مین نکاح رکہی اگر آزاد اور اگر بندہ ہو تو زیادہ دو نفر سے
اور جب قصد مہر دینی زوجہ کا نرکہتا ہو تو یہہ بہی زنا ہی یا کہی
کہ کسی مہر دیا اور کسی لیا ہی اور نفاس مین زن منکوحہ یا
ممتوعہ یا کنیز سے جماع کرنا کہ اثم ہے یا سر کے بال عورتکی تراشی یا
فرج کسی زنکی چہیری یا زنان مغنیہ یعنی گانیوالیونکو مقرر کری کہ وسیکی

سماعنی رقص کرین اور ناچین اور خوانندگی کرین اور ساز بجاوینے
بیان اعمال کو کسی اور زنکو سکہاوین اور تعلیم کرین اور کہانا ہو
مال یتیم کا کہانا ہی اور یتیم وہ ہی کہ باپ نرکہتا ہو اور یطیم وہ ہے
کہ مان اور باپ دونو نرکہتا ہو خواہ وہ طفل صغیر ہو مرد زادہ ہو
اور خواہ مسلمان زادہ اور خواہ کافر ذمی خواہ حربی یا اولاد
غلاتسی ہو یا خوارج اور مجبرہ اور مشبہہ سی ہو اور اسی قبیل سے
ہی ایسا کام کرنا کہ مال یتیم تلف ہو جاوی یا خود تلف کری
یا دیکہی کہ تلف ہوتا ہی اور ہو سکتا ہو کہ اوسکو مستخلص کرے
اور یا وہ کام کری کہ ظالم کی ہات مین وہ مال پڑے اور رندے
اور یا کوئی ظالم یا حاکم مال یتیم کا اوس سی طلب کری
اور وہ بدون خوف وضرر کی حاکم کو دیدی اس باب مین
قسم بہی کہا سکتا ہی کہ میری پاس مال یتیم سی کچہہ
نہین ہے تو کوئی گناہ اوسپر نہو گا یا مال یتیم کو ایسی مصرف مین
ایسا خرچ کری کہ ایک دینار یا ایک ذرہ طفل کو نہ پہنچے
یا کہین اوسکو رکہی اور محافظت اوسکی نکری اور چور لیجاوی

یا ضائع

یا ضائع اور نابود ہو جاوی جل جاوی یا بوسیدہ ہو یا کسیکو قرض
دی کہ وہ پہر ندی یا عامل اور مضارب اور مستاجر کو دی کہ وہ
تلف کرین اور کہا جائین یا خود متصرف ہو تو ضامن ہی یا کسی
جگہہ رکہی یا کسیکی پاس امانت رکہی اور تلف ہو جاوی یا ایسے
شخصکو دی کہ وہ غضب کری اور مداہنہ اور اہمال کرنا
ضبط اور نسق مہمات اور معاملات اور اجارات اور مستغلات
طفل مین اور بہت بڑا گناہ ہی مارنا یتیم کا اور رولانا اوسکا
اور اوسکو کہانہ دینا اور جامہ ندینا اور گہر سے باہر نکال دینا اور
اوسپر رحم نکرنا اور گناہونسی سود کہانا ہی اور لینا ربا کا اور وہ
جنس کا جنس سے معاملہ کرنا ہی اور زیادہ لینا خواہ نقد ہو اور
خواہ حبوبات وغیرہ جیسی ہزار دینار دی اور جہہ عباسیان لی؛
اور ایک من گندم دی اور ڈیڑ من لی اور گندم اور جو دو نون
ایک ہی جنس سے ہین اور مقدمہ سود مین پانچ شخص جہنم
مین جائینگی دینیوالا سود کا اور لینیوالا اور گواہ اوسکا اور کاتب
اور جو طرفین کے بیچ مین واسطہ ہو اور دغدغہ عظیم ہی صرف

رز لینےمین کہ متعارف ہے آدمیونمین اور حربیہ لینا بھی ایسا ہی ہی اور
رشوت لینا اور خدمتانہ اور وجہ التزام اور وجہ ترجمان کا لینا اور
سود مین دینا لینا دونو مساوی ہین خواہ لی خواہ دی اور اگر
ہندو اور کافر حربی کو بھی دی تو یہی حکم ہی لیکن سود جو رو خصم مین
اور باپ بیٹی اور آقا و غلام مین نہین اور اگر کافر حربی سی سود
لین تو حرمت نہین رکہتا اور رنبگ و بوزہ او حرس کہینچیا او
اگر انکو داخل دوا اور جلاب اور شیا فلکی کری یا جوش دی تو بہی
حکم رکہتا ہی اور یہی حال شیرہ انگور کا ہی جب جوش کہائی
تو مانند شرابکی ہے خواہ افتابمین یا آتش مین جبتک دو ثلث
اوسکی کم نہون اگر ایک میل اوسکا انکہہ مین کہینچی تو حق تعالے
قیامتمین ایک میل آتش اوسکی آنکہہ مین کہینچیگا اور حکم مین مساوی ہے
شراب انگور اور سندوانہ اور عسل اور نبیذ اور بوزہ اور جو اور
ارزن اور ذرت اور برنج اور جو مایہ بالا صالت کہ مسکر ہو اور
اور ہر دوائی جامد کہ نشہ لائی اور ہر شیہ اور گیاہ کہ مستی
لائی اور گناہ مین مساوی کہانا پینا عرق اور شراب کا اور عرق

غیر ما ادر شکرا اور عرق سکاب اور عرق گوشت ہر چند مجد و الشیز
جوشش دین اور پینا بہنگ سائیدہ کا اور جو چیز کہ نشہ کری اور اسے
قبیل سے ہی کہانا سخت اور سینہ اور سنگ و خوک کا حالت اختیار
مین اور کہانا نان سوختہ کا اور امثال اسکی اور بلغم و خون ہر حیوان کا خواہ
ماکول اللحم ہو خواہ نہ اور کہانا حیوات غیر ماکول کا اور سو خالتا بعنوان
اباحت یا بطریق دوا اور تجربہ اور ہر ایک مسکرات بعنوان چکنی کے
اور کہانا بعض آلات اور احشا گوسفند اور بز اور گاو اور شتر کا اون
حیوانوں سی کہ حلال ہے گوشت کہانا اور لگا مانند زہرہ اور سپرز
اور پی اور حرام مغز اور د ادرا اوداج اور بول دان اور بچہ دان
اور ذکر اور خصیہ اور پشم اور سم اور شاخ کی اور بغیر اجازت لوگون کے
دستار خوان سی کہانا سوای اوس چیز کی کہ مستثنی ہو اور دوکان
اور زراعت اور نخلستان سی مگر بضرورت اور سد رمق کی اور
جو طعام کہ اوسمین شبہہ ہو اور صاحب اوسکا متہم بفسق ہو اور
شرابخوار کی سلطنت کہانا اور مجلس شرابین بیٹھنا اور روزہ کہانا
مبارک رمضان کا بدون عذر شرعی کی یا تجویز کرنے طبیعت

حاذق کی اگرچہ کافر ہوا ور طعام غصبی اور چوری اور نجس سے
کہانا پینا اون دوا و لگانا کہ جسمین کوئی چیز حرام ہو باوجود علم
اور وہ کہانا کہ اوسکی قیمت دی ہو راہداری اور عشاری او
تمغاجی اور داروغگی سے اور اجرت اور سب فسوقکی اور خراج
رعیت سے زیادہ لینا او کہانا کہ مہمان نے بلایا نہوا و ظروف
طلا اور نقرہ مین کہانا خالصا اور نقرہ کوب مین اور پہننا لباس کا
ابریشم محض اور طلا و نقرہ خالص سے لیکن وہ نقرہ کہ ابریشم او
پنبہ مین مخلوط ہو جائز ہے اور جو حیوان کہ مر گیا ہو دریا مین غرق ہوا ہو
اوسکو گلا گہونٹ کی مارا ہو اور وہ مچہلی کہ خود بخود مر گئی ہو یا
اوسکو ذبح کیا نہو اور یا ئیم اور زہر سے اوسکو مارا ہوا ور چہوٹا
کہایا ہو اسباع اور درند و لگا ہوا ور جس جانورکو باز او سگ نے
مارا ہوا ور جو حیوان کہ شمشیر اور اور آلات سے اوسکو زندہ دو پا
کیا ہو اور جو ٹکہ کہ گوسفند زندہ اور مرحلال گوشت سے جدا
مثل اوسکی کہ تلوار مارین اور قدری گوشت اوس سے جدا
اور جو حیوان کہ بدون تکبیر او ذبح کی مرغان شکاری نی شکار کیا

اور اب

اور ہر آب نجس کم کرسی اور ہر طعام وآب اور روغن اور شراب
اور سرکہ اور عرق کیوڑہ اور گلاب اور رب کہ چوہا یا اور کوئی حیوان
اوسمین مر گیا ہوا ور نجس ہو گیا ہو اونسی کہانا اور پینا حرام ہے
اور حیوان ماکول اللحم مردہ کی چربی اور چکنی کا روغنین بریان کرکے
کہانا اور کہانا نان یا سیو لیکیا کہ درمیان نجاست کی پڑا ہوا اور اسکو
دہویا نہوا اور گوشت سگ اور خوک کا کہانا اور اونکی پوست
سی پوستین بنانا اور پہننا اور کہانا صید حرم کا حالت احرام
مین اور محل ہونا اور گناہونسی چوری اور دزدیکرنا ہی اور کیسہ بری
اور نبش قبر اور کفن دزدی اور طراری اور عیاریسی مال آدمیونکا
لیجانا اور حیلہای باطل سی حاصل کرنا خواہ علانیہ خواہ پوشیدہ
اور قلابی یعنی کہوٹا بیچنا اور دغابازی زر اور زر آئین مین اور معادن
یعنی جواہر وغیرہ مین کرنا اور کم کرنا عیار کا متعارف سی مثلا سونا
ستره روپیہ تولہ کا متعارف ہی اوسکو کسوٹی پر لگا کی مکر سے
کم کردینا کہ اتنی درکا نہین ہے اور کہوٹی روپیہ کو کہ سرب
اور مس سے ہو عوضمین چاندیکی خرچ کرنا اور دودہ مین پانی

ملانا اور گھی اور رب اور سرکہ کو جفت کرنا اور ممزوج کرکے بیچنا
اجناسکا نسبت تر جنس سسی اور مول لینا اوسیچیز کا کہ حرام ہو
موافق شرع کی جیسی آلات چوریکی کمند وغیرہ سی اور آلات
ساز وغیرہ کی اور اسی قبیل سے ہی پانی لوگو نکا چرانا اور بہنا
اور وضو اور غسل لہو ستی کرنا یا اپنی ملک اور باغ مین لی آنا
او زمان اور آثیمین خاک اور ریگ وغیرہ ملانا اور کھیرا ککڑی
خربوزہ اور گندم اور جو اور خرما وغیرہ چرانا اور گناہو نسی احتکار
ہی اور صاحب اوسکا ملعون ہی اور احتکار عبارت اوس سی ہی
کہ گندم جو غلات اربعہ اور تمام جو باتکو اہار او جمع کرین بہ نیت
گران بیچنیکی خواہ مول لین خواہ اپنی ملک سسی رکھین او جبر
کرین اور اس سے زیادہ تر وہ ملعون ہے کہ قحط سالیمین غلہ اپنا
نہ بیچی خواہ مسلمان خواہ کافر کی ہات اور مہنگا بیچنا اجناسکا جہت
اور قیمت زیادہ نرخ سسی لینا بسبب اور مول لینا زرسرخ کا
اور خرچ کرنا زر قلب کا عوض رائج کی اور حرام ہی اونہانا لقطہ
کا یعنی جو چیزکہ راہ مین پڑا ہوا پائین درہم و دینار اور اجناس اور

لباس

لینا ہن سی لیکن بعضون نی کہتر درہم سی حلال جانا ہی اور حرام سی مانگنا اور گدائی کرنا اور کسب کر لینا گدائیکو لہ اگر ایسا کری تو دنیا وآخرت مین روسیاہ ہی اور اسی قبیل سے ہی قرض لینا اور صرف حرام مین اوسکو صرف کرنا اور پہیر ندینا اور امانت اور حقوق مردم کا انکار کر کی مکر جانا اور امانت مین خیانت کرنا اور جہوٹی کاغذ اور سندین اور نوشتجات بنانا اور لوگون سے بہ بہانہ عزا یا عروسی اسباب لینا اور واپس نکرنا اور مال جو رکہا ہوا لینا اور اجرت لینا واسطی تزویرات اور حیلونکی اور جہوٹی گواہی دینا اور جعل کرنا شاہد کا دعوی مین اور ایسی لوگونکو شہادت پر اجرت دینا اگرچہ حق ہو اور مزدوری لینا واجبات میت کی نماز اور غسل سے اور قبر کہودنی اور تلقین پڑہنی لیکن بعض علما قبر کہودنیمین تامل کرتے ہین اور مکروحیلہ سی مال مردم کا لینا اور ضائع کرنا اور بیچنا اور لوٹا ہوا مال مسلمانون کا اور اولاد و ستینیا انکا اور زن و فرزند کا انکی اور چرانا اولاد اہل ذمہ اور حربیکا کہ امان مین ہون اور اہرنی

اور قطاع الطریق ہونا اور چور اور گرہ کٹ کا قتل اور حملا اونکا
ہوا اوسکو بند کرنا اور دریا یا نو مین کشتیونکو بات ڈبانا اچھا اور جو
زندہ و کشتہ و مردہ ہستی اور نجاست ڈالنا پانی مین اونکی
قاذورات وغیرہ کہ کوئی پانی اوس سے نہ پیسکی اور منع اوسکا
غازیونکی آنیکو منع کرنا اور زراعات اور باغات مسلمانونکی جلانا
اور اونکی عمارتونکو ویران کرنا اور کاٹنا درختونکا اور جو بات
شاہیکا مستاجر ہونا مگر جو کہے کہ حلال ہو لینا اوسکا رعایا سے
یا یہہ کہ املاک خاصہ بادشاہ کی ہو اور یہی حکم رکھتا ہے اگر کسی
املاک مین کئی وارث شریک ہون اور ایک بادشاہ ہو
اور صاحبان میراث کا تصرف ہوا ہو یا وہ کہ اور کوئی شریک
ہو اور شرکا کو ہندی اور خیانت کرنا مال شراکت اور ضمان
مین اور ڈہول لینا اور بیچنا بتونکا اور چلیپا اور تصاویر سایہ دار
اور نرد اور شطرنج کا اور بنانا ان اشیا کا اور رکھنا کھانا اہل
ذمہ کا اور اونکی ذبیحہ کا مگر بضرورت اور وکالت یعنی طرف داری
مدعا علیہ کی کرنا جب ناحق ہو اور ضایع کرنا حق مدعیکا

اور

اور طروف اور فروش اماکن متبرکہ اور مقابر اولیاء اللہ سے
اوٹھانا اور مسجد الحرام سے سنگریزے اوٹھانا اور بلاد بعیدہ مین
لیجانا اور بیچنا اور محصول لینا قرآن اور کتب اور ملک اور باغ
وقفیکا اور چرانا فرش مساجد کا اور وقفی قرآنکو مسجد سے چرانا
اور لگا رکھنا اور بغیر موضع وقف نقل کرنا اور آلات اور آمدنیہ
مسجد کو صرف کرنا دوسری جگہہ اور فریب دنیا مردم کو
تعلیم فال اور رمل اور سحر اور کیمیا سے اور لکھنا دعا ہای
نامشروع کا واسطے مہر و محبت کی واسطے عورتون
اور مردونکی اور خبر دینا غیب کی کہانت سے اور دعوی کشف
اور کرامت کا کرنا اور غنایم اور دار الحرب مین کہ ابہی امام
یا نائب امام نے حصہ اوسکا نکیا ہو خیانت کرنا اور مال اپنی مان
باپکا چرانا اور مان باپکا بیچنا اپنی فرزند کو اور گناہونسے کم
دنیا کیل و ترازو کا ہی اور زیادہ لینا اور سات دلال اور
وکیل کے شریک ہونا اور بری متاع کو بقیمت اعلا بیچنا اور شرکت
سے دلالونکی اموال مردم کو بدست تاک دینا اور فیروزن اور

گردون اور لُڑون کی خرید و فروخت مین نقصان پہنچایا اور بازچیز
چہین لینا اور جفت کرنا زر کا اور طرار سے مال مردم لینا اور املاک
غصبیکا کرایہ لینا اور فریب دینا غلام اور کنیزک اور فرزندان مردم
کو اور یا چرانا انکا اور بدراہ کرنا اور ایک جا سی دوسری جگہہ لیجانا
اور گاؤ اور گوسفند اور دائیہ مردم کو چرانا یا لینا اور پہر دینا اور
گناہونسی قماربازی اور مہرہ نرد کہیلنا ہی مگر اندازی اور اسپ
دوانی نہ مانند اوس تیراندازی اور گروہ ہندیکی کہ الحال قمارباز
بہانہ سی تیراندازیکی اوسکو کرتی ہین اور لیجاتی ہین اور بازی بدنا
سر اور گہوڑ دوڑ مین حلال ہے موافق فرمانی شارع کی اور قماربازی
لڑکونکی گردکان یعنی گیرلونسی اور قاپکا بہی حکم یہی ہے یعنی بالسبہ
اور بازی بدنا سینہ مرغسی کہ لوطیونکی اصطلاح مین اوسکو جناق یعنی
یاد فراموش کہتی ہین اور خربوزہ اور تربوز سنگ اور گنبد پر لٹکانا
اور راہونمین لیجانا اور فرنی اور طعام کو قدر معین سی کہانا یعنی
ہم فلان چیز اسقدر کہا جاتی ہین اور بازی ان سب پر بدنا
اور بازی بدنا کہ ہم اتنی مسافت راہ دوڑتی ہین یا اتنا بوجہہ اہٹی

دوڑنی

دوسرے پراونہالیتی ہین یا یہ سنکر فلان مکانمین بہینٹ دیتی ہین یا فلان کام کرتی ہین یا فلان مکان تاریک مین راتکو جاگی میخ زمین مین گاڑآتی ہین اور قبرستانمین راتکو سورہتی ہین یا خربزہ اورہندوانہ کو دوحصہ برابر کاٹتی ہین اوراس سے بدتر بنانا آلات قمار کا اورمزدوری اوسکی ہی اور زمین قمارخانہ اور اوسکا عملہ اورضابطہ حاصل قمارخانہ یا اوسکی نفعی سے وجوہات بادشاہ کا مستاجر ہونا اور جو اکہیلنیوالونکی رعایت اورحمایت کرنا اورمدداونکی کرنا اورلوگونکو قماربازی پر رکہنا اور قرض دیناجواریکو واسطے جو یکی بعنوان قمار اورمال مردم لیجانا اورسلام کرنا جواری پر اوراوسکے طعام سی کہانا اورگناہونسی قذف کرنا ہی اوررمی زنان مومنان زنا سی اورمردمان مومنان لواطہ سی یا مساحقہ عورتونکا عورتونسے یا کسی کہی کہ مینی تجہسی زنا کیا ہی یا کہی کون دادہ یعنی گانڈو یا عورتنکو چہنال کہی اورمانند ان کلمات کی کہ دلالت کرین زنا اور لواطہ پر خواہ فاعل ہونیسی اور

خواہ مفعول ہوئیسی یا اپنی فرزند کسی کہی کہ لوگو میرا بیٹا نہین
یا کسی اور کو کہی کہ تو اپنی باپکا بیٹا نہین ہے یا کسیکو ولد الزنا
کہی یا یہہ کہ تو زنا سی پیدا ہوا ہی یا کہی ای فرزند زانی تو فحش
اوسکی پدر کو دیا اور اگر کہی ای فرزند زانیہ تو فحش اوسکی ماکو کہا
لیکن دیّوث اور فرساق کسیکو کہنا فحش نہین ہے مگر حاکم
شرع اوسکو تعزیر دیگا اور کہنا حرام زادہ کیا اگر بمعنی ولد الزنا
کے اوس سی اور سمجھی جائین تو فحش ہے اگرچہ اہل ذمہ اور کافر
حربی ہوا اور جو دشنام کہ سبب تحقیر اور استخفاف ہو حکم مین
فحش کے ہی اور کہنا مومن کو سگ یا فاسق یا شارب الخمر خائن
کاذب کذاب زندیق مرتد یا فرزندان سبکا وہبی اسی قسم سے
ہی یا جسکی مان کافرہ ہو یا لونڈی ہو اوسکو پسر زانیہ کہی
یا کہی کہ مان تیری زناکار تہی اور اوس سی بدتر ہی کہ اپنی
زن و فرزند کو زناکنندہ اور قحبہ اور کون داد ہ حریف دہ اور
مادر قحبہ کہی اگرچہ الحال اصفہانمین یہی متعارف ہی کہ اکثر مردم
خوب آپسمین زن فرزند کو اپنی یہی کہتی ہین اور جو کہتی ہین اسطرح
کہ جاہی ہین

لگاتی ہین ان صفاتکو اوسپر ثابت کرین باپ اپنی بیٹی یا شاگرد
کو کہتا ہی کہ کہا گیا تہا تو ای حریف اور ای مادر قحبہ کون دادہ تہا
شب بنزہر کہ خوابیدہ بودی اور پسر پدر کو کہتا ہی بس کر ای
قرمساق ہرزہ چانہ نعوذ باللہ من ہذہ الکلمات اور
ایسی ہتر دہ عورتین ہین کہ مادر اور خواہر کو باہم یکدیگر اسیطرح کہین
اور بہت نشان آنسمین دیتی ہین کہ زن اور مادر اور خواہر اور پسر
نی تیری فلانجا فلان کام کیا اور مینی ساتہہ تیری زن اور مادر
خواہر اور پسر کی فلان کار کیا اور یا جانتی ہون کہ فلان کس نی
تیری اقارب و محرم سی یہہ کام کیا ہی اور کافر تر دہ لوگ
ہین کہ دشنام خدا کو اور رسول اور پیغمبر اور امام اور مذہب
وملت کو آنسمین دیتی ہین بلکہ شنیع تر انسی وہ لوگ ہین
کہ کہتی ہین کہ خدا کو فلان کیا زن یزا و امام کو کیا کیا مینی بہت
کو ہلاکت ما کہ آید بار دیگر دجہان ؂ پاک سازد خلق عالم را
خصوصاً اصفہان ؂ اور باوجود ان باتون کی یہہ دعوی تشیع کا
کرتے ہین اور زیادہ کہ مومنان صحابہ کو سب او لعنت کری مانند

سلمان اور ابوذر اور مقداد کی یا خوبان صحابہ کو بدیسے یاد کرنا اور انکی نیکی سے یاد کرنی اور مانند اسکی ہے ہجو کرنا اور اور بکنا بیہدا ایک دوسرے کو طعن کرنا اور القاب اور صفات ذمیمہ سے یاد کرنا اور تعریف کمینونکی کرنا اور جو سزاوار مدح کا نہو اوسکی تعریف کرنا اور شعرہای باطل پڑھنا اور خوشطبعی سے ایک دوسرے کو گالی دینا اور عیب جوئی کرنا اور علمای شیعہ کو گالی دینا اور لعنت کرنا انپر اور غیبت کرنا سب مومنونکی خاص علمای زمانی اور مشایخ اور بزرگان ذوالاحترام اور درویشان صالح صاحب حال کے اور خفت دینا اور قصد انکی اذیت اور آزار کا کرنا اور اس سے زشت زیادہ کاملان صحابہ اور خلص مومنان کو لعنت کرنا اور دروغ باندہنا اور بیان حدیث پر اور مؤمنین و مومنات پر افترا باندہنا اور بہتان اور جھوٹ کہنا انپر اور اپنی غلام کو حرام زادہ کہنا منع ہی اور اسی قبیل سے ہی حال قصہ خوانونکا اور حکایت رستم اور فرامرز اور اسفندیار کی کہ سننی والونکا اور افسانی عجم کی اور آتش پرستونکی اور وہ پہلوان کہ کبھی

داستانی انکی

مردوم کی

نہ تہی

شتهی اصلا اور نلو ئی کام اونهون نی کیا مانند اوسکی کہ کہتی
ہین فلان پہوان شاہ عباس کی زمانیکا مکہ تا مین گیا اور
پسر ساوہ اور بادشاہ ازبک کو معہ تاج اور طومار لی آیا اور
ابلہ تر اور سفیہ تر وہ لوگ ہین کہ ان حکایات کو لکہتی ہین اور
اورونسی نقل کرتی ہین اور بہت حکایتین لغو اور دروغ اور
قصی چورونکی اور شیرون اور ناپاکونکی اور اور اقسام ان
حرفہای باطل اور دروغ کو کہتی ہین و اعجب اس گروہ سی
کہ نمازون اور عبادتونکو ایام ماہ مبارک رمضانمین اور بہای
ماہ صیام مین ترک کرتی ہین اور حاضر ہوتی ہین محفل قصہ
حمزہ اور رستم اور اور پہلوانون مین اور ان حکایتونکو ضبط کرتی
ہین اور مول لیتی ہین اور بیچتی ہین کتابین اس قصہ کی اوسکی اجرت
سی کہاتی ہین اور ایسا ہی حال ہے کتب اہل ضلال کا
مانند یہود اور مجوس اور تمام زنادقہ اور ملاحدہ بلکہ اہل بدعت
و ضلالت کا اور نگاہ رکہنا کتب سنیان کا اور خوارج اور
زیدیہ اور غلات اور مجسمہ اور مشبہہ کا مگر واسطی محبت کی اور

اونپیرو کو اسطی اور اسیکی تمامی سسی ہی حکایت قلندران
اور درویشان او رتہمت کرنا حضرت امیرالمومنین پر کہ ایک
فقیر سسی کہا کہ مجکو ہیچ لی نام اپنا قنبر رکہا اور پہلوان سسی باشاہ
پر بر کی کشتی کی اور ستر مرتبہ نصیریکو مارا اور زندہ کیا
اور نصیری نی کہا تو میرا خدا ہی اور آخر کو خداوند عالمیان نی
فرمایا کہ یا علی کل عالم میرا بندہ ہی ایک نصیر بندہ تیرا ہی رہے
اور تو اوسکا خدا رہ اور اور مانند این کفر کی نعوذ باالله
من الضلالة بعد الهدایته اور شاہزادہ محمد حنفیہ نی فلان
گبر کو قتل کیا اور فلان قلعہ کو لیلیا اور دختر فلان بادشاہ
کی چہین لی اور فلان گبر چند ہزار لشکر سی مدینہ پر چڑہ آیا وای
یہہ قلعی حوالیمین مدینہ کی کب تہی اور نہ گبر مدینہ مین تہی نہ ایران
مین اور محمد حنفیہ نی یہہ کام کب کئی اور امیرالمومنین نی یہہ کام کہان
گئی اور یہہ جنگ کہان ہوی اور یہہ تمام بادشاہ گبرونکی لشکر مدینہ
پر کب لای اور گناہونسی بواطہ ہی اور دہ القاب یعنی
غروب کرنا حشفہ کا ہی باالتمام دبر مین کسی مردکی یا پ

خواہ مفعول مومن ہوا ور خواہ کافر خواہ سُنی خواہ غلام زرخرید
پالا ہوا اور لڑکا خواہ اپنے غلام کو اسیر کیا ہوا ور مفعول نا
بالغی ہو خواہ مجبور اور خواہ مکرہ خواہ آزاد اور خواہ شیدہ یا مجنون
یا خصی اور محبوب اور خواہ زن اور دختر بیگانہ اور شق اخیر کو
بعض فقہ داخل زنا کہا ہی خواہ خواب مین خواہ بیداری مین صحیح ہو یا سقیم
اور اسیکی تمامی قسمی ہے بوسہ لینا اسپر و لگانا بشہوت اور
ذکر کو درمیان ران اور بدنکی انکی ملنا اور اپنی بغل بیچ لانا اور برہنہ
نیچی ایک لحاف کی ہونا اور دست بازی کرنا اور ہات اونکی عورت
پر ملنا اور اجرت لواطہ کی کہانا اور لڑکونکو جا بجا لیجانا ما وہ
اونسی لواطہ کرین اور شہوتکی حالت مین نظر کرنا لڑکون بیچ
اور حدیث مین آیا ہی کہ من نظر بغلام بشہوت کانما
قتل علی ابن ابیطالب ستبن مرۃ یعنی جو کوئی کسی پر
بشہوت نظر کری خواہش سے ایسا ہی کہ ستر مرتبہ علی مرتضی
علیہ السلام کو قتل کیا ہوا ور استمنا کرنا بہی اسمین داخل ہے
یعنی جلق اور مٹھول مارنا اور منی نکالنا جس طرحسی کہ ہو خواہ

ملی سی ہانکی خواہ دبر مین زن یا پسر کی خواہ بالغ خواہ آزاد اور
بیشمار من ہے وطی کرنا بہایم اور حیوانات حلال گوشت
اور حرام گوشت کا اور سوخات کا اور وطی کرنا مرد ونسی حکم زندہ
کا رکہتا ہی اور گناہونسی مساحقہ ہی اور وہ عبادت طبق زنیکی
عورتونکی آپسمین خواہ باکرہ اور خواہ ثیبہ خواہ محصنہ اور غیر محصنہ اور
یہی حال ہے دو عورتونکا نیچے ایک چادر کی برہنہ بغیر حائل کے
اور گناہونسی سرود اور غنا اور خواندگی ہی یعنی گانا اور بجانا
ساز ونکا اور بجانا عود کا کہ لکڑیسی بناتی ہین اور طنبور اور چنگ
اور قانون اور سارنگی اور چوتارا اور موسیقار اور شل اوسکی
اور نائی بجانا اور بانسرے اور شہنائی اور تتری اور ڈہول
بجانا اور مجیرا اور جہنگ اور دائرہ اور بقصد غنا کی تالیان بجانا
اور پانوسی ناچنا اور سماع اور رقص کرنا اور قرانکو نغمہ اور
صوت مین بہت بلند اور تحریر یعنی ہنگری سی اور مقام مین پڑہنا
مگر صوت حزین و حسن سی پڑہنا اور اس حکم سی مستثنیٰ
کیا ہی مرثیہ پڑہنا امام حسین علیہ السلام کا اور حدی کہ

اعراب یا دیہاتین واسطی اشتران بریکی پڑہتی ہین کہ خوب راہ
چلین اور نوحہ کرنا دین ملک کہ میت کی یا بمین حق کہین اور دف
عروسی اور پڑہنا عورتونکا ایسی جگہہ کہ مرد اونکی آواز نہ سنین
اور مرد اونکو ندیکہین اور آواز انکی نہ سنین اور بعضی جائز جانتی ہین
لیکن یہہ فقیر فتوی اسکا نہین دیتا اور اسی قبیل سی ہی ناچنا
مردون اور عورتون اور لڑکونکا مجالس مین اور تقلید اور مسخرگی
کرنا اور اپنی عورتنکو یارونکی بہانیسی مکشوف کرنا اور بنانیوالی
سازونکی اور مول لینیوالی اور بیچنی والی اور دلال اوسکا
بہی گناہ مین شریک ہی اور اجرت سازکی کہانی سحت
ہی اور ایسا ہی ہی حال اون لوگونکا کہ بسبب خواندگی
مردم کو طرف لہو ولعب اور باطل اور معصیت کی مائل
کرتی ہین اور اونکو دلیر کرتی ہین اور بہت بدہی ہنسنا قہقہی
اور نعرہ مارنا اور ننگی سر اور ننگی پاؤن اور سینہ چاک
رہنا بدون ضرورتکی یا فقیر ہونا اور نجاستسی احتراز نکرنا اور
زمین نجس اور بول وغائط سی طہارت نکرنا اور حالت

جنابت اور نجاست مین پہرنا اور بالفعل بخس و اخل مساجد
ہونا او رجنب اور حائض مسجد و نمین درنگ کرنا اور علم موسیقی
سکہانا اور شطرنج اور سازا ور اور باجونکو تعلیم کرنا اور
ناچنا اور گانا سیکہنا اور تصنیف کرنا کتابونکا اس علم مین
اور فنون زنا کو تعلیم کرنا اور لواطیکی قاعدی بتانا اور فسق و فجور
کیطرف راہ دکہانا اور کجا ہونسی بہتان باندہنا مومنون پر سے
اور امرا اور غیبت کرنا اور مومنونکی عیوبکو افشا کرنا اور
انکی بدیکو ذخیرہ کرنا اور تجسس کرنا احوال مردم کا ہر روز
اور جو بلا اور مصیبت کہ مومنونکو پہنچی انکی شماتت کرین
اور انہین اذیت پہنچائین اور اظہار بشاشت کرین اور اعظم
کفر افترا باندہنا اور جہوٹ باندہنا خدا و رسول پر اور انبیا اور
ائمہ ہدا صلواۃ اللہ علیہم اجمعین پر ہی اور جہوٹی حدیثین انپر
باندہنا اور اپنی عیوب اور صفات رذیلہ کو پوشیدہ کرنا
اسواسطی کہ اسی سعی دفع کیرین اور ارادہ بدیکا مسلمانونکو
جان و مال و ناموس سی کرنا اور دروغ کہنا اور لکہنا اور

گواہی جھوٹی دینا اور چھپانا شہادت کرنا اور باطل کو حق کرنا اور
حق کو باطل واسطے جلب نفع کے اور اس سے زیادہ بدتر وہ ہے
کہ پاس حاکموں کے یا قاضی یا رئیس کے جاوے تاکہ حق کو باطل کرے اور
ان سب سے عظیم تر حال تمام عالم کا ہے کہ برخلاف علم خدا اور رسول
اور ائمہ اور شرع اور مذہب کے عمل کریں اور طرف ناحق کو
اختیار کریں اور دعوی باطل کو شروع کریں اور بخلاف ما
انزل اللہ فتوی دین اور عمل کریں اور حکم خدا میں رعایت
حاکموں اور مالداران دنیا اور اغنیا کی اور صاحبان جاہ و
اعتبار کی کریں اور سامنے امیروں اور سلاطین اور دولتمندوں کے
تملق اور چاپلوسی کریں اور انکو سجدہ کریں واسطے
وظیفہ اور سیورغال یعنی جاگیر اور انعام اور مطالب دنیوی کے
اور بدون استحقاق کے صلہ اور جائزہ مقرری طلب کرنا
اغنیا سے اور اس سے بدتر تاخیر کرنا حدود اللہ کا ہے جبکہ فقیہ
عادل امام ہو اور امین ہو اور انکو جاری نکرے اور گناہوں سے
جھوٹی قسم کھانا اور قسم دینا کسیکو اور اس سے بدتر حال

اونکو گو لکھا ہی کہ قسم بغیر ذات اللہ کہا ہین اور قسمین نحس گندیدہ
کہا ہین جیسا کہ متعارف ہی کہ کہتی ہین تیری جانکی قسم اور میرا مردہ
دیکہی اور میری مرگ دیکہی اور تیری سرکی قسم یا جانکی قسم
یا تیری سبل مردانہ کیقسم اور بسر آقا و نمک مرزا اور بجان
فلان اور بحق ابن شارع اور ہبیت اللہ کی قسم اور بسر دستگاہ
قسم اور رشتہ تیرا دیکہون اور سر تیرا بریدہ دیکہون اور مانند
ایسی خرافاتکی اور مثل اسیکی ہے حال اوسکا کہ خلاف اپنی نذر
وعہد و یمین اور وعدی اور شرط کیکری یا ترک مجامعت
او مجالست او معاشرت اپنی از واجسی کری اور رہبانیت
اختیار کری او ریا بدون استحقاق کی اپنی زوجہ کو طلاق دی
اور اس سی عظیم تر سوت او نفقہ ہی کہ عیال واجب
النفقہ کو اپنی ندی اور انکو ضائع او محتاج چہوڑی خصوصًا کہ
سفر کو جاوی اور مہر تملیکات کو اونکی ندی اگر مستطیع او
موجود ہو اور اس سی بدتر وہ ہی کہ آپ اچہا کہاوی او اچہا
پہنی اور اپنی غلاموں اور واجب النفقہ کو برا کہلاوی او
پہناوی

بہائی اور ایسا بندہ کہ کسی سبب سے اوسکی ذمہ مین ہو اور
آزاد کر سکتا اور نکرے اور اسی قبیل سے ہے حال اون لوگونکا
کہ حق الناس اونکی ذمہ مین ہو اور ادا نکرین اور ازجملہ گناہان معصیت
مین خرچ اور شکوہ کرنا اور بے صبری کرنا اور اپنی جورو یا بیٹیکی
مصیبت مین کپڑی پہاڑنا اور مصیبت غیر مین رداکو دوش سے
گرانا اور کج خلقی اور غصہ کرنا مردم پر اور آشتی نکرنا بعد تین دنکی
لڑائی پر اور مومن سے لڑا ہو اور ملک وقف اور مسجد اور
قبرستان کو داخل خانہ کرنا یا گہر بنانا قبرستانمین یا مسجد کو گہر
بنانا اور وضو کرنا آب نجس اور غصبی سے اور یا جامہ نجس یا پوست
غیر ماکول اللحم سے نماز کرنا اور اس ذمہ کو جبتکہ شرایط ذمہ پر
باقی ہو بندگہین لینا ہو اور ضیافت ریائی کرنا واسطے دکھانیکی
اور واسطے جذب نفع دنیا اور ریائی ملاقاتکو ایک دوسریکی
جانا اور تعزیت مین بہی جانا واسطے ریائی اور رسم اور تعارف
ہاں سے اور بخل اور امساک کرنا اور بے ہمتی اور بے غیرتی اپنی سپرد نسبے
کرنا اور بیماری مین اضطراب کرنا اور خدا کا شکوہ کرنا اور اسیطرح

اغلف ہونا اور بدون ختنہ کی نماز پڑھنا اور حج کرنا اور گناہونسی
غیور نہونا اور زن و ناموسکو اپنی نامحرمونسی پنہان نکرنا اسطرحسے
کہ پروانگی جانیسی اپنی زنان محرمانکی پاس بیگانیونکی اور باتین کرنا
عورتونکا بیگانونسی بغیر ضرورتکی اور سر اور سینہ باز رہنا اور دف
بجانا اور خوانندگی کرنا اور خندہ کرنا اور گہرسی باہر جانا اس بہانہ سے
کہ خالہ کی گہر جاتی ہون یا زیارتکو درگاہ اور شوہر اوسکا تغافل کرے
اور گناہونسی دعوی اور مخاصمہ اور مطالبہ اپنا حکام جور کی
پاس لیجانا ہی اور حاکم اور عسس سے التجا کرنا اور داروغہ ہونا
اور محصل آدمیون پر مقرر کرنا اور بند اور بلا مین ڈالنا بندگان خدا
کو اور ضرر پہنچانا اونکو اور بدتر اس سی حال اون لوگونکا ہی
کہ سلاطین سینے تقرب چاہین اور بندونسی بہی اور ملازمت
اونکی اپنی اعتبار کو اور حمایت اونکی کرنی اور اذیت پہنچانا
ان سی مسلمانونکو اور انکی خدمت کو ترجیح دینا عبادت خالق
پر اور فاسقون اور ظالمون کی ملازمت کرنا بدون ضرورت
اور معاشرت اور دوستی اور اتحاد کرنا دشمنان خدا و رسول

اور ائمہ

اور ائمہ ہدی علیہم السلام سے مانند منافقون اور مشرکون او
کافرون اور یہود اور نصارا اور مجوس اور ہنود اور سنیونکے
بدون ضرورت اور انسے دوستی کرنا بیزاری ہی خدا و رسولسے
اور مانند انکی وہ لوگ ہین کہ دعوا پہلوانی اور لوطی گری کا کرتے
ہین اور خلق اللہ کو رنج پہنچاتی ہین اور مارتی ہین اور قتل
کرتی ہین اور رشوت لیتی ہین اور مال مردم لیجاتی ہین اور انواع
فسق کرتی ہین واسطی شہرتکی نہ یہہ کہ نظر شجاعت
اور جہاد ہوا اور جبر و تعدی کرنا رعایا پر اور زیر دستون پر
اور حوالہ کرنا زیادہ اپنی حقسے اور حق سلطانسے اونپر اور
اور بار بو مارنا محاسبات رعایا پر اور کارکنان ستاجر ونسے
اپنی محاسبہ پوچھنا اور گناہونسے حد کرنا سرا در مومن پر ہے
اور کینہ اونکا دلمین رکھنا اور نفاق اور فتنہ او فساد او سخن
چینی او شرارت اور طلب جاہ و منصب کرنا او رئیس ہونا
او صنف صنف کی استادی اختیار کرنا او تقابض ہونا
او کدخدای محلہ کی اختیار کرنا او خراج زیادہ لینا او اسراف

اور تبذیر کرنا خواہ اپنی مالسی اور خواہ مال غیرہی اور خرچ کرنا اپنے
مالکا مصرف حرام مین اور گھر بنانا زیادہ اپنی حالسے اور اپنی رتبسے
باہر ہوجانا اور جو لباس کہ مناسب حال نہو اوسکو پہننا اور مال
حرام سے حج کرنا اور تصدق اور خیرات کرنا اور بلاد اسلام مین
بدون ضرورتکی بطریق کفار اور فساق لباس پہننا اور مجلسونمین
بیٹہنا بطریق جبارونکی اور کوئی چیز کہانا مشتبہ حرام سی اور
دشمنان دینکا طعام کہانا اور اعانت اور مدد کافرون اور
ظالمونکی کرنا دنیا کیواسطی اور ہمسایہ کو آزار پہنچانا اور رد کرنا
سائلونکا اور شوارع مسلمانانکا بند کرنا اور مہمانونکا رد کرنا
اگرچہ کافر ہون اور بیوہ زنونکو بدون جہت انکالدینا اونکی گہر
اور مقام سی اور رنجیدہ کرنا اونکا اور جگہہ ندینا اونکو اور
علمای دینیہ اور فقرای مومنانکی رعایت نکرنا اور اپنی مالسی مواسات
نکرنا فقرای مسلمانانسی اور حوائج نیکونکی رد کرنا اور برہم کرنا
پیوند اور مطالب صلحا کو اور سعی نکرنا حوائج و مطالب مومنان
مین اور اعانت نکرنا ضعیفون اور مظلومونکی اور قرض ندینا محتاجونکو

اور بیجا مانا

اور بیجا مارنا غلام اور کنیز کو اور اور مردم کو اور مال کا فرزون
اور فاسقونکو دینا اور وقف کرنا کلیسون اور معابد یہود ان اور
آتشکدہ مجوسان پر اور وظیفہ اور انعام دشمنان دینیکو دینا
مگر وہ کہ اصلاح ہو مونکی اوسمین ہو اور سبب خطا اور معاصی سے
بدتر عدالت نکرنا رعیت اور زیردستونکی اور انکی سعی نکرنا
دفع شر اور اطفاء فتنہ و باش مین و رجو تکلیف شاق اور
مشکل ہو خلق اللہ کو دینا خصوصا غلام و کنیزک اپنیکو اور
تربیت نکرنا اپنی غلامون اور فرزند ونکا اور تاخیر کرنا اونکی
تزویج مین اوس وقتکہ زنا تک پہنچی اور غلامونکو درمیان زن
و فرزند اپنی کی چھوڑ دینا جہانتک کہ بالغ ہون اور تربیت
اونکی نکرنا اور کفران حقوق خدا او خلق کا کرنا خصوصا جو عورتین
کہ گھر مین اپنی شوہر کی ہین اور گناہونسی خیانت اور زنا اور
ورزیدگی کرناہی اور فرزند زناکو اپنی شوہر ونسی ملحق کرنا اور بغیر اذن
شوہر کے گھر سے باہر جانا اور واسطی دکھانی غیرونکی زینت کرنا
اور اپنی عورتونکو نامحرم سے پوشیدہ نکرنا اور حرام سی اجتناب نکرنا

اور اورونکو دکھلانا اورجنب اورحائض اورنجس ہرجا پہرنا اور
اپنی شوہرونکو دشنام دینا اور استطاعت شوہر سی زیادہ
طلب کرنا اور مرگ شوہر مین موںہہ اپنا نوچنا اور بال کاٹنا اور کپڑا
اورچینا اورموںہہ پر طمانچی مارنا اور کپڑی بدنکی پہاڑنا اورنہی کرنا
شوہرونکو اپنی مقاربت سی اور باتکرنیمین تامل نکرنا مرد اورزنکا
اور ایک حرفسی گہراگہر خراب کرنا اور لڑکونکو جبریہ مین ڈالنا
اورباعث قتل نفس محترم کا ہونا اور گناہونسی قرمساقی کرنا ہے
اورعورتون اورلڑکونکو فعل حرام پر رکہنا اور اجرت قرمساقی
کی لینا اور اسسی زیادہ تر وہ ہی کہ مردونکو اپنی اوپر چڑہانا کہ
اسکو علت ابنہ کہتی ہین مشہور ہی کہ فاروق سنیان اور
حجاج بن یوسف ثقفی علیہما اللعنہ یہی علت رکہی تہی اوربعض
کہتی ہین کہ واضع اس علت کا شیخ عمر ملعون ہی اور گناہونسی
استخفاف اورتہاون کرنا امور واجبی اورسنتی ہین سے
اور جو کوئی مرد ونسی سرکی بال رکہی اور اونکی تربیت نکری
اور فرق نکری حق تعالیٰ اوسکی فرق کو قیامت مین بادہ
آتش پر

آتش سے شگافتہ کری اور گناہونسی ہیجا ہتیار اور حربہ نا کفار کے
ہات اور اونکو راہنمائی کرنا ولایت مسلمانانکی تا وہ خراب کرین
اور اسوقتمین مسموع ہوا ایک جماعت ثقہ سہی کہ حاکم بیستان
اور طیس اور اکثر عاملان خراسان اوزبک اور بلوچ لعنۃ
اللہ علیہم کی رفیق اور شریک ہوئی ہین واسطی غارت کرنے
مومنوں اور شیعونکی اور گناہونسی با امانت خرید کرنا اشیا کا سبے
اپنی برادرونکی واسطی اور زیادہ سب کرنا اور اگر کوئی امانت
پاس انکی ہو خیانت کرنا اور بدل کرنا بسے کو جنس سے اور
سحر اور مناظر نسی بندگان خدا کو بیمار کرنا اور اپنی بادشاہ
کی نافرمانی کرنا اور عاصی ہونا اور اپنیکو مہلکہ مین ڈالنا اور جھا سے
بلند اور دراز پہنا واسطی استکبار کی اور اصرار گناہان صغیرہ پر
کرنا اور گل کہانا بغیر از خاک کربلا اور عبادتمین اور ریاکو شریک کرنا
جیسے وضو کا پانی بدون ضرورت کوئی دوسرا ہاتون پر ڈالی
اور یہہ دہوئی اور از راہ نخوت اور تکبر کی سلام نکرنا اور اپنی
اسباب سی کوئی چیز عاریۃ ہمسایون اور فقیرون کو ندینا

اور صلوات نہ بھیجنا جب نام پیغمبر ولکا مذکور ہو اور تبرا انکے دشمنان
خدا و رسول سے جیسے ابی بکر عمر عثمان یزید معاویہ اور اتباع اور
پیروانکی اور منع کرنا حیوانا لگا پانی پہنچنے ون مواضع مین سے متعلق
انسے ہون اور گناہون سے اپنیکو داخل نسبت کرنا ہی اور کہنا
کہ ہم سید ہین اور باپ نسبت سی اپنی کو خارج کرنا اور نہ لینا خمس
اور زکواة کا جسکو قسمین کہ مستحق ہون اور اوس کاغذ سی استنجا کرنا
کہ جسمین نام خدا یا آیات قرآنی یا احادیث یا اسامی ائمہ علیہم
السلام اور انبیای کرام اور ملئکہ مقربین ہو اور اگر از ردی استخفاف
کیکری تو کافر ہی اور اعظم گناہان قطع رحم ہی اور وہ وہ ہے
کہ بسبب اپنی دولت کی دنائت طبع سی خویشان کو اپنی سے
دور کری اور اپنی گہر مین آنی ندی اور اعانت انکی نکرے
اور اوسکی دولت سی وہ محروم رہین اور نان اور دستر خوان
اوسکا ندیکہین اور بیٹی اپنی انکو ندی اسلیے کہ فقیر ہین و انکی
دختر نہ لی اسلیے کہ غنی اور مالدار ہی اور عار و ننگ جانی پیوند
کرنا انسی اور انکی مونہہ پر نکہنا کہ یہہ خویش میری ہین یا نسبت

پریشانی بلکہ انکار کرنا اور ہر جا اظہار کرنا اسبات کا کہ یہہ جماعت
کب میری خویش ہین بلکہ وقت مرنیکی وصیت بہی نکری کہ
کچھہ انکو دین تو البتہ قاطع رحم ہوگا اور وہ بوی بہشت نہ سونگہیگا
اور سخت ترین معصیت وہ ہی کہ اپنی بہائی بہن سی قطع
رحم کری اور انکو اپنی سی دور کری اور اپنی طرف انکی ندی
اور اونسی مواسات نکری اور جب محتاج ہون تو کسوت اور
نفقہ اونکو ندی اور اعظم گناہون سی ترک عبادات اور فرائض
ہی خواہ کل خواہ بعض اور ترک اور انکار بعضی ضروریات
دینکا کرنا استدلالات واہی اور لچر سی جیسی آیات اور
حدیث سی نفی وجوب عینی نماز جمعہ کیکرین اور دست وپا
مارین کبہی کہین کہ واجب تخیری ہی اور کبہی کہین حرام ہے
اور کبہی کہین امام زمان کی ساتھہ چاہی کرنا اور غیبت مین حرام ہے
اور کبہی کہین کہ افضل فردین تخییر جمعہ مین ہے اور نکری اسقدر قسمین
سنا ہی مینی کہ ایک فاضل نی فرمایا کہ افضل فردین
جمعہ ہی اور ترک احوط ہی مین نہین جانتا کہ اوسنی یہہ حکم

کہانسی ثابت کیا ہی اور کبھی کہتی ہین اگرچہ جمعہ واجب ہی
تو فلان ملا کیون نہین کرتا اور جو ابن عقیل اور ملا خلیل قزوینی
حرام جانتی ہین ہم بھی حرام جانتی ہین غرض تارک جمعہ منافق
ہی والسلام اور گناہونسی بقیہ عمل قوم لوط ہی اور بعض
عمل قوم لوط سی اگرچہ مکروہ ہی لیکن تحت محرمات اوسکا
بیان ہوتا ہی اور نزدیک اونلوگونکی کہ یہہ عمل عادت اونکی ہے
اوسکو فخر و مباہات جانتی ہین جیسی مرغ لڑانا بازی بدکی اور کبوتربازی
اور بٹیربازی اور گاو جنگی اور مینڈہی لڑانا اور کمان گلہ سے
مارنا اور بندوق چہوڑنا اور توپ فیر کرنا اور تپنچہ وغیرہ اور
پینچ زمین مین ٹہوکنا شکل دہم کی واسطی استہزای مردم
اور ایک دوسری سی لشنیند کرنا اور دہن سی شیشیہ بنانا
یعنی صابونکی حباب اور نلی مونہہ سی بنانا اور پیچہی مردم کی
صفیر مارنا یعنی سیٹی بجانا اور داڑہی منڈوانا اور موچہین کہنا اور
کنبک پہننا واسطی فخر کی کتب ایک گیاہ ہی کہ اوس سے
ریسمان بٹتی ہین اور کاغذ بھی بناتی ہین یا پوست کتان سی

بناتی ہین

بنائی ہین اور وہ بہت مضبوط ہوتا ہی اور جو اکہیلنا خواہ
پانسہ سی اور خواہ نرد اور گولی اور گنجفہ سی اور ڈہولک
بجانا اور کلاہ نمد سر پر رکہنا اور لباس برنگ آتش پہنا مانند
مشتری اور ماہیانیکی اور پیراہن گیری اور تنبان گرد پہنا
اور جہانج بجانا اور ڈہول بجانا اور دینا انگشت سی کنکری
اور ریگ مارنا اور نگولہ اور دم روباہ کلاہ پر باندہنا اور کون
جنبانیدن یعنی نیم تواضع اور ناچنا مسخرگیکا اور معرکہ گیری
اور مسخرگی کرنا اور ایسا ہی ہے حال اوس جماعت کا کہ معرفت اللہ
اور طلب علم سی دست بردار ہون اور نمد پوشی اور قلندری
اختیار کرین اور پشتخار وغیرہ لیکی گرد دنیا کی رات دن پہرین
اور بعضی زمین سی رنگا اور زنجیر باندہتی ہین اور کہتی ہین ہم
درویش ہین اور پہلوانی اور گدائی کرتی ہین اسواسطی کہ یہہ
سب عمل موافق شرع کی نہین ہین اور مذموم ہین اسلیئی کہ بندگی
خدا کی سونپنا ہاتہین رکہتی اور پوست پہنی اور ہمراہ کوا دال لی
پہرنیسی نہین ہے یعنی وہ مرید کہ اور مریدون سی خرد سال ہو

اور شارع نی یہہ نہین فرمایا کہ درویش کو چاہی کہ کتاب فالنامے
کیصورت وار اپنی پاس رکھی اور زبان امام جعفر صادق علیہ السلام
سی اور نقش اور گڈی اور صورت جاسوس اور مریخ سی فال نکالے
نعوذ باللہ من الخذلان اور گناہونسی ناحق مارنا اور باہسنا
اور قید کرنا اور طمانچہ مارنا اور بہت خوف دلانا مونہو لگاہی اور اسی
ضمن مین ہے عمل سحر اور بدہ اور مناظر اور افسون خوانی اور چلہ بندی
اور گرہ بندی اور خواب بندی اور عقد الذکر اور عمل عداوت
اور زن وشوہر کا ایک دوسری سی جدا کرنا اور عمل محبت اور
حرام کو حرام سی ملانا اور عورتونکو کول اور دہوکا دینا اور دعائین
دالگر میکی لکہنا اور ارادہ کرنا مردم کا اونکی گہروںسی اور خاک
قبرستانکی اور خاک قبر کشتہ کی واسطی تفریق اور جدائی اور عداوت
کی گہرونمین لوگونکی ڈالنا اور دعای سیفی واسطی قتل مومنین
کی پڑہنا اور علم رمل سی خبر غیب کیدینا اور جنلو تسخیر کرنا ہر چند
جانتا ہو کہ یہہ محال ہی اور ذکر خدا مین مانند خرونکی کودنا اور نعری مارنا
اور لوٹنا اور ہای وای اور چرچ مارنا بلکہ ذکر کیون کرنا چاہی کہ

ازدی

ازروی عقیدہ خالص اور خضوع وخشوع سی بعد اوسکی کہ عظمت الٰہی کو جاناہو اوسکو مسکنت اور افتادگیسی یاد کرین یہ یہہ کہ پہلوانی اور فریادسی نہین معلوم کہ مشائخ نی یہہ سلسلہ کسے یاد کیا قبل انکی یہہ طریقہ تہا اور ان لوطیون نی ایسا ذکر اور فکر اور عبادت کہانسی پیدا کی جہاں اس طائفہ کی شیادی اور زراقی اور کیا دہی اور سنا لوسی اور ریاکرتی ہین اور مردم کو فریب دیتی ہین اور کار وکسب سی دست بردار ہوی ہین پیران جاہل انکی کشف وکرامات کا دعوی کرتی ہین کہ اصلا اوسی دینداریسی ربط نہین اور حق وباطل کو ایک دوسریسی جدا نہین کیاہی نہین جانتی کہ ایمان کیاہی اور معرفت اور سلوک اور ورع اور ریاضت کیاہی بلکہ انہون نی تہذیب اخلاق اور تصفیہ باطن صفات ذمیمہ اور دنیہ اور ردیہ سی اور اور مجاہدہ نفس سی نہین کیاہی اور دعوی انکا محض جہل ہے پس انکو چاہی کہ توبہ کرین زیادہ مشکل یہہ ہی کہ بعض انمین سے خبر آسمانی بتاتی ہین اور دعوی کرتی ہین کہ اکثر مشائخ انکی

آسمانپر گئی ہین اور خدا سی باتین کین اور خدا سی صحبت رکھی ہے
ان امو الکا کہنا بہت برا ہی اور اسیطرح یہہ کہنا کہ مینی فلان
شخص کو دعا سی مارا یا قتل کیا منصب یا عزل کیا اوپنی
باطن سی خبر دیتی ہین اور گناہون سی طلب کرنا سی چیز کا
بدون استحقاق خلائق سی اور اپنی کو فقیر بنانا اور باطن مین
غنی ہونا اور خدا کا شکوہ کرنا اور واسطی کا وکسب معیشت
کی نجانا اور رونا اور نالہ کرنا اور کہنا کہ مین کل کیشب بہو کا
سویا اور ہم فقیر ین کچہہ نہین رکہتی اور قدرت کسب پر
رکھتی ہون اور نکیرین اور انسی بدتر وہ لوگ ہین کہ داعیہ
انکو نہین ہوتا کہ حرفت اور پیشہ اور صنعت اختیار کرین
اور اپنی کو عظیم المرتبہ جانتی ہین اور توکل کو اپنی اوپر ظاہر
کرین اور کہین کہ جو خدا چاہیگا کہا ینگی اور یہہ علامت بیدینی
ہی اور جو غیور نہین وہ مرد اور حمیت نہین رکھنا وہ گناہگار
ہی اور گناہون سی حرص ہے ملک و مال جمع کرنی کی اور
مستغلات اور شتر اور گاو اور گوسفند اور روپیہ جمع کرنا

سی

واسطے اونکی کہ بعد اوسکی کہائین اور بدتر اس طائفہ سے وہ
ہین کہ نہ کہائین اور نہ پہنین اور اظہار نعمت خدا نکرین جو وقت
خداوند عالمیان نی نعمت انکو دی ہو اور ایسا اپنیکو ظاہر کرتے
ہین کہ اصلا خدا کوی نعمت اور منت اونپر نہین کہتا اور اسکی
کی راہ سی لباسہای درشت اور خشن پہنتی ہین اور اگر کوی
انسے کہی کہ ایسا کیون کرتی ہو کیون نہین کہاتی پہنتی تو کہتی
ہین کہ ہماری ذی اور حقیقت ایسی نہین ہم اپنی حاسی باہر ہونگے
اور ہماری پاس کوی چیز نہین ہے اور جہوٹ کہتی ہین وہ دشمنان
خدا از راہ خست اور دناءت کی ایسی باتین کرتی ہین اور مومنونکو
اطعام نہین کرتی او مسلمانونکو کہانا نہین دیتی اونکی دولت سے
فقرا و صلحا او خویش او عیال محروم ہین اور گناہونسی بندون
اور ملائکونکا حق نہ دینا اور مزدوری عملہ فعلہ او کارنگرونکی نہ دینا
ہی اور گناہونسی حبس کرنا مال خدا و رسول او امام کا ہے
او حق بندگان خدا کا کہ اوسکی مالمین واجب ہوا ہو اور نہ دینا
خمس اور زکواۃ او فطریکا ہی اور جو کچہہ کہ نذر او عہد

اوپر یمین سی واجب ہوا ہوا اور تصدق کہ اوسپر لازم ہوا او

وفا عہدون او وعدونپر نکرنا اور اعانت محتاجونکی نکرنا اور

سائلونکو کچہہ ندینا اور قرض لیکر پہر ندینا اور گناہونسی اعراض

ہونا ہی بعد ہجرت کی یعنی جو کوی کہ خدمت پیغمبر یا امام کی بادیہ یا قریہ

اور امصار سی آیا او پہر پہر گیا اور خدمت امام مین نہ آیا یا وہ

کہ مدت شہرونمین رہا طلب اور مسائل دین حق مین کوشش نہ کی

اور رہا یا اور دیہا تمین جا کی سکونت اختیار کری اور اونسی معاشرت

کری اور اپنی قوم کی ہدایت نکری یا وہ کہ ایک مدت تک

درس پڑہا ہوا اور دست بردار ہوا اور پہر نہ پڑہی اور اپنی مسائل

ضروری طلب نکری اور شیطان وسوسہ دلائی کہ کب تک

درس پڑہیگا تجہی کچہہ حاصل نہوا اور کچہہ نہ آیا اب دست بردار ہوا و

اور کام کی طلب کر کہ روزی کا طلب کرنا واجب ہے

اور گناہ سی طلب نکرنا معرفت اللہ اور معرفت رسول اللہ

اور امام کا ہی اور جو کچہہ کہ نبی خدا کیطرف سی لائی اور اقرار نکرنا

انبیای سابق کا اور اونکی کتابونکا اور اقرار نکرنا وجود ملائکہ

عظام

عظام کا اور عصمت ملایکہ اور انبیا اور ائمہ ہدی علیہم السلام
کا اور ترک تحصیل مسائل واجبات اصول دین کری یا بدلائل
عقل اور قدری نقل نہ تقلید سی استماع کرنا بدون تحقیق یا یہ کہ
اصول دین مین جد و جہد اور کسب چاہی اور فروع بعض مسائل
کو اوسکی تقلید سی ضبط کری اور تحقیق نکرنا دلائل و مسائل
ضروریکا احوال مبدا و معاد اور حشر اور نشر اور قیامت اور
ثواب و عقاب اور بہشت و دوزخ اور عدل و حکمت سی
اور جو کچھہ کہ متعلق اسباب سی ہو کسیطرح عذر اوسکا قیامت
مین مسموع نہوگا کہ جواب دین کہ ہمکو فرصت نہ تہی یا ایک
کام ہمکو ضروری تہا تحصیل روزی کی کرتی تہی یا دوکان اور
شاگرد دیکرتی تہی سو نچاہی کہ مانند حشرات الارض
کی دنیا مین پہرین کہ عاقبت کہا مین اور سیر کرین اور آخر
مرجائین بہرد ن جاہلیت نعوذ باللہ من الغفلۃ اور
گناہونسی ناامید ہونا رحمت خدا سی ہی اور اپنی گناہونکو
عظیم جاننا اور توبہ نکرنا اور بدتر انسی وہ لوگ ہین کہ خلائق

کو مسبب الاسباب اور قاضی الحاجات اپنا جانین اور اونسی ملتجا
ہون که یہه کہنا که ہمارا کام فلان شخص کرتا ہی یا اوسّی یہہ
کام ہمارا بنی گا اور اگر کوئی مطلب اوس سی نکلا تو اوسکو خدا
سی نجانی اور سب گناہون سی بدتر اور عظیم تر حمیت جاہلیت
اور عصبیت ہی که اغراض باطله دنیویه مین وسکو خرچ کرتی ہین
او خدا کی عاصی اور کافر اور رحمت الہی سی دور ہوتی ہین اور
اسلام اور ایمان سی باہر ہوتی ہین اور دانسته جہنم کو اختیار کرتی ہین
اور وہ تعصب لعنت اللہ وحید کا ہی که ایرانمین ابلیس ملعون
نی ہم پہنچایا ہی او خلق خدا کو اپنا تابع کیا ہی اور یہه اوسکی اجابت
کرتی ہین که اوس اقلیم مین یہه بدعت نہین اور ہر سال اور ہر روز
کتنی ہزار نفس آپس مین قتل ہوتی ہین اور بنیاہو سی اوخبر اوتی
کرتی ہین اور جبر سیه دیتی ہین خصوصاً ایام عاشوره ماه محرم مین باجود
اسکی که اگر ان قاتلون سی پوچہو که لعنت اللہ وحید کون تہے
نہین جانتی که بادشاه چین کے تہی یا کافر یا شیعه یا سنی بلکه باو
پیری اور مریدی کی اونکو دشنام دیتی ہین اونکو دشنام نہین
بلکہ

بلکہ ان بزرگوارونکو کہ جنکی نام بیراد انکا نام ہی معاذ اللہ دشنام اور ناسزا کہتی ہین اور بادشاہ بیچارہ کو کچھہ اسکی فکر نہین کہ اس بدعت کو برطرف کری خداوند عالمیان امیر تیمور کو بہیجی کہ جہان کو لوث جسد پلیدسی ان فاجرونکی پاک کری اور اس فتنہ کو فرو کری اور نام لعنت اللہ اور جدید کا بہانسے برطرف کری محمد و آلہ الامجاد اور گناہونسی غافل ہونا غضب خداوند عالمیانسی ہی اور اصرار کرنا گناہون اور معاصی پر اور مغرور ہونا ائمہ معصومین کی شفاعت پر اور نہ ڈرنا خداسی یا اوسکی کرم غرہ کرنا اور گناہونسی عقوق والدین ہے اگرچہ وہ سب کافر اور ناصبی اور سنی اور ملحد اور بدمذہب ہون اسواسطی کہ رعایت ادب اور حرمت اور تعظیم کی انکی واجب ہی اور اطاعت انکی خداسی بڑہکر ہی کہ اگر کوئی ابتدای آفرینش عالم سی روز قیامت تک ہمیشہ مطیع خدا اور رسول اور قائم اللیل اور صائم النہار والدہر بلکہ بمنزلہ رسول اور پیغمبر کی ہو اور نافرمانی خدا کی کبھی نہ کی ہو

اور والدین اوسکی راضی نہوں البتہ جہنم میں جائیگا اور اقل عاق
ہونا اف کہنا اونکی سونہہ پر ہی چہ جای آنکہ اونکو مارین اور
قتل کرین اور کچہہ اونکو نہ دین اور انکو ضایع کرین اور بیچارہ چہوڑ
دین بوی بہشت پانسو برس کی راہ سی آتی ہی مگر عاق والدینؔ
اور دیوث اوسکو نہ سونگہینگی متمم اوسکا رعایت نکرنا اپنی؛
بزرگون اور پیرونکی خصوصًا چچا اور خال اور برادران حسب خیر
تیری چاہین اور اگر پریشان ہون اور بسبب فقر اور بینوای
کی زنا او معصیت مین پڑین اور تو قادر ہو رعایت اور ادای
نفقہ او کسوت اور فروض پر اونکی تو نزدیک خدا کی گناہگار ہے
اور گناہون سی نفرین کرنا اپنی بادشاہون پر ہی اور دشنام دینا
اور لعنت کرنا حسوفت کہ مومن ہون اور ضابطہ وجوہات
سلطانکا ہونا مانند راہداری او عشاری اور کیالی او
دلالیکی اور وجوہات تمنباکو او مواشی او چراعی اور کلانتری
او احداثی اور دارو غگی وغیرہ محرماتسی او اس سے بدتر ملعون
وہ شخص ہے کہ کوئی بدعت دین یا دنیا مین کری اور

بوم از

چیز کہ نہین تہی اوسکو بہم پہنچای اور خراج اوسپر مقرر کری
او یا واسطی سلطانکی انتفاع حرام سی بہم پہنچاپی اور رعایا
پر کوی چیز قرار دی کہ پہلی سی نہو اور یا زمین موات اور سوات
او معادن او جبال پر کوی چیز زیادہ کری یسا آدمی ملعون
او اہل بدعت سی ہی او گناہونسی رونیکا چلانا اور نجاست
مین اوسکو ڈالنا او آب دہن ڈالنا او اوسپر پانون مارنا اور
نیچی پانونکی ڈالنا او نجاست سے قران لکہنا او اسمای خدا مانند
خون وغیرہ کی کہ اگر از روی استخفافکی کری تو کافر ہو او
اسیطرح احادیث اہلبیت رسالت او علوم دینیہ
او مسائل شرعیہ مین او کتب شیعہ او دعاہای ماثورہ او
اسمای الہی او انبیا او ائمہ علیہم السلام کا بہی یہی حکم ہے
او ایسا ہی ہے پڑہنا اون دعاونکا کہ بطریق مجوس او یہود
او نصاری او بدہ او مناظرہ بند دان ہون او جو کچہہ
کہ مخالفونی دعاین غیر ماثورہ وضع کی ہین او اعتقاد کرنا
سحر او کہانت او علم رمل او نجوم او بدہ او کیمیا او

سیمیا کا اس لیے کہ بعض انمین سے مخصوص ہین اولیاء
اللہ سے اوقات اپنے اوسمین صرف کرنے سے علم اور معرفت
اور اطاعت خدا سے باز رہتا ہے اور اوقات باطل ہوتی ہے اور
اگر اونکا تصدیق کرے تو اون پیغمبرونسے بیزار ہوا جو کہ محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئین ہین قبل اسکے اوسکا اثبات
ہو چکا ہے اور گناہونسے ایسے باتین کرنا کہ آدمی ہوا ہای نفسانے
مین ڈالین جیسے تعریف عورتون اور لڑکونکی کہ ایسے ویسے
ہین اور سننے والا اوسپر مائل ہوا اور سر تراشی کرنا حکام
کا واسطے جورتونکی یعنی سر منڈوانا ہر چند کہ گناہ گار ہوون
اور کدہے پر بٹہانا اور سر ننگے بچاورا دنکو شہر و نمین پہرانا اور
تشہیر کرنا اور طبابت کرنا اوس شخص کو کہ حاذق نہوا اور
حکمت عملی اور عمل کو نجانتا ہوا اور بعوض سنت پیغمبر کے سلام
کرنا مانند قلندرون اور لوطیونکی عشق اللہ کہنا اور مانند
عربونکی یا ہو کہنا اگر ان دونفظونکو سلام سے بدل جائین یا
کہین سام علیک یا سلام نعلیک یا شیاملی یا سلوم یا سراملی او

رو بقبلہ اور پشت بقبلہ جماع کرنا اور پیشاب کرنا اور کنکریان
گہر مین مردم کی پہنکنا اور سوراخ اور کونہونسی زنان
اجنبیہ کو نظر کرنا اور جہانکنا اور مشاہد انبیاء عظام مین حائض
اور نفسا اور جنب اور کافر داخل ہونا اور عمدا حاجتکی بغیر اضطرار
مفرح اور روزہ عمل مین لانا اور جہاد واجب کو نجانا اور
معجونہای مرکبہ کہانا اور وہ مرکبات اور گولیان کہ جسمین حرام
داخل ہوا اور جہوٹ خواب بیانکرنا اور قصہ دروغ بنانا اور
سننا باتین اون لوگونکی کہ وہ راضی نہون کہ کوئی سنی
اور مدح کرنا امیرون اور بزرگونکی واسطی طمع کی اور پاس
اپنی رکہنا سموم قاتلہ اور درندون اور موذیات کا اور خصی
اور مجبوب کرنا مردونکا اور خصی کرنا حیوانات کا اور مردونکا
پہنا لباس عورتونکا اور عورتونکو مردونکا اور زینت کرنا
واسطی اور مردونکی اور نقش کرنا زنکا مونہہ پیر اور زینت
کرنا مساجد اور مصاحف کا طلاسی اور دوستی کرنا
فاعلان اعمال قبیح سی اور جگہہ دینا فاسقون اور قاتلون

اور روزہ دونکو اور کبوتر بازون اور معرکہ گیرون اور مقلدون
اور قوالون کو اپنی منزل اور سرا مین اور فتوی دینا ہر چند
کہ حق ہو اگر لیاقت فتوی دینیکی نرکہتا ہو اور اجرت لینا
تعلیم اور تلقین دین کی اور شرائع اور فتوی اور نماز جمعہ اور
جماعت اور واجبات میت اور نماز میت کی اور حاضر نہونا
مومن کی جنازہ پر بوقت کہ منحصر اوسی پر ہو اور باوجود
قوت اور توانایکی امام زمانکی مدد کو نہ آنا اور بہاگ جانا اوس جنگ
سی کہ امام زمانکی ساتہہ ہو یا نائب امام کی ساتہہ ہو اور
پشت بدشمن ہونا مگر واسطہ کسی کام کو بہی اور معصیت
امام کی کرنا اونکی اقوال اور افعال مین اور امام زمانسی
بہ تندی و بیحیایی و بی ادبی باتین کرنا اور انکار بعض ضروریات
دینکا خواہ اصول اور خواہ فروع اور حب قادر امر معروف
اور نہی از منکر پر ہو اور نکری اور بقیہ قوم لوط سی وہ ہے
کہ پارہ کاغذ کو ہوا مین اوڑانا یعنی تکل اور کنکوا اور کبیان
بازی اور شاطر دوانی اور قلندر ہونا اور واسطی شہر کی
تلوار

تلوار یا کوی اوجہر لگلینا اور تصویر سایہ دار بنانا او بت
ترشنا اور گولی او نرد او رپانسہ اور شطرنج اور گنجفہ
واسطی قمار کی بنانا اور آلات دزدی اور شب روی
اور طراری بنانا اور دارو بیہوشی تیار کرنا اور ظروف
اور اوانی واسطی شراب اور بوزہ کی بنانا و قبرستان
مین جانا اور ہنسنا اور خندہ او قہقہہ کرنا او مجلس علما اور
ساجد او شاہد فسقہ مین اور نزدیک حاضر ہونی جنازہ
کی ہنسنا اور مواضع معین مین بقصد دیکہنی عو توں بالڑکونکی
جانا یا سر راہ انکی بیٹہنا بقصد دیدا و خرو ار مانی مردم سی
لکڑیاں کہینچ لینا او خربوزہ لکڑی او تمام بقولات اور
کشمش او خرما جو اکہانی مردم سی بعنوان متعارف کہ
راہدار وغیرہ چاشنی او کہاتی ہین مگر رضائی صاحب سی
او بقیہ قوم لوط سی مالکا آتشبازی او چراغانین اصراف
کرناہی او اپنی دواب متعلقہ کو دانہ پانی او گہاس نہ دینا
عمداً اگرچہ گربہ ہو یہانتککہ تلف ہوں او شکار بہو مین جانا او

عزلت اختیار کرنا واسطی شہرتکی اور پالنا اور پاس رکھنا
سگ وخوکھا اور بندر کا مگر کوئی ضرورت داعی ہو اور
روغن اور دُھنایت نجس مسلمانونکی ہات بیچنا اور اہل ذمہ کی
ہات بیچنا بدون اطلاع اونکی اور مجالس فسق مین مانند غیبت
اور شراب خواری وغیرہ کی بیٹھنا اور کچھہ کھانا اور فاسقون اور
ظالمون کی ضیافت کرنا اسواسطی کہ اعتبار اپنا بڑہانی لیغیر
اسکی کہ ضرر اونسی عائد ہوا ور اوسمجلس مین بیٹھنا کہ خدا
ورسول اور امام کو دشنام دین اور اوسمجلسمین کہ دروغ
کہین اور سیاحت مانند قلندرونکی کرنا واسطی شہرت کے
اسواسطی کہ اکثر اوقات طہارت نہین کرسکتی اور نمازین اونکی
فوت ہوجاتی ہین ور اپنے نفس پر ستم کرتی ہین اور کفن فروشی
کرنا در عملہ موتہ ہونا اور انتظار مین موت سامانونکی رہنا
اور بعض علمانی زرگری اور بندہ فروشی اور وزرش
کشتیاو کہ واسطی شہرتکی ہو نہ واسطی خدا کی داخل
گناہومین کیاہی اور داغ سوختن یعنی گل کھانا چہلی وغیرہ
ہات

ہات اور سر اور پاؤن پر واسطے عاشقی کی اور بول کرنا
تھا بر مسلمانون مین اور سب میوؤن سے استنجا کرنا اور کھانا مٹیکا مگر
خاک کربلا اور قبر اسکندر ذو القرنین کہ اوسکو گل مختوم کہتی
ہین اور انگوٹہی بائین ہاتہہ مین پہننا کہ اوسمین نام خدا اور ابنیا
اور ائمہ ہدی علیہم السلام اور ملئکہ مقربان اور آیات قرانی ہو
اور اوسی ہاتسے استنجا کرنا اور مومنونکی مونہہ پر آب دہن
ڈالنا اور صورت حیوانات پر چوب اور تازیانہ مارنا اور اونکے
طاقت سے زیادہ بار کرنا اور مارنا حیوانات کا جب تہک
گئی ہون اور راہ نچل سکین اور نعمت ہای الہی کو خوار کرنا اور
پہینکنا مانند نان سوختہ اور میوہ نیم خوردہ کی اور مثل حبار ذکی
مربع یعنی پالتہی مار کی بیٹہنا اور پاؤن پر پاؤن رکہکی بیٹہنا اور
کوئی چیز کہانا اور لباس پہننا زیادہ اپنی زر سی اور لیاقتسی
اور اس زمانیمین حق جاننا مذہب یہود اور مجوس اور نصاری
کو اور حلال جاننا حرام خدا کا اور بر عکس اوسکی اور اراذل اور
سفلہ وہ لوگ ہین کہ خدا سی غافل ہوئی جیسی کوئی خالق

نہین رکہتی اور عملہای ناشایستہ کرتی ہین اور اپنی آرایش کرتی
ہین تا زنان اجنبیہ اونکو دیکہین اور عاشق ہون گویا ہمیشہ
جلتی رہینگی اور کبہی نہ مرینگی ہمیشہ ظرفان او خندان او شادان
اور فحاش اور بدون طہارت کی جنب او نجس پہرتی ہین اور
اور گالیدینی اور گالی سننی سی پروا نہین رکہتی اور قباحت
اسکی نہین سمجہتی اور بندگان خدا اور پیرونکو فریب دیتی ہین
او ہرزہ کاری اور کبوتر پرانی وغیرہ مناہی کی بلا مین اونکو مبتلا
کرتی ہین رات دن ذکر اور فکر اونکا صرف کبوتر اور تعریف
اوسکی اور نقل خاتون قحبہ کی ہے اور کبہی ایسا ہوتا ہی کہ کوئی
انمین سی دو چار یا پانچ برس عمر کو ان فنون مذکورہ مین صرف
کرتا ہی یہانتک کہ کبوتر وغیرہ کی شناخت مین استاد کہلاتا ہی
مگر نماز کر نیمین رغبت نہین اور اگر شاید نماز کی بہی تو ظہر و عصر
کو وقت غروب آفتاب کرتا ہی اور قرارت او قیام اور
رکوع و سجود و تشہد و سلام کو نہین جانتا اور واجبات نماز
اور شکیات اوسکی نہین جانتا اگر اوسکی کوئی کہی کہ ایسی نماز

کسواسطی

کسو واسطی پہرتا ہی تو کہتی ہین خدا قبول کری ملائکہ ہماری نماز درست
کرلینگی اور مجالس اور محافل مین سبقت کرتی ہین اور صدر مجلس مین
بیٹہتی ہین حال آنکہ یہہ مرتبہ نہین کہتی اسلیے کہ کمال انسان بقدر
معرفت وعقل وہمت ہی اور کہاہی کہ شرف المکان بالمکین اور
بسبب تکبر اور نخوت کی کسی پر سلام نہین کرتی اور اگر لاعلاج ہوتی
ہین اور کسیکا سامنا ہوجاتا ہی تو فقط سر اپنا ہلا دیتی ہین اگر
کوئی انپر سلام کرتا ہی تو رد سلام کی عوض کہتی ہین آقا
خدا نگاہ دارد اور ضیافت کرتی نہین فقرا انکی طعام سی محروم
ہین اور کہتی ہین ہماری مانند کون ہی معرفت اللہ انکی صرف
باغ ہی اور مکان اور خانہ اور مستغلات اور طواحین اور زراعت
اور بنانا زرین کا اور زیادہ کرنا ریع کا اور تکلف کرنا گہرونمین
طرح طرح کی نقاشی اور طلاکاری سی اور بنانا تالار و نکا ایسیکی
تعریف نہین کرتی صلاح وتقوی سی مگر وہ کہ تعریف اونکی
دنیا کی رو سی کری کہ وہ سخت مرد ہی اور اس سفر سی اسقدر
روپیہ سود لایا ہی اور مفلس یہان سی گیا تہا اور سو تومان بہم

پہونچای اور چند مرتبہ ہند کو گیا کس قدر درہم و دینار کہتا ہی جو
یہہ جماعت یقین آخرت کا نہین رکہتی سودا اور معاملہ اور اس المال
او خرید و فروخت مین قسمین دروغ اور سوگند ہای موضوع
کہاتی ہین اسواسطی کہ دینار مال مردم سی لین اور اونکو فریب
دیتی ہین جب کہتی ہین بات دی جب اوس بچارہ کی بات
دیا بات اوسکا پکڑکی کہتی ہین بانیجای راستان و پاکان قسم
یا بین شام غریبان قسم مینی اتنیکو مول لیا ہی اور حلال و حرام
اور حرف زر اور غش اور فریب سی پروا نہین کرتی اور
دلال اور کیال کی رفیق ہین مال مردم تہوری مین اصلا مسائل
بیع کو نہین جانتی اور معنی شراکت اور مضاربہ کو بیع مین نہین
جانتی اور جب کوی اتسی کہی کہ ایسی بندگی خدا کیون
کرتی ہو اور طلب مسائل اور فرائض اور واجبات کیون
نہین کرتی کہتی ہین ای فلان تو کیا جانی ہم فرصت نہین
رکہتی اور ہم اپنی شغل سی باز رہین جو تم کہتی ہو طلب اوسکی ہمہ
محال ہے خدا قبول کری یہہ ہمسی ہو سکتا ہی کیا کرین

معمان باز

عیال بار ہین اور طالب روزی بہی واسطے جبتک بہوت
بنولین اور کہین نذین کام ہمارا نہین چلتا یا کہتی ہین کہ خدا اندہ
ہین اور بسیار بخشش ہے لعنت اللہ علی ہذا الاعتقاد کہ اپنی
کسب کے عبادت خدا پر ترجیح دیتے اور اگر مسائل دین اور
اصول و فروع دین انسی پوچہین تو نہین جانتی اور معرفت
اور اعتقاد ائمہ اور حشر اور نشر اور قبر و معاد و قیامت نہین
رکہتی اسواسطی کعبہ کو جاتی ہین کہ حاجی کہلائین اور بدون نماز
پڑہی وقت غروب کی کہیرای ہوی جلدی دوڑی جاتی ہین
کہ قسط اور تنخواہ لائین یا اسواسطی کہ فلان خواجہ کو دیکہین
اگر خویش اور قوم مایان یا باپ اونکی گدائی کرتی ہین تو کچہہ پروا
نہین رکہتی اور جو حاجی یا آقای فلان کہ بڑا مالدار ہو اوسکو
اپنا پیشوا جانتی ہین اور اونکو ضیافتین دیتی ہین ورق نقرہ و طلا اسکے
طعام پر لگاتی ہین اگر کوئی گدا صدا دی تو اوسکو نکال
دیتی ہین اکثر فقرا اور مساکین ہمسایہ مین اونکو بدون طعام شام
سوتی ہین اور یہہ بانواع تکلفات اور طعامہای لذیذہ سوتی

ہین اور اگر دنیا کی باہمین انسی گفتگو کرین تو دم انا ربکم الاعلی
سی مارتی ہین و لڑکون اور امیرون اور بزرگون کو روپیہ
قرض دیتی ہین تاکہ معادن اشنا انکی رہین اور جو کوئی پریشان
ہی پیرا ہین اور بیچانہ ہوا و نکو نہین دیتی جیسی کہ کبھی نہ مرینگی
بلکہ گونگی اور اندہی اور مست اور حیران اور گمراہ ہین اور
فرو تیرین مردم اور نجس ترین آدمیان اور گندہ ترین حیوانات
اور ارزل ترین خلقان ہین ایسائی کہ کمال آدمیکا نجابت اور
بالانشینی اوسکی معرفت اور بندگی خدا ہی اسی پر ناطق ہے
اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰیکُمْ غرض
معصیت بہت ہی جو کچھ احادیث اور اخبار سی اس فقیر کی
نظر مین آیا ہے تخمیناً چار ہزار گناہ کو پہنچتا ہی ان جنید کلمہ
اختصار ہوا غفر اللّٰہ لکم ولنا بحق محمد و آلہ
کہ معفو ہین اور روز قیامت مواخذہ نہین رکھتی بلکہ ثواب
رکھتی ہین وہ دروغ کہنا اور انکار کرنا اور گواہی کا پوشیدہ
کرنا واسطی حفظ مال اور خون اور ناموس مسلمانان کی

موافق شرع ہوا ور حفظ اونکا واجب ہوا و تقیہ کرنا بلاد
کفر مین اگرچہ خدا اور رسول خدا سے پھر جانا اور مٹانا شرایع کا اور
ترک عبادات اور جلانا قرآن کا ہو مگر خون آدمی کہ اوسمین تقیہ
نچاہیے کرنا اگر دیکھے کہ نفس مومن و محترم کو قتل کرتے ہین نہ
چاہیے کہ خود کشتہ ہو مگر کسیکو قتل ہونے دے اور اگر ایسے
شخص کو مارے کہ موافق شرع کے قتل اوسکا واجب ہوا ہو
اور ہات کسیکا اوس تک نہ پہنچی یا وارث اور ولی مقتول کے اوسکے
وکیل کرین یا بدون اذن اونکے قتل کرے مواخذہ نہین یا بغیر
اجازت امام کے جو گناہ کہ قصاص اوسکا امام پر یا نایب امام
پر واجب و لازم ہوا اوسکو وہ خود کرے تو مواخذہ نہوگا
لیکن امام اوسکو تعزیر کریگا اور خطا سے قتل کرنا اور زنا کے
شبہ اسکا بھی یہی حکم ہے اور قتل کرنا ناصبی اور غلات
کا کہ بیضہ اسلام میت ہون بعضے کہتے ہین کہ جب بیا
ہودے اور رنج پہنچانیوالے ہون تو وہ ایسے ہر ہوا ہے
اجر تمین نہین ہان اگر ناصبی مین سنی ہون تو دنیا اور

آخر تمین اوسّی مطالبہ کرینگی اور بعض علمانی حراج کا قتل

کرنا اور مال اونکا لوٹنا جائز جانا ہی اور افطار زن مربّیہ

طفل پر یعنی دودہ پلانیوالی اُنّا کا جائز ہے اور وہ بیمار کہ

طبیب اوسکو افطار کا حکم دی اگرچہ طبیب کافر ہو اور

وہ شخص کہ خوف ہلاک اوسکا ہو بہوک اور پیاس سے

زور سی ہو یا رو زیسی نہو اور افطار طعام یا خمیر سیکری تو ہوا

اوسکا نہین ہے اور اسیطرح طبیب کی کہنی سی روزہ ماہ

مبارک رمضان مین جماع کرنا اور کہانا خون و میتہ اور خوک کا

حالت اضطرار مین اور اگر حاکم ظالم مال یتیم کا یا موتیکا یا مال

کسیسی طلب کری اور یا کوئی ظالم چاہی کہ کسی نفس محترم

کو قتل کری یا کسی مومن کو قید و حبس اور بند کری اور

کوئی اوس حاکم یا ظالم کو قتل کری تو اس قسم کا مواخذہ قیامت

مین نہین اور اگر کوئی کسیکو غارتگری اور لوٹی راتکو اور

پہر دنکو اوسکی گہر مین آئی واسطی دزدیکی یا کسی اور کام

کی اور یا سر راہ اوسکی آئی خواہ راتکو خواہ دنکو اور خو

بیابانین

بنا بر این بعنوان دزد یکی یا بقصد قتل اوس مرد کی اسکی جماعت
کو اگر مارے اور قتل کرے خون ہدر ہے اور مواخذہ نہین اور
جو کوئی کسی مرد کو اپنی جورو کی ساتھہ ایک جگہہ مین سوتا دیکھے
اور دونو کو قتل کرے تو نزدیک خدا کی مواخذہ نہین ہے
لیکن حاکم اوس بات کو نہ سنے گا جبتک کہ شاہد نگذرانے اور قسم
بہی کہا سکتا ہے اور اسیطرح قحط غالب اور اگر یہ نہین الکر طعام
کسیکا چرائے واسطی اپنی قوت لا یموت کی یا اپنی عیال کے
بشرطیکہ صاحب طعام گرسنگی سے مرے تو مواخذہ نہین
اور ملازمت کرنے حکام جابر کی تقیۃً اور اعانت ظالمونکے
اور راہ نمائی دزدونکی ہرگاہ جانے کہ سبب قتل کی جائینگی
اگر باعث قتل کسی محترم کا نہو مواخذہ نہین اور واسطے حفظ
ناموس اور خون اور مال اپنیکے اور سب مومنونکی اگر مرتکب
کسی قبائح کا ہو جائز ہے اور جس عمل کو امور واجبی
اور سنتی سے کہ بطریق مخالفونکی عمل مین لائے بلاد تقیہ
مین اوسمین بہی کچھہ حرج نہین ہے لیکن وہ گناہ کہ ہرگز آمرزیدہ

نہین ہوتی نہ تفضل خدا اور نہ شفاعت ہی کسی شفاعت کرنی
والیکی اور امید نجاتکی اونمین نہین وہ یہہ ہین کہ کوئی آدمی کفر
اور شرک ونفاق اور شک وریب اور غنا وخدا اور انبیا
اور آئمہ علیہم السلام مین مرجائی اور بدعت اور اختراع کرنا دین
مین اور احداث مذہب تازہ کا اور فتویٰ ناحق دین خدا مین
دینا اور منکر ہونا ایک مسئلہ کا یا ایک نوع اوامر اور نواہیکا اور
کسی چیز کا ضروریات اصول وفروع سی اور حلال وحرام کا
انکار کرنا اور جو کوئی انبیا اور اوصیا اور ائمہ ہدا اور ملئکہ
مقربین علیہم السلام کو دشنام دی اور لعنت کری یا افترا
اور دروغ باندھی اور تہمت کری یا انکو معصوم نجانی اور
یا انبیا اور اوصیا اور ائمہ علیہم السلام کی جو عدد مشہور ہین
کمتر جانی یا انمین سی ایک کا منکر ہوا ور یا قتل ایکا ائمہ
معصومین یا انبیا سی اختیار کیا ہوا ور یا رفیق اور شریک اور
راضی اور باعث اور معاون انکی قتل مین ہوا ور یا امر انکی
قتل کا کیا ہو یا حلال جانی اسرا اور نہب اور غارت انکے

امول

اموال اور اولاد اور زنان انبیا اور رسول اور ائمہ ہدی کا اور یا
متہم کیا ہو ان کو مقربان بارگاہ احدیت اور حجج اللہ سے خطا
اور معصیت اور ذات اور کفر اور نفاق اور فسق و فجور اور
مرید دنیا اور مال کا اور ان نفوس سے کہ مذکور ہوئی بعضی تو یہ
آمرزیدہ ہوتی ہیں اور اس اعتقاد پر مرنہ گیا ہو اور یا مومنونکو
بتعصب دین و مذہب سے قتل کری مانند سنیون اور کافرونکے
کہ شیعونکو قتل کرتی ہین اور مال اونکا غارت کرتی ہین
بعلت ایمان اور زن و فرزند اونکی اسیر کری اور زنا کرے
اور ہمی یا بندہ اور مملوک اپنا کری یا امام زمان پر خروج
یا امام زمانکی مدد نکری اپنی جان و مال سے مانند اہل کوفہ
و شام کی کربلا مین اور جس عصر مین کہ ایک بہی امہ
معصومین علیہم السلام سے ہو اور یا استہزا حتا و رسول
او رائمہ پر کری اور اطاعت امہ کی نہ کی ہو امر معروف
و نہی از منکر سے اور فرایض اور نوافل اور مسائل سے
اور یا خدا کو جسم اور جواہر اور عرض اور جہت اور مکانین

جانی اور خدا کو حاضر و ناظر اور مطلع نجانی اور یا تشبیہ اور جسم
اور عجز و نقص و حلول و اتحاد کو اوسپر روا رکہی اور اسکو قادر
اور مختار نجانی اور فاعل موجب و مضطر جانی اور جبر کی نسبت
خدا کیطرف دی اور جو کچہہ کہ جناب اقدس پر اوسکی روا نہیں ہے
اوسکو جایز جانی یا بیت فاطمہ صلواۃ اللہ علیہا کر ری یا اونکو
بدی تہمت کری یا بایہ ہر ایک کو زنا ابنیا سے کہ تہمت زنا کرے
یا دشنام اونکو دی مگر عایشہ اور حفصیہ اور ہندہ اور ام الحکم کہ
اونکو لعنت کرنا چاہی نہ اور کوئی چیز یا حدیثیں دروغ انبیا
اور اولیا کی زبان سی نقل کری یا قیاس و رای اور اجتہاد
اور استحسان سی فتوی دی یا ان حقوق کو باجماع بدون دخول
معصوم جایز جانی اور برخلاف ما انزل اللہ حکم کری
اور فتوی دی یا دعوی نبوت یا امامت کا کری اور یا اپنا
خطاب امیر المومنین رکہی یا وہ کہ غیر دین اسلام کو حق جانی
اسطورسی کہ انکار صانع کا کری اور طبیعت اور دہر اور
عناصر اور کواکب کا فائل ہو بدون تاثیر صانع کی یا وہ
عالم کو

عالم کو قدیم جانی یا خدا کو ظالم جانی اور عاقل نجانی اور علم خدا کو علت کفر اور شرک کا جانی یا وہ کہ امیر المومنین علی علیہ السلام بعد رسول خدا کی صلی اللہ علیہ و آلہ بلا فاصلہ خلیفہ اور جانشین نجانی اور گیارہ اماموں کو بعد انکی خلیفہ اور جانشین نجانی اور یا وہ کہ وجود حضرت صاحب علیہ السلام کا اور زندہ ہونا اور درازی حیات اور طول غیبت کا قائل نہو یا وہ کہ ائمہ معصومین علیہ السلام کو خدا جانی اور حلول و اتحاد خدا کو انمین جائز جانی اور حرام خدا کو حلال اور حرام کو حلال یا لعنت کری اور دشنام دی صالحان صحابہ کو مثل سلمان اور مقداد اور ابوذر اور عمار اور حذیفہ اور محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہم اور یا اعتقاد امامت ثلثہ اور یزید اور معاویہ یا بنی امیہ اور خلفای بنی عباسیہ علیہم اللعنۃ کا رکھتا ہو یا اصحاب اور اعوان اور انصار اور دوستونکو انکی خوب اور مومن جانی یا ان ملاعین کے مذہب کو حق جانی اور اسی اعتقاد پر مرجای اور ایسا ہی حال ہے اوس شخص کا

که اسلام مین پیدا ہوا اور مرتد ہو جاوی مگر بعضون نی کہا ہی
که بعد توبه کی امید خلاصی کی ویسی مین ہے اور مرتد ملی بعد توبه
کی آمرزیده نہین ہوتا اور اسی قبیل سی ہے جو کوی کعبه مین
جنگ کری اور شمشیر کہینچی اور خونریزی کری یا وہ که کعبه اور
بیت المقدس یا قبور انبیا اور ائمه علیہم السلام کو خراب یا جلاوی
اور اس حکم مین مدینه مشرفه داخل ہے یا مصحف کو جلاوی یا
باستخفاف قاذورات اور نجاسات مین اوسکو ڈالی یا پنچی
پاونکی ڈالی اور لات ماری استخفافًا اور حدیثین انبیا اور
اوصیا اور ائمه کی تمام اس حکم مین داخل ہین یا فضلات اور
نجاسات کو کعبه اور قبور انبیا اور مشاہد مشرفه مین گراوی
استخفافًا یا انہین مشاہد و حرم مین بول و غائط کری استخفافًا
اور اسی حکم مین داخل ہے ولد الزنا اور سنی اور وہ شیعه
جو غیر امامی مذہب ہی غلات اور خوارج اور نواصب
و مشبہه مجسمه و زیدیه اور اسماعیلیه و تناسخیه اور
جو فرقی که مسلمانونسی ہون وہ سب سلک خلود اید

مین داخل

داخل مین اور حلال جاننی والا سحر و کہانت کا اور تصدیق
غیب گو یونکی بہی اسیمین داخل ہے اور بدعت کرنیوالی
دنیا مین یعنی جو چیز کہ قبل اوسکی نہو اور اختراع کری کہ مسلمانونکو
اور اونکی مال کو ضرر پہونچای اسی حکم مین شریک ہے
مثل اسکی کہ کسی گروہ کی معدن اور ملک پر ٹیکہ قرار دی کہ سلب
یا کسر یا ضرر منفعت عایا ہو لیکن کافر عادل اور سخی جہنم مین
معذب نہونگی بلکہ خداوند عالمیان اپنی نعمت سی انپر تفضل
کریگا اور اکل و شرب اور راحت نعمت اونکو عطا کریگا مثل
نوشیروان اور حاتم طائی کی لیکن مستضعفین پس احادیث
انکی باب مین بہت ہین کام انکا خدا سی ہوگا اور بعضی کہتی ہین
کہ انکو اعراف مین لیجائینگے مگر اولاد کفار اہل بہشت کی خادم
ہونگی اور بروایت کلینی رضی اللہ عنہ اپنی باپکی ساتہہ جہنم
مین ہونگی لیکن معذب نہونگی خداوند عالم تمام مومنین اور
مومنات کو باتوبہ خالص اور ہدایت اور ایمان دنیا سے
باہر لیجائی اور بخشی سبکو خصوصا اس روسیاہ گناہگار شرمسار

گمنام کو اوسوداور اوسکو اوس رسالہ کی جامع کو بحق
محمد وآلہ الامجاد کہ شفیعان روز جزا ہین فہرست
دوسری بیان مذہب مبتدعہ جبریہ مین اس است ہی
چاہی کہ اوسکو سنین جاہین مبادا البسبب کسی اعتقاد کے
اونین سی ارزدی غفلت کی قائل ہون یا اوسپر عمل کرین
جان تو کہ اس طائفہ کو اشاعرہ او صفاتیہ بہی کہتی ہین او
عمدہ طائفہ طاغیہ مجبرہ اہل سنت علیہم اللعنہ ہی اور واضع
اس مذہب کا اول ابو الحسن بن اسمعیل الاشعری ہے
کہ نسبت اوسکی منتہی ہوتی ہے طرف ابوموسی ملعون کی کہ
نفاق اوسکا کفر سی ابلیس کے بہی مشہور تر ہی اور عمدہ
اشاعرہ تین فرقے ہین اول اصحاب ابو الحسن اشعری
ہین اور یہہ ابو الحسن شاگرد محمد بن عبد الوہاب جبائی کا ہے
کہ معتزلہ بصرہ سی تہا اور مذہب اعتزال کا رکہتا ہے
ایکدن اپنی استاد جبائی سی کہا کہ کیا کہتا ہی تو اس
مسئلہ مین کہ تین بہائی تہی ایک نی عمر اپنی طاعت

جزاین

خدا مین صرف کی اور ایک نی معصیت مین اور برادر طفلی مین
مرگیا جبائی نی کہا کہ وہ برادر مطیع بہشت مین جائیگا اور
عاصی جہنم مین اور وہ طفل اوسکو نہ ثواب ہی نہ عقاب اشعری
نی کہا کہ اگر وہ برادر صغیر خداوند عزوجل سی پوچھی کہ یار
خدایا اگر تو مجکو زندہ رکہتا تو مین بہی مانند برادر مطیع اپنی نا
اعمال صالح کرتا اور بہشت مین جاتا جیسا کہ وہ بہائی میرا
گیا جبائی نی کہا کہ اس صورت مین خدای عزوجل اوسکی جواب مین
فرمائیگا کہ تو نی یہہ کیونکر جانا کہ اگر تو زندہ رہتا تو اعمال
صالحہ کرتا مین تجسی بہتر جانتا ہون اگر تو جیتا رہتا تو مہر آیینہ
فاسق اور فاجر ہوتا تو اور جہنم مین جاتا اور مینی صلاح تیری
اسی مین دیکہی کہ طفلی مین تجکو مارا تا کہ یہہ گناہ تجسی صادر نہون
پس ابوالحسن نے جب جواب اپنی اوستاد کا سنا کہا کہ پس اس
حال مین برادر دوسرا اوسکا کہ عاصی تہا اگر کہی کہ ای پروردگار
میری تو نی کسواسطی مجکو طفلی مین نمارا کہ یہہ گناہ مجسی سرزد
نہوتی اور مستحق عذاب کا نہوتا جیسا کہ میری برادر کوچک کو مارا

تو فی جب اشعری نی سنکر یہان ہونچا یا جبائی عاجز ہوا
اوجواب اوسکا نہ لیسکا بعد اوسکی اشعری نی ترک مذہب
معتزلہ کیا اور اپنی اوستاد سی جدا ہوکی کہا کہ خدای
تعالی پر اصلح واجب نہین ہے اور کوئی چیز لازم نہین
یہان تک کہ جایز ہی خدا پر اگر مومن عمر اپنی صرف طاعت
خدا کری اور عبادت مین بسر کرے اور اوسسی کوی گناہ صادر
نہوا وسکو بہشت مین نہ لیجای بلکہ دوزخ مین رکھی اور
کافر کہ تمام عمر کفر مین بسر کری اور اوسسی کوی عمل
صالح ظہور مین نہ آیا ہو خدا پر واجب نہین ہے کہ اوسکو
دوزخ مین بہیجی بلکہ جایز ہے کہ کافر کو بہشت عدن مین
داخل کری اور کہی هَذَا فِي الْجَنَّةِ وَذَاكَ فِي
النَّارِ وَلَا اُبَالِي یعنی یہہ کافری اسکو بہشت
عدن مین جگہہ دی ہیتی اور اس صالح مومن کو آتش دوزخ مین
اور مجکو خوف اور بیم و باک نہین اور پرواہ ان دو کا
سی نہین اول وہ کہ اشاعرہ صفات ثبوتیہ عز
دو علم

کو علم و قدرت اور حیات وغیرہ سے زائد اور خارج
ذات سے جانتے ہیں اور قدیم سمجھتے ہیں اور حسن و قبح
اشیا کا انکے نزدیک شرعی ہے نہ عقلی اور کہتے ہیں کہ خدا
تعالیٰ نے شر کو پیدا کیا اور خیر کو پیدا کیا اور راضی شر کا ہے
اور بندونکی طبیعت میں مخمر کر دیا ہے اور کہتے ہیں لوح محفوظ عالم
صغیر نطفہ ہے اسواسطے کہ جو چیز کہ آدمی سے پیدا ہوتی ہے
وہ عمل اوسکی نطفہ میں ہے مانند سعادت او شقاوت اور
دیانت او خیانت اور بزرگی اور حماقت اور بخل اور سخاوت
او ہمت عالی او خساست اور درویشی اور تونگری اور کفر
اور ایمان اور طاعت اور معصیت وغیرہ کی اور اسی وجہ سے
دفع اوسکا ممکن نہین اور آدمی اوسمین مجبور ہے پس جو کوئی
کہ سعید ہے وہ سعادت شکم مادر سے لایا ہے اور جو
کوئی شقی ہے وہ بدستور اور ان علتونکو حق تعالیٰ نے
پیدا کیا ہے اور اونہین علتون اور آلتونسے جو چاہتے ہین ا
کرتے ہین اس طور پر کہ قدرت اور طاقت اوسکی ترک

مجبور ہے

کی نہین رکہتی اور کیا ہوا آئندہ کا گرو خدا ہی اور اوسی چیز سے
کہ اوسمین سرشتہ ہی چاہتا ہی اسلیٔی کہ خالق فعل طینیت
مین وہی ہی اور کہتی ہین ایمان عبارت ہی تصدیق القلب
اور جو چیز کہ پیغمبر ہماری لای ہماری پاس مجملاً اور مفصلاً اور
اقرار لسان کو اوسمین دخل نہین ہے اور کہتی ہین کہ
کلام حق تعالی بلکہ معنی قدیم اور قایم بذات مع صفات ثبوتیہ
زاید سب قدیم ہین جیسا کہ زاید ہین بندونکی ذات پر اور فرق
وہ ہی کہ جو بندونمین پایا گیا ہی حادث ہی اور ذات مقدس
الہی مین قدیم پس کہتی ہین کہ خدای تعالی عزوجل متکلم
اوس کلام سی ہے کہ خارج اوسکی ذاتسی ہے اور اوسی الله
سی کلام کرتا ہی اور قادر اوس قدرتسی ہے کہ ایک
الله اوسی جدا ہی اور عالم اوس علم سی ہی کہ اوسکی
ذاتسی خارج ہے اور اوس حیاتسی حی ہے کہ اوسکی ذاتکی
غیر ہے اور مرید اور کارہ ہی اوس ہے اوس ارادی اور کراہت
سی کہ خارج ہین اوسکی ذاتسی اور دلیل انکی یہہ ہی کہ فا

اسم فاعل

اسم فاعل ہے اور قدرت سے مشتق ہی اور عالم علم سے
مشتق ہی اسیطرح آخر تک اور کہتے ہین کہ جب
ہم نظر کرتی ہین بندگان خدا مین تو دریافت ہوتا ہے
کہ قادر کے معنی بندونمین وہ شخص ہے کہ قدرت قائم اوسکے
ذات سے ہے اور یہہ صفات عارضی خارجی ہین اس جگہہ سے
بہی جانا ہمنے کہ خدای عز وجل بہی ایسا ہی ہے اپنے
بندونکی قیاس پر اس قرار دینے سے لازم آیا کہ جو صفات
ثبوتیہ خدا کی آٹہہ ہین پس قائل ہوی ہین وجود ہشت
قدیم کی اور بعضی نو صفت کی قائل ہین اور انکی اعتقاد
سے تعدد قدما کا لازم آتا ہی اور وہ تعدد قدما کو جایز
جانتی ہین اور اس است کا قاضی مجوسان ناصر الدین بیضاوی
کہ سرامد علمای اہل سنت ہی اپنی تفسیر مین کہتا ہے
کہ تعجب کرتا ہومین کہ نصاری ایک ذات اور دو نفس
مستقل کے کہ عیسی اور مریم ہین خارج مین قائل ہین
اور جہنم مین جائین گے اور ہم اہل سنت وجماعت ایک ذات

اور اٹھہ قدیم کی قائل ہین اور بہشت مین جائین گے بہین تفاوت
رہ از کجا ست تا بکجا واللہ اوس ملعون نی دروغ کہا وہ بہی
جہنم مین ہمراہ نصاری کی ہمراہ اپنی معتقدونکی جائیگا جو فلاسفہ
عقول عشرہ کی قائل ہین انہون نی یہہ مذہب انہین سے
حاصل کیا ہی اور عدل کہ از جملہ اصول دین سے ہے
قائل نہین بلکہ کہتی ہین کہ افعال قبیحہ مانند ظلم اور محال اور
تکلیف مالایطاق خدای عزوجل سے صادر ہوتی ہین کہ
اپنی بندونکی نسبتین کری ولیکن جناب تقدس الہی سی
قبیح نہین ہے اور اصول دین انکی نزدیک تین چیزین
مبدء توحید آٹھہ قدیم اور نبوت اور معاد اور بہی بعضی
تناسخہ اہل سنت سی معاد کی قائل نہین ہین اور اعادہ
معدوم کو محال جانتی ہین عقلا اور کہتی ہین کہ خداوند
عالمیان نی روز ازل مین جو تقدیر کردیا ہی وہی ہوتا ہی
اور جو کچھہ کہ پیشانیین بندونکی لکھدیا اور انکی آب وگل مین
سرشتہ کیا وہی ہوتا ہی اور اہل تصوف انمین سے

ہین د

ہین کہ علم خدا اور قضای خدا حکم اوسکا ہی اور جو لکہا لوح
محفوظ مین لکہا ہی وہ قضای خدا ہی اور جو پہہ کہ عالم سفلے
مین ظاہر ہوتا ہی قدر خدا ہی اور حکم اوسکا قضا و قدر مین
ممکن نہین اور تقلیل آئین سے کہتے ہین کہ رد قضا کا ممکن
لیکن رد قدرت ممکن ہے اور بعضی کہتے ہین رد کل کا ممکن
نہین لیکن رد بعض کا ممکن ہے اور رد بس بعض کا کہ ممکن
ہی عقل سے ہی اور بعضی کہتے ہین دعا و صدقہ سے ہی
اور بعضی کہتے ہین کہ رد قدر ممکن ہے اسلئی کہ ہر ہر سے
میسر ہوتا ہی اور لوح محفوظ مین سرما یا گرما لکہا ہی عالم سفلے
مین رد گرما کا سرما سی ہوتا ہی اور سرما کا گرما سی اور رد
ملکر کا ملک سی اور لشکر کا لشکر سی اور آتش کا آب سی میسر
ہی اور کہتے ہین جب فقر یا مرض یا قوت یا نجات مقدر
ہوئی تو اوسکو تونگری اور شفا نہین دیا تا اور دفع بلا
نہین کرسکتا اور اگر کوئی عمل سی چیز کا یا کوئی کار
ثواب یا تصدق کری رفع اوس چیز کا کہ لکہا ہی نہین ہوتا

اور فائدہ نہین دیتا بلکہ اگر کافر چاہی کہ کفر نسی پہرے
نہین پہر سکتا یہہ تمام کفر اور زندقہ اور افترا ہی خدا پر اسلئے
کہ ارسال رسل اور انزال کتب باطل ہوا جاتا ہی اور اثر
دعا کا اور فائدہ صدقہ کا اور خوبی عمل خیر کی اور توبہ اور
استغفار کچہہ نفع نہین دیتا شاید خداوند عالمیان اپنی
بندونسی استہزا کرتا ہی ایک باتو رسول بہیجتا ہی کہ اوسکا
ایمان لاو اور کفر نسی پہرو حالانکہ کفر کو کافرمین خود
پیدا کیا اور اوسکی غیر کفر کوئی اور چیز نہین چاہتا اور
کہین امر واسطی تصدق کی فرماتا ہی اور کہتا ہی کہ صدقہ
بلاہای مبرم کو دفع کرتا ہی اور جب تصدق کری تو کچہہ
نفع اوسکی عاید نہوا اور پہر وہی ضرر واقع ہو جو کوئی صاحب
عقل ورای متین ہے ہرگز اس بات کو قبول نکریگا بلکہ
اللہ تعالی ہر روز ایک کام مین مشغول ہی اور ہر ساعت
ایک خلق تقدیر کرتا ہی اور آیہ کریمہ کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ
فِی شَان اسی پر ناطق ہی اور مارڈالتا ہی اور زندہ کرتا ہے

اور پلاونکو

اور بلاؤنکو بدلی اموال کی دفع کرتاہی اور عمر کو بسبب صلہ
رحم کی زیادہ کرتاہی اور قطع رحم سی کبیرہ ہولفہ کو کم
کرتاہی اور اوسکو افلاس اور ادبار مین ڈالتاہی اور اوسکو
اوسی پیر چہوڑ دیتاہی اور جب عمل بد کیا سلب توفیق
اوسّی کرتاہی اور جب ارادہ عمل خیر کا کیا اسباب
ہدایت کی اوسکی لئی میسّر کرتاہی اور بیمار کو خیرات اور
توبہ اور استغفار اور وصیت سی شفا دیتاہی اور کفار
او فساق کو توبہ و انابت سی بخشتاہی اور فقیر کو غنی
اور بادشاہ کو گدا کرتاہی اور جو کچہہ چاہتاہی کرتاہی اور
اس مضمون پر آیہ وافی ہدایہ یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَ
یَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ شاہد اور گواہ ہی اگر قضائی حتمی اور قدر
لازمی ہو تو ظلم ہو اور عدل نہو اور کافر ہدایت کیون
اختیار کرتاہی اور توفیق ایمان لانیکی کیون پاتاہی جب
اوسّی کفر چاہا ہو تو پہہ اوسکو کب فائدہ دیحال انکہ

بندونکو امر توبہ اور عبادت اور بندگیکا فرمایا ہی کہ انیبوا
الی اللہ اور توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا اور
استغفروہ انہ کان توابا اور یا ایہا الناس
اعبدوا ربکم اور من یطع اللہ والرسول
فقد فاز اور کیا نفع پہونچا ہی بندونکو کارہای خوب
اور نیز آزاد کرنا اور جہاد کرنا انکا اور ثواب باطل ہوا اور
وعدی خدا کی سب دروغ ہوجاوین اور تمام عہدو پیمان
خدا کی اور بہشت اور دوزخ تمام بی اصل ہوگا جب یہ بستی
رشتی چاہی ہو تو نیکی کرنی انکی عبث ہی اور برعکس
اسکی پس نیکی بدیکو باطل نکرسکی اور بدی نیکوا معصیت
الہی کرین کافر ہون پہر مومن ہون اور بہشت مین جاوین
قاتلہم اللہ انی یوفکون خدا لعنت کری اونکو بلعنت
بسیار اور یہہ ملاعین کہتی ہین کہ صانع عالم موجب اور مضطر
ہی مانند آتش کے جلاتی ہین کہ نہ سردی اوسسی متصور ہے

اور نہ

اور نہ جلانی پر قادر اس قرآن سی موافق انکی مذہب خدا تعالی قادر نہین زندہ کرنی اور مار ڈالنی پر اور بندونکی نجات دینی پر اور بیماریونکی شفا اور زمین و آسمانکی فنا اور زندہ کرنا مردونکا اور پیدا کرنا قیامت کا اور نشر ہونا انکا اور کہتی ہین اکثر کاموںکی خداوند عالمیان بدون انکی کوئی فائدہ منظور ہو کرتا ہی اور حکمت اور مصلحت کو اوسمین لحاظ نہین کرتا جواب انکا یہہ ہی کہ یہہ بھی کفر اور افترا خدا پر ہی اسلئی کہ اگر مصلحت اور حکمت اوسکی انسانکی پیدا کرنیمین نہ تھی جب انکو ایجاد کیا کیون امر فرمایا ہی اطاعت اور فرمانبرداری انکا اور پیغمبر اور کتاب بھیجی اوسکی بعد ثواب اونکی طاعت کا عطا کیا شاید اس کلمہ پر آیہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ہی اور خداوند عالم غنی اور بی نیاز ہی کہ محتاج بندونکی عبادت انکا ہوا اور کہتی ہین کہ قرآن قدیم ہی اور کلام باری تعالی کا نفسی وصفی ہی قایم بذات کہ خارج مین اوس الہ سے

اداکرتاہی اورصفت حقیقی ہی مغائر علم اور قدرت اور
ازلی ہی اور ازل مین صفات اور الفاظ سی متصف نہین
جب قرانکو لکہا تو جسم ہی اور جب پڑہا تو عرض ہے
اور یہہ بہی کفر ہے اسواسطیکہ اگر قرانکو نجاست سی لکہا
تو لازم آئی کہ وہ حرف نجاست سی لکہی ہوئی عین ذات
الٰہی ہون استغفر اللہ تعالی اللہ عن ذالک او
ایک فرقہ انسی کہتاہی کہ قرانکو سنگ اور چوب پر نقش
کری تو قران ہی بعد اوسکی کہ سنگ اور چوب ہو اس
قرار سی لازم اتاہی کہ اگر قران کو لکہی اور کہالی جو یہہ
فرقہ کلام کو نفسی جانتی ہین تو خدا یا بعض خدا کو کہایا ہو
اور ایک عالم علمائی اشاعرہ سی کہتاہی کہ رسول نی اصحاب
سی کہاکہ قران مخلوق ہی لیکن اشارہ کیا طرف اوس
چیز کی کہ دلالت کرتا تہاکہ مخلوق ہی یعنی وہ چیز اور قران
ایک ہین اور مفسدہ دوسرا وہ کہ جو وقت قدیم ہو تو چاہی
کہ خلایق ہمیشہ رہین تا خطاب یا ایہا الذین آمنوا
وغیرہ

وغیرہ مخاطباب اور مجاوبات اور امر اور نواہی بہی ضرور
ہون جب اونپر نزول آیہ کا صادق ہو اور یہہ بہی اگر کلام
الٰہی نفسی ہو لازم آوی کہ ذات کی واسطی جسم ہو اور چاہیے کہ
ہمیشہ حق تعالی متکلم اقتران ہو اور یہہ دونو محال ہین ۱۱
بعضی اشاعرہ سے کہتے ہین کلام خدا ایک چیز ونداسی ہی
جواب انکا یہہ ہی کہ اس قرار سے اگر قرآن کو پارہ پارہ کری
تو گویا خدا پارہ پارہ ہوا ہو اور خدا مخلوقات کو ہاتہہ ہو کہ کبہی
اوسکو لکہی اور کبہی حک کری اور کبہی اوسکو محو کرے
یہہ بہی محال ہے اور غفرانیہ کہتے ہین سب اعراض جمع ہون
مانند لون اور طعم اور رائحہ کی تو جسم ہی اور قرآن عرض
ہی جب لکہی تو جسم ہی خواہ سیاہی اور خواہ سرخی
اور سبزی سی پس اس سے بہی لازم آتا ہی کہ خدا متصف
لون اور سیاہی اور سرخی وغیرہ الوان سے ہو
یہہ بہی محال ہے اور کہتے ہین کہ افعال بندونکی فعل
خدا سے متولد ہوتی ہین نہ طبع سے پایا اور دوسری جگہ

فعل سی اور زعفرانیہ کہتی ہین عذاب گور کا محال ہے
اسواسطی کہ اجسام بیروح ہین اور یہہ بہی نزدیک
عقل کے بدیہی ظاہر ہے کہ معلوم باآلام واسقام جسم نہین ہوتا
حال انکا بسا کن صامت ہی اور کہتی ہین کہ افعال بندونکے
کفر اور ایمان اور زنا اور لواطہ اور قتل اور شرک اور
سعادت اور شقاوت سی خدا کی جانب سی ہین اور
ارادہ خدا سی ہوتی ہین خدائی تعالی کو چشم سر سے
اجسام کثیف گندیدہ سی بندی دیکہہ سکتی ہین دنیا
مین پس موافق اس مذہب کی چاہی کہ خدا جسم ہو اور
کہتی ہین کہ اگر کسیکو خدا نی مومن کیا مومن ہے والا غلا
اور نہین ہوسکتا کہ اپنی اختیار سی مومن ہو یہی سبب
ہی کہ اگر اہل سنت سی پوچہو کہ تم مومن ہو تو کہتی ہین
ان شاء اللہ یعنی اگر خدا چاہیگا تو مومن ہونگی مفسدہ اسقولکا
یہہ ہی کہ کیا فائدہ رکہتا ہی کہ خدا نی بندونکو ساتہہ ایمانکے
طلب کیا اور تکلیف اسلام کی کے اگر ایمان نچاہتا تہا
تو کیون

تو کیون فرمایا کہ آمنوا باللہ و برسولہ اور کفار کو خطاب
کے واسطے فرمایا کہ کافر ہوتی ہوا در پہرتی ہو ایمان سی اور کہتی
ہین کہ نصب کرنا امام کا خدا پر واجب نہین بلکہ خلایق پر
واجب ہے کہ اپنی درمیان سی ایک امام تعین کرین اور اختیار
کرین جس کو کہ چاہین اور طریق انکا سمعی ہی نہ عقلی
پس اس قرار سی ابو بکر و عمر قابل امامت کی نہوتے نگر
بلکہ سب سی کمتر ہونگی اسلیے کہ حضرت موسی کلیم اللہ
علیہ السلام باوجود اس جاہ و جلال اور اعتبار اور تقدس
ذاتی ستر نفر کو ساتھ لاکھہ سی چیدہ کرین اور جانب
طور لیجاوین تا کلام الہی اونکو سنوائین اور آخر کو ظاہر ہوا کہ وہ
سب منافق تھی امام کو چاہیے کہ صالح ہو واسطے امت کی اور
نہ مفسد کہا تسی اون ملاعین نے جانا کہ ثلثہ کو انہم اللہ
جو خلیفہ کیا یہہ مصلح ہین پس جب موسی علیہ السلام اونکے
باطن سے اور صلاح و فساد سی اونکی خبر نرکھین صحابی کیونکر
خوبی اونکی جانین بلکہ ظاہر اونکا دیکہا اور اختیار کیا پس مختار

رعیت کا شل رعیت کی ہی اور ابی بکر و عمر و عثمان علیہم العن
رعیت کیجانب سے خلیفہ تہی نہ جانب خدا و رسول سے
او فساد ابو بکر و عمر کا اس امت مین ظاہر ہے کہ کیا کیا تا
ابد خلق کو ضلالت اور ہلاکت مین ڈالا اور کہتی ہین کہ ایمان
کودککا اعتبار نہین رکہتا اور لا الہ الا اللہ کا کہنا فایدہ
نہین دیتا جواب وہ ہی کہ کیون حضرت ابراہیم علیہ السلام وقت
ولادت کی ایمان لائی اور حضرت وجہی کیون کہا اور اون
طفولیت مین کہان سے جانا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر طفولیت
مین انجیل نازل ہوی اور پیغمبر تہی جب ذرکہ بیدا ہوی اور
کسلی حضرت خضر علیہ السلام نی اوس طفل کو قتل کیا
اسلئی کہ اگر کفر وایمان طفل کا اعتبار نہ تہا تو حضرت نی
کیون اوسکو مارا اور حالانکہ وہ مامور تہی خدا کیجانب سے
کہ اوس طفل کو قتل کرین اور کہتی ہین کہ خدا راضی ہے
کہ اوسکو ثالث ثلاثہ کہین اور کہتی ہین کہ انبیا اور اوصیا
علیہم السلام سب نی جہا بجز خطا کی نہ انبیا معصوم

نہ اور و

نہ اور کوئی شخص آدم علیہ السلام عاصی ہوئی اور
شجرہ منہیہ کہا لیا اور ابلیس وہ فضل و علم رکھتا تھا
کہ معلم الملکوت تھا خدا نے چاہا کہ کافر ہوا اوسکو کافر کیا
اسواسطیکہ ادم کو وسوسہ دلائی اور نوح علیہ السلام بعد
طوفان اور ہلاک ہونی قوم کی پشیمان ہوئی اور
کشتگان غریق پر بہت روئی اور نوحہ کیا بہت
نوحہ کرنیسی مسمی بنوح ہوئی اور ابراہیم علیہ السلام
اول میں مشرک تہی آخر کو مومن ہوئی اور موسی علیہ السلام
نی قبطی کو خطاسی مارا اور جسوقت طور پر گئی تو نعلین
اونکی پوست خر مردہ سی تہی اور پاؤنمین پہنی تہی اور
جسوقت کہ طور کیطرف گئی ہارون علیہ السلام نی قوم کو تعلیم
گوسالہ پرستی کی اور کہا جتباب موسی آئین اس گوسالہ
کی پرستش کرو اور داود علیہ السلام نی شراب پی
جبرا تکو طالوت نی شمشیر اونپر ماری اور اپنی بہائی
اوریا کی جورو پر عاشق ہوئی اور اونکو سردار فوج کر لے

واسطی جنگ کی بہجا بہیا ہنگام وہ قتل ہوئی اور اونکی
بیبیکو اپنی جورو بنایا اور یعقوب علیہ السلام نی نان سایل
کو ندی تا کور ہوی اور فراق یوسف علیہ السلام مین مبتلا
ہوی اور یوسف علیہ السلام نی کمر بند اپنی چہپکا چرایا اور
اپنی کمر مین باندہا اور زلیخا سی مہبایی جماع ہوئی اور
پایجامہ اوسکی پاونسی اوتارا اور کار کو بجایی نازک
پہنچایا اور عیسی علیہ السلام نی اسرایل سی کہا کہ مین
پسر خدا ہون مجہی پسر خدا کہو اور یونس علیہ السلام پہلے
نازل ہونی بلا سی بہاگ گئی اور قوم سی باہر نکل
گئی اور ایوب علیہ السلام بلای کرم مین مبتلا ہوئی اور
سلیمان علیہ السلام کی ایک کنیز تہی اوسکو
بہت دوست رکہتی تہی اور وہ اونکی گہر مین بت
پرستی کرتی تہی اوسکو کچہہ نہ کہتی تہی اور استغفر اللہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ اپنی پسر خواندہ زید کی بی بی
زینب پر عاشق ہوئی اور عایشہ ملعونہ اونحضرتکی معشوقہ تہی

اور امیر المومنین

علیہ السلام عبدالرحمن بن عوف کی جورو پر عاشق تہی اور تعشق
کرتی تہی لعنت اللہ علی ہذا الاعتقاد اور کہتی ہین کہ ابو بکر و عمر
و عثمان خلفای راشدین ہین اور معویہ اور بنی امیہ اور
سلاطین بنے عباس خلفای قائمین ہین کہ دین انسی قائم
ہوا لعنۃ اللہ علیہم اور کہتی ہین لعنت شیطان اور کافر پیر
جائز نہین اور کہتی ہین کہ یزید ملعون مومن عدل تہا اور قاضی
عیاض مالکی معتزلہ یزید ملعونکو داخل دوازدہ امام جانتا ہی
جو اہل سنت علیہم اللعنۃ اعتقاد رکہتی ہین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ نی فرمایا کہ بعد میری بارہ خلیفہ ہونگی قریشسی و صحاح
ستہ مین انکی یہہ سب حدیثین لکہین ہین اور جب شیعہ
انکو الزام دیتی ہین تو قائل ہوکی کہتی ہین کہ یہی دوازدہ امام
ہین کہ پیغمبر نے فرمایا اور انکی فضیلت کی قائل ہین مگر از
راہ عناد انکار کرتی ہین ابن حجر ناصبی ملعون کہ انکی متاخرین
علماسے ہی وہ یزید ملعونکو دوازدہ امام کی شمار سی خارج
جانتا ہی عبداللہ بن زبیر کو داخل کرتا ہی اور طعنہ قاضی پر مارتا ہے

اور بعض اہل سنت نی عبداللہ زبیر کو نکالدیا اور عمر بن ؛؛
عبدالعزیز کو داخل کیاہی اور کہتی ہین کہ امام زمان ہر عصر
مین بادشاہان وقت ہین اور بعضی تمیز آنکو امام جانتی ہین اور
کہتی ہین وجود شیطان کا خیر محض ہے اور ملک نقارہ کا
اعتقاد رکھتی ہین اسطرحسی کہ اگر کوئی ہندوستان مین جورو
کری اور خود ایران مین ہو اور ایک رات اوسی سبب باعث
ہو ابد اسکی سفر کو جاوی جب آوی تو دیکھی کہ اوس زنکی
کئی فرزند ہین باوجودیکہ اوسکو آنکہ سی نہین دیکھا اور
جو زن کہ ایک رات اوسکی پاس سویا وہ بہی صاحب ؛؛
فرزندان ہو وہ سب فرزند اوسی مرد کی ہین اور اوسی
میراث لینگی اسواسطی کہ وقت خوابکی ملائکہ نی آب پشت
اوسکا لاکی رحم مین اس زنکی گرایا کہ وہ آبستن ہوے
اور کہتی ہین کہ ایمانمین عمل بارکان ضرور نہین جو قائل ہو
کہ صلواۃ شارع سی متلقی ہوئی ہی ہرچند نماز نکری ؛؛
اوسکو ضرور نہین اور کہتی ہین منافق مومن واقعی ہی اور اگر

یہود و نصاری اور ہر ایک اہل کفر سے بعلی الرسم کلمہ
کہین تا تحریف سے شہادتین کو اظہار کرین اور یا انکو مجبور
کرین مومن اور اہل بہشت سے ہین اور قیاس اور رای اور
استحسان عقلی اور اجماع بدون دخول معصوم مذہب مین
انکی جائز ہے اور لطف حق تعالی کو نسبت مین بندونکی جائز
نہین ~~کہتی ہین~~ رکہتی اور کہتی ہین حق تعالی تکلیف
مالایطاق اپنی بندونکو کرتا ہی اور کہتی ہین کہ جو خدا چاہتا ہے
وہ نہین ہوتا بلکہ جو کچھہ شیطان چاہتا ہی وہ ہوتا ہی اور ہر
ایک بندیکی طینت مین افعال اوسکو مخلوق ہوئی ہین ۔
اور بعضی انمین سے کہتی ہین کہ حق تعالی نی ایک چیز پیدا
کی اور اوسکا رحمان نام رکھا پس عرش کو پیدا کیا اور کہا
الرحمن علی العرش استوی اور احمد حنبل فی استوا کی تفسیر استقر
سے کی ہے اور وہ ساتھہ رحمانکی مخلوق تہا اور کہتی ہین
کہ خدا کو وصف نچاہی کرنا کہ شی ہی اور نچاہی کہنا کہ
عالم اور حی اور سمیع اور بصیر ہے اور موجود بحول وقوت

بھی صفت نچاہی کرنا اور خداکو وصف اون اسماسی نچاہی
کہ قرانمین آئی ہین اسواسطی کہ بعضی اون اسما اور صفاتسے
مشترک آئی ہین کہ لازم آتاہی کہ مخلوق کو خالق اور رازق
اور اللہ کہین اور کہتی ہین خدا عالم ہے بعلم محدث اور اوسمین
عالم نہین اور اہل بہشت جب بہشت مین اور اہل دوزخ
دوزخمین جاوینگی اوسوقت بہشت اور دوزخ اور تمام
مخلوقات نیست ہونگی اور بجز خدای تعالی کی کوئی نرہیگا
اور کہتی ہین خلق کو کچھہ قدرت فعل مین نہین اور دلیل اسپر
وہ ہی کہ یہہ سبت ملجا اور مضطر ہین اپنی افعال مین جیسا
کہ درخت مضطر ہوتاہی حرکت بادسی جب وہ اوسکو
ہلاہی اور کوہ مضطرب ہی اپنی ثبات مین اور اضافت فعل
کی بندونکیطرف مجازہی نہ حقیقت جیسطرحسی کہ آدمی
بولتی ہین کہ درخت ہلتاہی ولیکن ہوا اوسکو ہلاتی ہی
اور آب روان بہتاہی اور دریا ایستادہ ہی اور انکا
اسمین کچھہ فعل نہین اور حیوان بہی اسیطرح ہین

اور جزا

اور خدا کچھہ نہین کرسکتا اور کہتی ہین خدا معلوم خالق نہین
اسواسطی کہ جو چیز معلوم خلق ہے وہ دیدنی ہے بچاہی کہ کوئی
کہی اللہ یا رب خدا میرا ہی یا خالق میرا ہی اسلیے کہ
خالق کو دیکھہ نہین سکتی اور جس چیز کو دیکھہ نسکین اوسے
خبر دینا محال اور بچاہی اوسپر حکم کرنا اور کہتی ہین کہ قدرت
اور مقدور اور عالم اور معلوم اور عاشق اور معشوق ایک
ہی خضر بن عمر اور قوم اوسکی کہتی ہین جو کچھہ خدا نی پیدا
کیا آسمان اور زمین مین ملائکہ اور انسان اور جن
اور حیوان سی اور جو چیز کہ حیات رکہتی ہے سب ایک
ہین اگر مری یا زندہ ہو اور جماع کری اور کہاے پیے اور
فحش اور ظلم کری کافر ہو یا فحاش لیکن خدا اوسے
بیزار ہو اور اوسکو دشمن رکہی اور بعضی ان ملاعین
سی کہتی ہین کہ خدا مرکب ہی لون اور طعم اور رایحہ
اور حرارت برودت یبوست رطوبت سی اور کہتی ہین
فاعل کبیرہ کا اگر مومن ہی تو وہ گناہ اوسکی ایمان کو

ضرنہین پہنچاتا اور اہل بہشت سی ہی گناہ اوسکی آمرزیدہ
ہوتی ہین اور اہل توحید کو خدا عذاب نکریگا اور خدانے
نیدسی اسلام چاہا ہی جسقدر اسلام مین قبایح کرے
اوریا اگر کافر الکفر ہوا اور امید کرم الٰہی سی رکھتا ہو تو
بخشا جاتا ہی اور کہتی ہین شیطان مشرک نہ تہا اہل توحید
سی تہا جب اُسکبار کیا کبیرہ کیا اور صاحب کبیرہ بحسب
ایمان رستگار ہے اور اسی قیاس پر حال یزید ملعون وغیرہ
ظالمونکا ہی اور کہتی ہین گناہ کافر کو ضرر پہنچاتا ہی نہ مومن
کو اور کہتی ہین قبایح مختلف بحسب فاعل اگر خدا کرے
خوب ہی اور اگر بندہ کری زشت ہی اور بعضی کہتی ہین
ایمان معرفت خدا اور خضوع اوسکا ہی اور خشوع ترک
استکبار ہے یعنی اپنی کو بزرگ نجانی اور خدا کو دوست
رکھی سب یہہ خصلتین اوسمین حاصل ہوئین تو مومن ہے
اگرچہ زبانسی اقرار نکری اور اگرچہ دلایل معرفت کو
از روی عقل نجانی اور کہتی ہین ابلیس اور سامری اور
قابیل

قابیل کو خدا بخشیگا اسلیئی کہ ایمان نداکا رکھتی تہی
اور ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد بن حسن اور جہم
اور ابن غیلان اور ابن مہدان اور ابن سہ اور فضل
قاشی کہتی ہین کہ ایمان قول ہے نہ فعل اور بہر عوشبہ
اشاعرہ سی کہتی ہین کہ خدا اصحاب کبائر اور صغائر
کو بخشتا ہی خواہ توبہ کی ہو اور خواہ بی توبہ اور یہہ
کہ خدا سی رسول کو آیا اقرار اوسکا مجملا ضرور ہے
اور مفصلا درکار نہین کہ خدا نی ایک چیز کو حرام کیا لیکن
نہین جانتا کہ یہہ حرام گوسفند ہی یا اور دوسرا حیوان
اور مومن ہے یا کافر اور ہم جانتی ہین کہ خدا نی حج واجب
کیا ہی اور خانہ خدا مین جانا چاہی لیکن ہم نہین جانتی کہ
خانہ خدا کعبہ ہے یا مدینہ یا مین یا بیت المقدس اسواسطے
کہ دیر اور مساجد اور کلیسا کو بہی خانہ خدا کہتی ہین
اور بعضی زبان ابو حنیفہ ملعون سی نقل کرتے ہین کہ وسنے
ہین کہ اوسنی کہا ہم جانتی ہین کہ خدا نی محمد کو رسالت

بہیجا لیکن یہہ نہیں جانتی کہ وہ محمد عربی ہے یا مکی یا ہندی اور بعضی کہتی ہین کہ راوی اس کلام کا غافل ہے اور کہتی ہین جو کوی کسی مسلمانکو قتل کری یا طمانچہ ماری کافر ہے نہ واسطی قتل اور طمانچہ کی بلکہ واسطی عداوت مسلمانونکی اور کہتی ہین امام حسین علیہ السلام کی زبان یزید پلید علیہ اللعنہ پر خروج کیا خلیفہ وہ سگ تہا اسلیی کہ بقیہ اصحاب رسول تہی کہ اوسپر اجماع کیا اور بیعت کی مانند زید بن ارقم اور عمرو بن عاص اور انس بن مالک اور سمرہ بن جندب اور عکرمہ مولای ابن عباس اور براء بن عازب وغیرہم کی اور کہتی ہین کہ سجود آفتاب اور ماہ کا کفر نہین بلکہ علامت کفر ہے اور بر غوثیہ کہتی ہین صفتہا سے خدا مخلوق ہی مگر چہار صفات قادری عالمی مشیت خالقی اور صالح ایس مرجیہ اشاعرہ سی کہتا ہی ایمان معرفت خدای تعالی ہے اگر کوی کہی کہ خدا دو ہین یا تین کافر نہین ہوتا لیکن یہہ وہ قول ہے کہ کافر کہتا ہی

اور کہتی ہین

اور کہتی ہین اگر کسینی خدا کو پہچانا اور اوسکی رسول کا
منکر ہے ایمان اوسکا درست ہی اور کہتی ہین نماز اور
تمام امورات عبادت خدا سی نہین اسواسطی کہ عبادت
خدا معرفت اوسکی ہی اور معرفت خدا ایمان ہی نہ اقرار
اوسکا اور بجالانا عبادتو نکا اور ایک جماعت کثیر اہل
تصوف سی ایسی معتقد ہین کہ جب حد کمال کو پہنچا واسلا
ہوتا ہی اور تکلیف اوسی ساقط ہوتی ہی وہ ترک
عبادت کرے مگر نزدیک دانا اور فاضلونکی اس قوم سی یہہ
قول متروک ہے اور کرامیہ اشاعرہ سی کہتی ہین کہ کل
فرق اسلام کا مذہب باطل ہے اور خلایق سب کافر
ہین مگر کرامیہ اور ابو جعفر محمد بن اسحاق بن راہویہ کہ
اصحاب شافعی سی ہے کہتا ہی کہ ابو عبد اللہ کرام کی
تصانیف مین دیکہا مینی لکہا تہا کہ روا نہین ہے کہ زمین
پر کوئی بد دستوری کرامیہ نکاح کری اور طلاق دی
اور نماز کری اور کچہہ کہائی اور جماع کری اور راہ چلی مگر

ایک حالت مین اور وقت ہی کہ جنازہ کسی رہا بکا
راہ تنگ مین اوسکو ملی اور پہلو مین راہ کی باغ یا زراعت
کیسیکی ہو لازم ہو جاتا ہی کہ اوس باغ یا زراعت مین جا کے
اور کہڑا ہو کی ایک مشت خاک اوٹہائی اور اپنی آنکہو نپر
رکھی جب جنازہ پاس اوسکی پہونچی تف اوس خاک پر
ڈالی اور خاک کو اوس جنازہ پر ڈالی اور اوسکی پیچہی سے کہے
اللهم العنه لعنا کبیرا اور کتاب سیر کہ تصانیف
سی اوسی ملعونکی ہے اور اوسمین اپنی خط نجس
سی پشت پر اوس کتابکی لکہا ہی لا یمسه الا ...
المطهرون اوسی کتابمین ذکر کرتا ہی کہ کسی خدا
نی آفرینش سباع مین قوت انکی گوشت مقرر کیا ہے
اور انکو حیوانات پر تسلط کیا ہی کہ خون انکا گراتی ہین
چاہی تہا کہ خوراک انکی نباتات اور گیاہ کرتا اور نکیا اگر
یہہ حکمت سی نزدیک تر ہو تو بیان کرو کہ وجہ اس
تدبیر کی کیا ہی اور بنی آدم کہ صید کرتی ہین حیوانات کو شتر

گاو اور گوسفند

کاو گوسفند آہو اور مرغان پرندسی گوشت الکا مباح کیا
کونسی حکمت مین روا ہی کہ ماہیون اور ٹھرا ہو تا و ؛؛
مطبعو نپر تسلط کرے اور کیا فائدہ ہی مارا اور کنزدم مین
پس کہتا ہی کہ انکو مارو تا رسول خدا کہی کہ حق تعالی
شجاعونکو دوست رکہتا ہی اور کہتی ہین ہوشنکو مارو
اگرچہ حرم مین ہو اور کہتا ہی یہہ کیسی صورت احادیث
انبیاسی ہی کہ بنی آدم نی اوسمین ڈالی ہے تا انسان
شک مین ڈالی کس واسطی ملک کو نہ بہیجا کہ آدمیونکی
جنس سے نہو تا تا خلق کو خدا کیطرف دعوت کرنا سب
ایمان لاتی خلق اللہ سی اور کوئی غلط مین نہ پڑتا ؛؛
قاصتی کہتا ہی خبر دی مجکو کہ ایکدن ابک بزار ابو
عمر رومانیکی پاس بیٹہا تہا ابو عمر ٹمسی کہا ابو عبد اللہ ؛
گرام رسالت مین محمد بن عبد اللہ سی اولیتر تہا
ابو عمر نی کہا کس دلیل سی اور کہا نسی تو کہتا ہے
بزار نی کہا اسلئی کہ ابو عبد اللہ محمد سی زاہد تر تہا

اور علم کلام مین محمد سے دانا تر ابو عبد اللہ نی کار زار نہین
کی اور کسیکو قتل نہین کیا اور گھر کسیکا غارت نہین
کیا ابو عمرو نی کہا ایسا ہی ہے کہ تو کہتا ہی ولیکن مردم
پر ظاہر نکر کہ ہم پر تشنیع کرینگی اور میرا بھی یہی اعتقاد ہے
جو تو کہتا ہی بزاز نی کہا پس غلات کیون ظاہر مین کہتی
مین کہ خدا نی جبریل کو علی پر بھیجا تھا اور وہ غلط محمد پر
وحی لای اور ہمکو جائز نہو کہ ہم کہین کہ ابو عبد اللہ کرام
سا تین محمد سی اولی تر تہا ابو عمرو نی کہا اسی سبب
سی غالیو نی پر مساجد اور منبرو نپر لعنت کرتی ہین
تو چاہتا ہی کہ ہمکو بھی لعنت کرین بزاز نی کہا نہین ابو عمرو
نی کہا پس اس اعتقاد کو نہان رکھہ اور رو ملوس انکے
سردار سے پوچھا کہ ابو عبد اللہ گرام فاضل تر تہا
یا محمد اوس بدبخت کافر نی کہا تو نی نام دو بزرگوار کا
لیا کہ تقریب انکا عظیم اور تمیز کرنا دشوار ہے ابو عبد اللہ
نی تصنیف بہت کی اور محمد صلی اللہ علیہ والہ نی تصنیف

نہین کی

نہین کی اور یہی قاضی کہتا ہی کتاب سیر سی کہ ابو
عبد اللہ کہتا ہی کہ رسول خدا نی شریعت خلاف تہی
ہی اسواسطی کہ رسول نی یہہ فتوے کیا کہ اگر کسی ہی شرط
بہی پاو مقعد سی باہر آئی وضوا وسپر واجب ہوتا ہے
اوضای وضو نی کو ہی گناہ نہین کیا کہ ا بسا کو شست و شو
کیرین دہونی اور مسح کرینسی باوجود اسکی کہ اونسی جرم
نہین کیا بلکہ مقعد نی جرم کیا ہی اور مواخذہ دوسری کی
جرم سی قبیح ہے یہہ حکمت سی دور ہی اور رسول
خدا صلی اللہ علیہ والہ کہتی ہین کہ جو کوئی کسیکو قتل کرے
بخطا دیت مقتول کے اوپر عاقلہ کی ہے حالانکہ انکو
کسی نی نہین مارا ہی دوسری وہ کہ پیغمبر غسل
جنب پر واجب کیا مجرم ذکر تہا اور اعضا یہہ بہی
حکمت سی دور ہی کہ سب اعضا کو گناہ ذکر سے
مواخذہ کرین اور کہتا ہی کہ رسول نی کہا کہ اگر پانی
نہو خاک سی تیمم کیرین وضو مین نضافت ہی جب

پانی نپایین حکمت وہ تہی کہ اعضا کو اوسیطرح
چہوڑدیتی نہ وہ کہ اعضا کو خاک پلیدسی آلودہ کرین
سونہہ پہر ملین اوسّی پوچہا کہ سبب کیا ہی کہا اسواسطے کہ
عمر خطاب اعتقاد تیمم کا نکرتا تہا جسوقت مردم جنب
ہون اور پانی نہو تیمم نکرین اور صبر کرین کہ آب بہم پہنچی
اسلئی کہ عقل میری قبول نہین کرتی تیمم کو اور بہی
ابوعبداللہ کہتا ہی کہ رسول کہتی ہین کہ دونو چشم کی
دیت تام ہی اور دوہاتہکی دیت تام اور محاسن کی دیت
نہین اور دونو پاونکی ایک دیت اور زبانمین ایک
دیت اور اسیطرح اور اعضا اور جب قتل کرین ایک
دیت واجب ہوتی ہی حالانکہ قتل مین یہہ سب
اعضا فاسد ہوئی یہہ حکمت سی نہین اگر دیت کو
اعضا پر تقسیم کرتی برابر جبا کہ واسطی ہر عضو کی
اوسکی قسمت ہوتی تو بہتر اور نیکوتر ہوتا اسواسطے
کہ مجموع ان اعضا کی لئی دیت ہی اور وہ ملعون

کہتا ہی

کہتا ہی کہ محمد نی صلی اللہ علیہ و آلہ تمام خلایق کو اپنی نبوت
سی ہلاکت مین ڈالا کہ ایک کو حبس کرتی اور ایکو قتل
اور ایکو چھوڑ دیتی تہی جیسی انکی مراد تہی وہی کرتی
تہی یہانتک کہ ایک مرد کو قتل کیا اور بعد اوسکی اوسکی
بیٹی آئی اور رسول کی حقمین قصیدہ اور بعد مدح کی عتاب
کیا اور اپنی باپکی مار یجانیسی خطاب کیا اور کہا کہ باپ
میرا قریش سے تہا اور اوسکو تمسی قرابت تھی
اور حضرت نی فرمایا کہ اگر پیش از قتل تو آتی تو مین
اوسکو تجہی بخشدیتا اور ہلاک نکرتا پس اگر قتل
کرنا اوسکا خدانی فرمایا تہا تو حضرت نی کسواسطی
کہا کہ مین نہ قتل کرتا اور اگر خدا نی نہین فرمایا تہا تو حضرت
نی کیون مارا اور کہتا ہی کہ نیت کرنی عبادت واجب
مین درست نہین لیکن عبادتہای سنت مین درست
ہی اور قعود نماز مین اور دونو تشہد مین سنت ہے
اور کہتا ہی سجدہ جامہ پر یا اوس شخص کہ کشتہ ہوا ہو

جس زمین یا مردہ ہوا اور زمین نہ ملی کہ اوسپر سجدہ کرے
تو اوس کشتہ پر سجدہ روا ہی اگرچہ پس بدن اوس
کشتہ یا مردہ کا گری اد کھتا ہی جب تو نی سجدہ
آخرین سی اوٹھایا تو نماز تمام ہی اور یہہ دہ ملعون کہتا ہے
کہ پیغمبرونکو سجدہ کرسکتی ہین عبادت سی اسلئی کہ
خالق اور مخلوقمین واسطہ ہین اور یہی کتاب عذاب القبر
مین کہ اوس ماہونکی تصانیف سی ہی کہتا ہی کہ سب
گناہ زنا اور لواطہ اور گواہی دروغ دینا اور اغلام کرنا
لڑکونسی خواہ علانیہ خواہ پنہان روا ہی مگر شراب کو علانیہ
اور پنہان نچاہی پینا کہ آبرو آدمیکی گرجاتی ہے پس
مینی تمام کیا سرکو تمپر حلال کیا اور حسن پسر ابو عبد اللہ
سی نقل کرتی ہین کہ اوسنی کہا مینی اپنی پدر سے
سنا ہے کہ اگر ایک قطرہ شراب کا دریا مین گرے
اور ایک چڑیا اوس دریا سی پانی پیئی اور بعد
سات برس کی دریائی محیط گری دریائی محیط اور
لوٹنے

گوشت ہر حیوان کا کہ اوس دریا میں ہے سب نجس ہوتا ہے
اور کوئی جنس حیوان کو اوس دریا سے کہائی جدا اوس پر
واجب ہوتی ہے اور اگر مر جائی تو اوس پر نماز کرنا نچاہی
اور اوسکو نار شدید اور وقمہ مجوس میں جاہی ڈالنا
تا مرغ اوسکو کہائیں اور آب قلیل نجاست سی بملاقات
باد پاک ہی ہر چند متغیر ہوا اور اگر کوئی بول یا غائط آب
ایستادہ اور روانیمین کری حد قذف اوس پر واجب ہے
ورلواطہ کو دکان شعرا اور مجوس اور نصارا اور یہود
سی عبادت ہی اور کہتی ہین قولہ تعالی ولا یطئون
موطئا یغیظ الکفار ولا ینالون من عدو نیلا
لا کتب لہم بہ عمل صالح سو لواطہ کی دلیل ہے اور
شعار سی اوس ملعونکی یہہ شعر ہے وکم من یہودی
ح علوتہ واحسن شئی مسلم فوق کافر اور کہتا ہی یہ مین الافخاد
ح ہی مسلمانون سی یعنی ذکر کو درمیان ران یا مرد
ں فرو کرنا اسواسطیکہ وہ ملعون کہتا ہی کہ پیغمبر نی کہا ہے

اعیروا افخاذکم یعنی اپنی رانونکو عاریتہ دو اور وہ ابلیس
نجس معنی اس حدیث کی نہین سمجھا کہ ایسی تفسیر کیرتا
ہی اور یہی سبب ہی کہ اصحاب شافعی و بعضی اہل
سنت سی وطی دبر پہ کی اور وہ غلام کہ خرید لیا ہو
جائز جانتی ہین اور قصہ اس حدیث کا یون تہا کہ رسول
خدا ایکوقت سفر مین تہی اور اصحاب ہمراہ انحضرتکی
تہی اور کچھہ اصحاب حضرتکی رنجور اور ضعیف تہی اور وسی
نہو سکتا تہا کہ چارپایون اور گھوڑونپر بیٹہین تو حضرت
نی فرمایا کہ اعیروا افخاذکم یعنی زانو اپنی جہکاو
تا کہ ضعیف اوسپر پاؤن رکھکی سوار ہون اور کہتی ہین
کہ وہ ملعون مست تہا اور نماز خفتن کرتا تہا لوگون نے
پوچہا کہ وقت نماز خفتن کا کونسا ہے کہا جس وقت کہ شفق
فرو ہو پوچہا شفق کیا چیز ہے کہا ایک ستارہ روشن
ہی جب افتاب غروب ہوتا ہی اور جانب مشرق سیاہی
ظاہر ہوتی ہے بعد اوسکی ایک ستارہ نکلتا ہی جب وہ

ہی فرو ہو

ہی فرو ہو وہ ہی وقت نماز خفتن کا ہی اور قاضی مذکور
کہتا ہی کہ علمای گرامیہ سی ایک مرد مہمان میرا ہوا اور
ہر روز بازار سی روی سول لاتا تھا ایک دن وقت
نماز پیشین پایخانیمین گیا اور ننگی پاؤن نجاست پیر وضو
کیا جب باہر نکلا تو پانی اسکی پاؤنسی ٹپکتا تھا اپنی
سجادی پیر گیا مینی اوسّی کہا کہ تو پاؤن ننگی پایخانی
مین گیا اور نجاست پیر وضو کیا اور باہر آیا کیا نماز پڑھیگا
تو غصی ہوا اور کہنی لگی کہا ای جاہل اشکال علم پڑھتا مردم
تجکو جاہل نجانین اور بسخریہ تجکو نہ دیکھین آیا تو نہین جانتا
کہ پاؤن ہر چند کہ تر ہوا اور نجاست خشک پر بھی پلید
نہین ہوتا یہہ کہکی نماز مین مشغول ہوا اور جب قراءت
سی فارغ ہوا مونہہ کو میری طرف پہیرا اور کہا سیلو
ہی کہ پہنہ لی آ ی مینی کہا یہہ کیسی نماز ہی کہ تو کرتا ہے
ر باتین کرتا جاتا ہی بعد اسکی رکوع مین گیا اور تسبیح کہہ
ب رکوع سی سر اوٹہایا کہا مجہی روی دی اور اوسکو

نیکی اپنی دفتر مین رکھا مینی کہا یہہ کونسی مذہب مین ہے
کہ نماز مین بانگری اور دوی اپنی دفتر مین رکھی کہا ای ابلہ
تو نہین جانتا کہ گرامی اگر گناہ کری نیکی لکھتی ہین اور جو نیکی
کہ غیر گرامی کری گناہ لکھتی ہین قاضی کہتا ہی کہ سید
ابو البرکات علوی نی ابو بکر بن اسحاق سی کہ گرامی تہا
منازعہ کیا ابو بکر ملعون گرامی نی کہا کہ تو ابو بکر سی کار
نہ رکہہ مین امامت یزید کی نص قرآن سی درست کر سکتا ہون
اور تو امامت علی ابن ابیطالب کی درست نہین کر سکتا
اور انکی درمیان سخن نے طول کیا آخر کو سید نی کہا
تو کیونکر امامت ایسی کی درست کر سکتا ہی کہ جسنی
خون فرزند رسول کا کیا ہو ناحق اور خون ناحق امامت
کو باطل کرتا ہی گرامی نی کہا کہ غایۃ ما فی الباب تیرا
وہ ہی کہ خون ناحق امامت کو باطل کرتا ہی اور یہہ خون
ناحق قول خدا تعالی کو باطل نہین کر سکتا کہ فرمایا ہے
اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً قَالُوْا اَتَجْعَلُ فِیْھَا

مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ
بِحَمْدِكَ لَكَ قَالَ اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ یزید نے
یہہ کار بقول خدا کیا پس امامت یزید کی درست ہوئی اور
عبداللہ کرام کہتا ہی خدا جسم ہی اور اوسکو حد نہایت ہے
اور ملاقات اور مماسات اجسام روا ہی اور بعضی کرامیہ
سی صفت خدای تعالی کی مجسم الجسم کرتی ہین یعنے
سب جسمونسی بزرگتر ہے اور یہہ مذہب احمد بن حنبل
اور اوسکی اتباع کا ہی اہل سنت سی اور کہتی ہین احد
الذات واحد الجوہر ہے اور وہ مکان مخصوص مین ہے
عرش پر اوسکا مکان ہی اور اگر وہ سوا عرش پیدا
کری وہ عرش مکان اوسکی ہون اور اسیطرح اگر سو
عرش پیدا کری وہ سب عرشونکا مماس ہوا اور کہتا ہے
خدا محل حوادث ہی اور ارادات اور اقوال اور مماسات
و ادراک اور مرئیات اور مسموعات اوسمین حادث
ہوتی ہین اور کہتا ہی اموات اور اجساد بیروح کا الم جائز ہے

کہتا ہی ایمان قول سی ہے نہ ساتھ قلب کی اور محتسب
بن الاسود اشاعرہ سی کہتا ہی کہ ابو ذر نی حضرت
رسول سی کہا میں مومن ہوں انشاء اللہ تعالی رسول نی
کہا تو خانہ ایمان میں شک کرتا ہی یوں کہہ کہ میں مومن
ہوں حقا اور جو گذرا گناہوں سی اگر خدا چاہی نہ بخشی اور اگر
چاہی عفو کری اور کہتا ہی کہ ایمان انبیا اور ملئکہ اور منافق
کا سب یکساں ہے اور منافق مومن حقیقی ہی اگرچہ ہمیشہ
دوزخ میں رہے اور حنابلہ اشاعرہ اور محتسب کرامیہ کہتی
ہیں خدای تعالی بصورت نیکو نیچی آئیگا اور وقوع کفر
تمام انبیا اور رسل سی روا ہی اور ابو عبد اللہ کرام کہتا ہے
کہ بلعم باعور اور برصیا عابد رسول تھی جانب خدا سی
اور پھر وہی ملعون اور تین فرقی اہل سنت سی
کہتی ہیں کہ یزید امام برحق تھا ان چند کلموں سی اعتقاد
اشاعرہ کا قدری بیان ہوا نعوذ باللہ من ہذا
الاعتقاد الباطل والاراء الفاسدۃ عن ہذہ

الطائفہ

الطائفة الفاسقة الفاجرة اللهم العنهم لعناً کبیراً
وعذبهم عذاباً الیماً فہرست تیسرے بیان مین مذہب
متبدعہ معتزلہ کی جان تو کہ یہہ دوسرا طائفہ سنیان ہی
ایمانسی ہی اور اشاعرہ اس جماعت پر لعنت کرتی
ہین اور یہہ بھی اشاعرہ کو بس معتزلہ دس فرقے ہین !!
اول واصلیہ منسوب بواصل بن عطا اور دوسرا ہذیلیہ
منسوب بابو الہذیل علاف تیسرا نظامیہ منسوب ابراہیم نظام
سی چوتھی جاحظیہ منسوب جاحظ سی پانچوین خیاطیہ
منسوب ابی الحسن بن ابی عمر الخیاط سی اور الکعبی سی
چھٹی بشریہ منسوب بہ بشر بن المعتمر ساتوین معمریہ منسوب
بمعمر بن العباد السلمی اٹھوین مرداریہ منسوب بابو موسی
عیسی سی الملقب بمردار نوین ثمامیہ منسوب ثمامہ بن
اشرس سی دسوین ہشامیہ منسوب ہاشم ابن
عمر الفوطی سی گیارہوین حائطیہ منسوب باحمد بن حائط
ور رئیس ضلالت اور ستون اس بدعت کا اور

واضع اس مذہب کا اول ابو علی جبائی پسر زادہ محمد ابن
حنفیہ اور سیاد ابوالحسن اشعریکا ہی اور شیعہ معتزلہ
سی اسیکیطرف منسوب ہین اور ابو موسی معروف
براہب بن معتزلہ اور ابوالحسین بصری اور کعبی اور قاضی
عبد الجبار اور رمانی نحوی اور ابو علی فارسی اور اقضی
القضاۃ ماوردی شافعی ہمدانی اور اکثر شافعیونسی
یہہ سب اشاعرہ ہین اور حنفی معتزلہ اور مالکی قدریہ
اور حنابلہ حشویہ اور شاہیرسی ان گمراہونکی صاحب
بن عباد اور زمخشری صاحب کشاف اور قراء نحوی
اور سیرافی ہین اور وجہ تسمیہ معتزلہ کی وہ ہی کہ پہلا
فرقہ انکا کہ واصلیہ اصحاب ابی حذیفہ واصل بن عطا
ہین اور واصل شاگرد حسن بصریکا کہ ایک عظامی
تابعین اہل سنت سی اور مشائخ صوفیہ سی ہی ایکدن
حسن مسجد بصرہ مین اپنی اصحابکی ساتھہ بیٹھا تہا کہ ایک
شخص اندر آیا اور حسن سے خطاب کیا کہ یا امام الدین

اہل جماعت

اہلجماعت ہمارے زمانہ میں پیدا ہوئی ہے کہ صاحب کبیرہ
کی تکفیر کرتی ہیں اور گناہ کبیرہ کو کفر جانتی ہیں اور ایک
جماعت کہتی ہے کہ گناہ کبیرہ ضرر ایمان و اسلام میں
نہیں کرتا اور اس گروہ کو مرجیہ کہتی ہیں اے امام مسلمین
آپ کیا فرماتی ہیں اور اس بابمیں کیا اعتقاد آپکا ہے حسن
فکر میں فرو ہوا قبل اسکی کہ جواب دے واصل بن عطا
حاضر تھا کہا میں کہتا ہوں کہ صاحب کبیرہ نہ مومن مطلق
اور نہ کافر بلکہ وہ ایک منزلہ بین ہے دو منزلہ میں یہہ
سخن کہکے اوٹھا اور حسن بصری سے جدا ہوکے متوجہ
ایک ستون کا ہوا استونہای مسجد سے اور ایستادہ
ہوکے اپنے اصحابکیطرف متوجہ ہوا اور بقیہ جواب کو اپنے
مریدوں سے تقریر کیا اور حسن بصری نے کہا اعتزل عنا
واصل اور بعد اسکی اسم اعتزال کا واسطے معتزلہ کے
مقرر ہوا اور اعتقاد انکا یہہ کہ امامت اجماع سے
ثابت نہیں ہوتی مگر نص ظاہر شرع سے اور یہہ نص ظاہر

شامین امیر المومنین علی علیہ السلام کی چند جا واقع ہوے
اور عمر نی اوسکو پنہان کیا اور کہتی ہین کہ حق تعالی مربی
نہین نہ دنیا مین نہ آخرت مین اور کہتی ہین ابھی بہشت اور
دوزخ موجود نہین ہین بعد اسکی موجود ہونگی اور تمسک
انکی دو وجہ ہین وجہ اول وہ کہ وجود جنت و نار کا قبل
از روز جزا عبث ہی اور فعل عبث حکیم پر روا نہین وجہ
دوسری وہ ہی کہ جو ہر چیز ہالک ہی بمقتضای کُلُّ
شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ کی اجماعا پس چاہی کہ امروز
موجود نہون روز جزا مین موجود ہون اور خوارج معتزلہ سے
اور ابو الہذیل حمدان بن علاف اور قاضی عبد الجبار کا مقولہ
یہہ ہی کہ ایمان عبارت عمل سی ہی ساتھہ طاعات اور
عبادات واجبہ و نفلیہ کی اور تصدیق قلبی اور اقرار
لسان اور ترک مناہی کو اوسمین دخل نہین ہے
اور ابو علی جبائی اور ابو ہاشم بیٹا اوسکا اور اکثر معتزلہ
بصرہ کا قول ہی کہ ایمان عبارت ہی عمل کرنیسی ب

بہ طاعات

سیطاعات مفروضہ اور ترک مناہی سے اور عمل ساتھہ
عمل سنتی کی مگر تصدیق قلبی اور اقرار لسانی کو اوسمین
دخل نہین اور صفات حق تعالی کو بخلاف اشاعرہ کی
عین ذات جانتی ہین ابوہاشم کہتا ہی کہ ذات تقدس
حضرت واجب الوجود سا وی ہی اوسی ذات
جمیع ممکنات کی اور درمیان انکی کچہہ تفاوت نہین مگر ایکحال
کہ وہ مستلزم چار حال کا ہی اور وہ ایکحال الوہیت
ہی اور وہ چار حال قادریت اور عالمیت اور حیاتیت
اور موجودیت ہی اور کہتی ہین کہ خدا قادر ہی اوسی
قادریت سے اور عالم ہی اوسی عالمیت سی اور حی
ہی اوسی حیاتیت سے اور موجود ہی اوسی موجودیت
سے اور ان احوالکو اوسکی صفات جانتی ہین اور
موجود نہین ہین اور معدوم سے قایم ہین اور اصول
دین نزدیک انکی چار ہین توحید اور عدل اور نبوت
اور معاد اور کہتی ہین نصب کرنا امام کا خدا پر واجب

نہین اور تبرا دی اعمال خدای عز وجل کی عدل ہی عنایت
ہی کہ روز قیامت نسبت مین ہر ایک مکلف کی بجا لای گا
اور صفات حق تعالی کو قدیم جانتی ہین اور غیلان دمشقی بہ
رئیس معتزلہ تہا اور مذہب مرجیہ کا بہی رکہتا تہا او ہشام
عبد الملک نی اوسکو قتل کیا اور دوسرا واصل دونو
شاگرد ابو ہاشم عبد السلام بن محمد حنفیہ کی تہی اور
یہ پہلی اظہار منزلت بین المنزلتین اوسی نی کیا وہ کہتا ہے
کہ صاحب کبیرہ ایمان سی خارج ہو جاتا ہی مگر کافر نہین ہوتا
بلکہ فاسق ہی اور وہ ملعون کہتا ہی کہ گواہی علی علیہ
السلام کی اور طلحہ او زبیر کی قبول کرنا نچاہی مگر جب
اونکی ساتہہ کوی اور دوسرا ہو ابو الہذیل کہتا ہے
کہ بو طاعت کری قبول ہی اگرچہ واسطی خدا کی نہو
عمرو بن عبد کہتا ہی کہ گواہی علی علیہ السلام کی ہرگز
سننا نچاہیی نہ اندک نہ بسیار اسواسطی کہ وہ مطیع
تہی یعنی ابو بکر و عمر کی اور کہتی ہین مقدر اتین باری تعالی
قادر نہین

قادر نہین کسی چیز پر نہ نفع پر نہ ضرر پر اور نہ صحت اور
بیماری پر اور بعد پیدا کرنیکی مقدار اسکی اور کوئی چیز پیدا
نہین کر سکتا اور بعد اسکی سب مرجاینگی اور ابو الہزیل
کہتا ہی کہ اہل آخرت فعل کرنیسی ملجا ہونگی جو عادت
جبلی انکی ہوئی ہی کافر کافر مین اور مومن مومن مین
لیکن انکا فعل نہوگا اور کلام حق تعالی محدث ہی اور
بعض کلام محل مین نہین اور وہ قول کن ہی اور باقی
کلام محل مین ہین اور وہ ہماری کلام کی جنس سی ہے
اور نظام کہتا ہی اللہ سبحانہ تعالی کو نہین فعل کی قادر
ہی کہ صلاح انسانکی اوسمین ہوا ور نہین ہو سکتا
کہ وہ چیز کری کہ صلاح انسانکی اوسمین نہوا ور نہین ہو سکتا
کہ عذابکو زیادہ کری اہل دوزخ پر اور قادر نہین کہ
درویش کو تونگر کری اور صحیح کو بیمار اور بینا کو کور
ورجب اللہ جانی کہ کوری اور بیماری اور درویشی
اسکی انسانکی بہتر ہے خدا اسی نہین ہو سکتا

کہ ان سبکو اوسی خلاص کری اور بچاوی قادر سیر ہے
کہ کوی لڑکا کنارہ آتش کھڑا ہوا اوسکو آگ مین گرادی
اور کہتی ہین کہ خدا اشکو رہی عدل اور نیکو ہسی اگرچہ وہ
ظلم اور زشتی پر قادر نہو اور ارواح ایک جنس ہین اور
اجسام دو نوع ہین ایک زندہ ایک مردہ مری ہویکو
محال ہے کہ جیی اور زندہ کو محال ہے کہ مری اور یہہ مذہب
ثنویونکا ہی اور دیصانیہ معتزلہ سی کہتی ہین کہ انسان
ایک نور ہی زندہ اور طبع اوسکی وہ ہی کہ اوپر جاتی ہے
اور وہ نہین مرتی اور نور ساکن ہی کہ کبھی ساکن نہین ہوتا
اور تاریکی وہ چیز ہی کہ ہرگز سبک نہین ہوتی اور ان
وہ مردہ ہی کہ کبھی زندہ نہین ہوتی اور کہتی ہین کہ حیوان
سب ایک جنس ہین اور ایک جنس مین دو عمل مختلف
نہین ہوتی مانند آتش کی کہ سردی اوسی متصور
نہین اور کہتی ہین افعال تمام حیوانات کی ایک جنس ہین
کہ وہ حرکت اور سکون ہی اور سب آپسمین متماثل ہین

اور کہتی ہین

اور کہتی ہین افعال علوم اور ارادات کی از جملہ حرکات ہین
او افعال ایک جنس سی ہین اور کچھ فرق نہین اسمین
کہ کہین لعنت خدا کی ابلیس پر یا رحمت خدا کی ابلیس پر اور
کہتی ہین کہ عمل بکفر و ایمان دونو ایک ہین جب مومن
کوئی فعل کری اور کافر اور فاسق کوئی فعل کری
عمل سو من ہی اور کچھہ تفاوت اور فرق نہین
کہ ان نکاح سی کری اور بدون نکاح یعنی دونو برابر
ہین اور کہتی ہین معلوما تکو حس سی جان سکتی ہین نہ
اور کسی خبر سی اور خدا تعالی نی جملہ مقدراتکو ایک بار ہین
پیدا کیا بتقدیم و تاخیر اسواسطیکہ تکون کون بعض
پر بعض تقدیم و تاخیر ظاہر کرتی ہی پس مان باپ اپنی
اولاد پر مقدم نہین ہو سکتی اور کہتی ہین کہ علم ضروری
خبر واحد سی روا ہی کہ حاصل ہو کہتی ہین کہ ابوہریرہ
تمام خلائق سی دروغ زیادہ کہتا تہا لیکن جو صحبت
حضرت رسالتمین پہنچا ہوا ہی تو وہ سب جہوٹ اوسکی

تمام صدق ہین اور کہتی ہین جو کوی دو سو درہم سی ایک
کم دو سو چرای یا خیانت کری فاسق نہوا اور اوسکی
بازخواست نہوگی جبتلک پوری دو سو نچرای اور کہتی
ہین جو کوی تمام فریضہ اور یا جملہ فرایض اپنی بجا نہ لاے
عمداً عاصی نہین نزدیک خدا کی ولیکن فاسق ترین
خلایق ہے اور کہتی ہین فضل اطفال کا آخر تمین مانند فضل
بہایم کی ہے اور کہتی ہین کہ شرات ذمیمہ بہشت مین
ہونگی اسلیے کہ وصل مختلف نہین ہوی اور کہتی ہین
کہ فضل ملیکہ کا انبیا پر زیادہ ہی اسلیے کہ سلاطین
اکثر مردم بزرگ کو فقیرونکی پاس بہیجتی ہین واسطی
مطالب کی پس فرشتہ کا آنا نزدیک انسانکی
فضل انسان نہین اور بعض کہتی ہین ملایکہ اور انبیا
فضیلت مین ساوی ہین سوای کہتا ہی معرفت
خدا کی ایمان سی نہین اور جو چیز کہ خدا نہین کرتا اوسپر
قادر نہین اور کہتی ہین جو کوی سب صحابہ کری اگرچہ

وہ صحابہ

وہ صحابہ فاسق ہوں اسلام سے خارج ہی اور اسیطرح
اہل ذمہ کو یا کسی ظالم کو لعنت کری یا ابلیس کو دشنام
دی تو اسلام سے خارج ہی اور موجب حد وہ کا ہی اور
اگر کوئی سب کری اور بعد اوسکی پشیمان ہو اور کسی
عالم معتزلہ کی پاس آوی اور نادم ہو تو عذر اوسکا مسموع
ہی اور کہتی ہین کہ جو کوئی خدا کو پہچانی جس مذہب
اور طریق پر کہ عبادت کری مومن ہی اشکافی کہتا ہی
کہ خدا تعالی قادر نہین کہ عقلا پر ظلم کری ولیکن قادر ہے
کہ مجانین اور اطفال پر ظلم کری جعفریہ اور بشیریہ کہتے
ہین فاسقان اہل قبلہ جو مسلمان ہین زنادقہ اور مجوس
سے بدتر ہین اور کہتی ہین کہ اگر کوئی کسی مرد کو بہیجی
کہ فلان زنکو میری واسطی درخواست کرا اور مرسل
اوس زنکو وطی کری وطی طلاق مرسل ہی لیکن
حد اوسپر واجب ہوگی اور کہتی ہین اجماع صحابہ سے
کہ جو کوئی شراب پی حد اوسپر واجب ہی ولیکن

خطا ہی اور جو کوی ایک حبہ معتزلہ کی مال سی چرالے
ایمان سی خارج ہی اور بشیر کہتا ہی کہ انسان قادر ہے
انواع سمع اور بصر کے ایجاد کرنی پر بر سبیل تولد اور
کہتی ہین کہ خدا قادر ہی بندیکی عذاب پر مگر اوسپر عذاب
کرنا ظلم ہے ابو موسی مروزی کہتا ہی کہ جو کوی سلطان
سی اختلاط صحبت مین کری فاسق ہی اور جب
فاسق ہوا کافر ہی اور جب وہ مری تو اوسکی میراث
لین اور وہ کسیکی میراث نہ لی اور کہتی ہین کہ خدا
دروغ کہتا ہی ہشام فوطی کہتا ہی روا نہین کہ حسبنا اللہ
ونعم الوکیل کہین اور کہتی ہین اسمای خدا قیاسی
ہین اور کہتی ہین کہ جو کوی اعتقاد کری کہ خدا ضار اور
نافع ہی کافر ہی اور کہتی ہین اعراض وجود صانع پر
دلیل نہین اور نہ انبیا و رسل کی صدق پر اور کہتی
ہین کہ جو کوی اعتقاد کری نماز افتتاح اور اختتام شرایط
رکہتی ہی تمام نماز اوسکی فاسد ہی اسواسطے معصیت

لی اور جو کوئی کہی کہ بہشت اٹھاں موجود ہی وہ کافر ہے
صالحی کہتا ہی رد اہی کہ جوہر خالی اعراض سی ہوا ور احمد
حالط اور حاجز دو نو کہتی ہین کہ عالم کی دو صانع ہین
ایک قدیم اور دوسرا محدث کہ وہ مسیح ہی اور روز
قیامت حساب خلایق کا مسیح کرینگی اور جو کہ کہ
مسیح کری جائز ہے اور احمد بن ایوب بن مانوس
کہتا ہی کہ خدا نی تمام خلایق کو ایک دفعہ پیدا کیا
اور انکو تکلیف دی جو کوئی فرمانبردار ہوا اوسکو
طرف علیین کی لیگیا اور جس نی فرمان نمانا وہ
عاصی ہوا اوسکو عالم کیطرف بہیجتا ہی اور دور دور
پہراتا ہی مگر جب بصورت بہیمی بہیجتا ہی تو تکلیف
اوسی ساقط ہوجاتی ہے احمد حالط کہتا ہی کہ پیغمبر کی
بیبیان بہت تہین ابوذر رسول سی زاہد تر ہے
اسلئی کہ بہت جورو ان رکہنا طعن ہے اور معمر اور
اصحاب اوسکی کہتی ہین کوئی اعراض اجسام مین

فعل خدا ہین اور فعل جسم ہی کہ اوس سے پدید ہوتا ہے
بالطبع لیکن نہ اختیار سے اور خدا تعالی اعراض پر قادر
نہین موافق انکی مذہب کی خدا تعالی نہ خالق موت ہی
اور نہ خالق حیات پس اجسام خود بخود زندہ ہوتی ہین
اور آپ ہی مرتی ہین شمامہ بن اشرس کہتا ہی کہ
بہت سی حیوانات مانند پشہ اور مگس کی الخ
کوئی خالق نہین آپہی پیدا ہوتی ہین وقتی کہتا ہی کہ
شمامہ نی ایک خلق کو دیکہا کہ روز جمعہ آدینہ بصرہ
مین جاتی ہین اپنی بعض یار دوستی کہا کہ ان گدہونکو
دیکہو کہ کیسا اوس اعرابینی انکو گمراہ کیا اور راہ سی
بیراہ کر گیا اور سرگردانیمین ڈالا اور جاحظ نی اپنی کتاب
مضاحک مین کہا کہ شمامہ کہتا ہی کہ تمام کفار اور فلاسفہ
اور دہری اور زنادقہ یہود مجوس نصاری نہ بہشت
مین جاینگی اور نہ دوزخ مین اور کودک اور بہایم کو خدا
خاک کر لیگا اور اوسیکو سونپ دیگا اسلی کہ بہشت

اور دوزخ

اور دوزخ ثواب اور عقاب کی جگہہ ہی اور ان سبکو نہ
ثواب ہی اور نہ عقاب اسواسطیکہ انہون نی معرفت ؛؛
حاصل نہین کی ابن ریوندی جاحظ سی حکایت کرتا ہے
کہ اوسنی کہا کہ خدا تعالی کسیکو دوزخ مین نہ بہیجیگا مگر وہ
کہ آتش اونکو اپنی طبع کیطرف کہینچی اور ایسا ہی اور کتاب
حیل دزدان اور کتاب عیش وصناعات اور کتاب تاریخ
اور نوامیس یہہ سب تمامہ کی تصانیف سی ہین احمد
حدی کہتا ہی کوئی حیوان نہین کہ درمیان اونکی نبی اور
پیغمبر نہو یہان تلک کہ کیک اور پشہ اور خدانی خلایق بہشت
مین پیدا کیا جب بہشت مین معصیت کی نکال دیا اور کہتی ہین
جو کوئی دنیا مین خیر پاتی اوس سبب سی پاتا ہی کہ دور
اول مین کچہہ خیر کی ہی اور اگر شر کیا ہی شر پاتا ہے
اور یہہ مذہب تناسخ کا ہی جعابیہ معتزلہ ہی کہتی ہین
انسان قادر ہی کہ بعض حشرات کو پیدا کری ایکشخص
علما مین سی روایت کرتا ہی کہ نشاپور مین ایک مرد تہا

قوم معتزلہ سی ا وسکو سنا کہتی تہین اس مسئلہ مین ابو علی
نقفی سی مناظرہ کیا بعد و تین روز کی ابو علی کی پاس آیا اور
ایک پارہ گوشت گندیدہ ہاتھہ مین رکہتا تہا اور اوسمین کرم
بہت پڑگئی تہی کہا اس کرم کو مینی پیدا کیا ہی ابو علی نی
کہا اگر تو نی پیدا کیا ہی تو بتا کہ عدد اور شمار انکا کیا ہے
اور نر اور مادہ انمین کون ہی اوس مرد نی الزام پایا
اور منقطع ہوا اور کہتی ہین روا ہی کہ خدا کو مطیع کہین
اسلئی کہ خدا جب مراد بندگی بر لایا اور حاجت
اوسکی روا کی مطیع بندہ کا ہوا اور روا ہی کہ خدا عورتکو
حاملہ کری ابو الہشیم کہتا ہی خدا قادر نہین کہ ایک مرد
کو دنیا سی نابود کری اسواسطی کہ جب فنا ضد
عالم ہی اور عالم ضد فنا کیونکہ ایک جزو فنا سی اتنی
بڑی عالم کو نیست کری پس لازم ہوگا کہ ساتھہ ہر یک
جزو عالم کی ایک جزو فنا سی پیدا کری اوسوقت جمع
ضدین ہوا و جمع ہونا ضدین کا محال ہے عقلاً اور کہتی
ہین کہ

ہین اگر کافر مسلمان ہوا اور ایک درہم اوسکی بات
مین ہوتا ابد دوزخ مین رہیگا اور مسلمان ہونا فایدہ نہ دیگا
اور کہتی ہین اگر کوئی توبہ کری جس گناہ سی کہ کیا ہی
اور وہ توبہ کیوقت مثل اوس گناہ کی قادر نہو توبہ
اوسکی درست نہو جیسی کسینی دروغ کہا اور بعد
اوسکی گنگ ہوگیا یا زنا کیا اور اوسکی عورت کات
ڈالی توبہ اوسکی درست نہین اور کہتی ہین ہو لوی خلاف
معتزلہ کی ہو اہل سنت وجماعت اور اشاعرہ اور افضیہ
سی ہمیشہ دوزخ مین رہی پس انکی نزدیک بہشت
خالی ہے اور تمام خلق دوزخمین ہین نظام اور اوسکی
اتباع کہتی ہین کہ قدرت اور علم اور حیات اور سمع اور
ارادت خدا کو نچاہیی کہنا کہ اشیا ہین اور نہ اجسام اور
نہ اعراض اور نہ جز اوسکی اور نہ بعض اوسکی اسواسطی
کہ صفات ہین اور صفات کو صفات نچاہیی کرنا اور کہتی
ہین افعال بندونکی صفات اونکی ہین اور صفات اونکی

یہہ ذات اونکی ہے اور نہ جز انکا اور ان اعراض کو اجسام
اور اشیا مثناقض نہیں اسواسطیکہ جب اعراض ہو لازم
آیی کہ اشیا ہون اور کہتی ہین کہ حرکات اور سکنات مات
اور کلام سی اور اطاعت اور معصیت اور کفر اور ایمان سے
اور لذتین اور طعم اور سب بو اجسام ہین اور زرقانسی
حکایت کرتی ہین کہ اوسنی کہا ہر حرکت اور سکون
فعل نہین تمام ہوی بعضی مقالات یہود ان امت کی
اور فاضل متدین اور متدہر اور عالم متامل خوب جانتا ہے
کہ ان ملاعین نے کیا کہا اور رد انکی اقوال کا اور اشاعرہ کا
قران اور احادیث سی خوب ظاہر ہوتا ہی چاہیکہ ...
وہانسی مطالعہ کرین واللہ یعلم فہرست چوتھی
بیانمین مقالات شیعہ اثنا عشریہ کی کثرہم اللہ
امثالہم اور مذہب حق اس طائفہ ناجیہ کا اور گفتگو
انکی معاندینکی اور اقوال نواصب وغیرہ کی جان تو
طائفہ اثنا عشریہ کہ سنی ملعون انکو رافضی کہتی
ہاہین انکی

ہین انکا اعتقاد حق وہ ہی کہ تمام دنیا بایں وسعت اور
آسمان باوجود اس جبال ات اور عظمت کی اور انسان
او حیوان اور نباتات او جمادات اور ہوا اور مار او رشیہ
کا ایک صانع اور آفریدگار ہی ایسا اللہ کہ یگانہ نہین
رکھتا اور نظیر اور مانند اوسکا کوئی نہین اور یہہ سب
بدون تقدیر ملکات قدیر بہم نہین پہنچتی اور کوئی چیز بالطبع
متکون نہین ہوتی بخلاف ملاحدہ اور سوفسطانیہ اور
بعضی حکماکی اور برخی یونانیوسکی اور اصحاب ابن ابی
العوجا قائل نہین ہین وجود صانع عالم کی اور دہریہ انا
خلقت دنیا اور مافیہا کو نسبت دیتی ہین دہرسی او
طبیعون کہتی ہین کوئی خالق نہین مگر طبعیت بشعور اور
بعضی اہل نجوم سی کہتی ہین کہ اشیا تاثیر کواکب
طبائع دوارہ سی عمل مین آتی ہین اور شیعہ کہتی ہین
یہ عالم کہ مراد اوسی ماسوی اللہ ہی عرش سے
فرش تک اور تحت الثری اور جو کچھ کہ مابین انکی ہے

سب محدث ہین اور تازہ بہم پہنچی اور ہمیشہ سی نہ تہی
اور ابتدا اور زمانی ہر ایک مین مختلف ہی کہ کس مانہ مین
کب بہم پہنچی بخلاف دہریہ اور فلاسفہ اور اصحاب دوار
او طبایع اور اہل نجوم اور سوفسطائیہ اور ایک طائفہ
براہمہ اور ہندو اور ہر فرقہ جماعت خطا او چین او مغربیونکے
کہ کہتی ہین عالم قدیم ہی اور کہتی ہین کہ کواکب انوار
ہین اور سموات اجسام بخلاف فلاسفہ اور ارباب نجوم
کی کہ کہتی ہین کہ کواکب جسم ہین زندہ اور ناطق اور کہتی
ہین عالم کیواسطی ایک صانع مختار ہے کہ جو کچھہ چاہی کرے
نہ موجب ہی اور نہ مضطر نہ عاجز بخلاف فلاسفہ کہ وہ
کہتی ہین کہ موثر موجب ہے اور کہتی ہین کہ تمام موجودات
صنع صانع مختار ہین بخلاف اہل طبایع کی کہ کہتی ہین جو
کچھہ ماتحت فلک قمر ہے تاثیر طبایع سی ہی اور ایک
طائفہ غلات اور بعضی مسلمانان اور قلیل حکماسی
کہتی ہین کہ جبرئیل علیہ السلام ماتحت فلک قمر مین تاثیر
کرتی ہین

لیتی ہین اور بعضی اسکو ائمہ علیہم السلام سی نسبت
دیتی ہین اور بعضی نسبت ساتہہ مخلص کے دیتی ہین کہ
مراد او سی سلمان اور ابو ذر اور مقداد اور عمار یاسر
اور عمر بن امیہ حمیری علی کیطرف سی تاشیر کرتی ہین اور
کہتی ہین کہ صانع عالم موجود ہی بخلاف ملاحدہ کہ کہتی ہین
نہ موجود ہی اور نہ معدوم اور کہتی ہین کہ خدا قادر ہی بذات
بخلاف اشاعرہ کہ وہ کہتی ہین قادر ہی بقدرت خود
اور کہتی ہین کہ صانع عالم دانا ہی لذاتہ بخلاف مجبرہ کہ
نزدیک انکی عالم ہی لعلم دیگر اور کہتی ہین کہ صانع عالم
زندہ ہی اور باقی لذات بخلاف مجبرہ کہ کہتی ہین حی ہے
بحیات باقی ہی بہ ابقا اور کہتی ہین کہ صانع عالم ہمیشہ
باقی ہی بخلاف حشویہ اور کرامیہ کی کہ کہتی ہین وہ
ہلاک ہوگا مگر مونہہ اوسکا تعالی اللہ عن ذالک
اور کہتی ہین کہ خدا سمیع اور بصیر ہی نہ باکت یعنی
عالم ہی بمسموعات اور مبصرات بخلاف مجبرہ اور مشبہ

اور مجسمہ کہتی ہین سمیع اور بصیر ہے آلہ واصرہ سے
اور کہتی ہین خدا مستغنی ہی تمام موجودات سی اور نفع و
ضرر اور الم سب شہوات سی مبرا ہی بخلاف حنابلہ کی
کہ کہتی ہین واسطی خدا کی کہانا پینا نکاح کرنا ہی اور اوسکا
الم ورنج پاتا ہی اور کہتی ہین خدا جسم اور جوہر اور عرض
نہین ہے اور جا اور مکان نہین رکہنا بخلاف مشبہہ
اور مجسمہ کے اور اکثر مراہمہ اور حنابلہ کی اور ایک طائفہ
مجوس کا اور گبر ولگا اور بعضی یہود سی بلکہ سب اور
بعضی گرامیوں سی اور گروہ نصارا کہ انکی نزدیک معبود
ایک جوہر ہی اقنوم ثلثہ سی اور مکان رکہتا ہی اور
سب یہہ فرقی غیر نصارا کہتی ہین جا اور مکان رکہتا ہے
اور انکی بعض کی نزدیک عرش پر بیٹہا ہی اور اعضا
اور جوارح رکہتا ہی اور بعضی کہتی ہین اعضا اوسکی بصورت
حروف ہین اور موتہہ اوسکا بصورت ایکمرد کی دکہای
دیتا ہی اور بعضی کہتی ہین مانند پسر سادہ کی ہی او

بعضی

بعضی اوسکو جسم جانتی ہین اور بعضی اوسکی جسم کو
سب سی بزرگتر جانتی ہین اور بعضی کہتی ہین استغفر اللہ
ایک خر پر سوار ہوتا ہی بصورت لپہ امرد اور شبہای
چہار شنبہ و جمعہ آسمان سی اوترتا ہی اور زمین پر
بیٹھتا ہی اور احمد حنبل کہتا ہی شتر پر سوار ہی اور جامہ
زرتار پہنی ہے اور نصاری علیہم اللہ کہتی ہین معبود
مسیح ہی اور اسیطرح کنار قریش جو روا اور فرزند کا
اتحاد رادا اسپر روا رکہتی ہین ملائکہ دختران خدا ہین اور
بعضی اہل تصوف سی عشق کو خدا جانتی ہین اور بعضی
اپنی کو خدا سمجھتی ہین اور بعضی نسبت الوہیت کی اپنی
بعض مشائخ سی دیتی ہین اور کہتی ہین خدا مرید ہے
بارادہ حادث اور کارہ ہی بکراہت حادثہ کہ نہ محل
مین ہو بخلاف مجبرہ کی کہ یہہ کہتی ہین مرید اور کارہ ہے
بارادہ قدیم اور کہتی ہین خدا ازل مین عالم تہا جو کچہہ تہا
اور جو ہوگا اور جو آئیگا بخلاف ریونیدیکی کہ کہتی ہین عالم

ہی حق تعالی بعلم محدث اور جہم بھی اسی معنی مین اونکے
متفق ہی اور کہتے ہین کہ حق تعالی قادر ہی تمام مقدورات پر
بخلاف نظام کی کہ کہتے ہین قبایح پر قادر نہین ہے اور
اشاعرہ کہتے ہین کہ کفر اور ظلم اور قبایح اور شرک
کو اوسینے پیدا کیا لیکن اوس سی ناراضی ہے اور
کہتے ہین کہ اتحاد و ولد اوسی محال ہے اور فرزند
نہین رکہتا بخلاف یہود کی کہ کہتے ہین عزیز پسر خدا ہی اور
نصاری کہتے ہین عیسی پسر خدا ہی اور کہتے ہین کہ خدا مرکب
نہین بخلاف فلاسفہ اور سوفسطائیہ اور نصاری کی کہ
کہتے ہین مرکب ہی اور نصارا کہتے ہین کہ ایک جوہر بسیط
ہی اقنوم ثلثہ سی اور ان اقانیم سی ایک کو اقانیم
آب کہتے ہین اور وہ قدیم ہی اور دوسریکو اقنوم ابن
کہتے ہین اور وہ کلمہ ہی اور تیسریکو اقنوم روح القدس
کہتے ہین اور کہتے ہین مقدورات خدا کی نامتناہی ہین
اور کہتے ہین کہ خدا محل حوادث نہین بخلاف گمراہیون کے

کہتے ہین

کہتے ہین محل حوادث ہی اور کہتے ہین کہ خدا متکلم ہے
اور کلام فعل اوسکا ہی اور حادث ہی بخلاف مجبرہ
کی کہ کہتے ہین متکلم ہی بکلام قدیم اور کہتے ہین کہ قرآن
حادث ہی اور مخلوق بخلاف اشعریونکی کہ کہتے ہین قدیم
ہی اور کہتے ہین کہ خدا کو کسینی نہین دیکہا اور نہ دیکہہ
سکینگی ہرگز نہ دنیامین اور نہ آخرتمین بخلاف جبرہ کی
کہ کہتے ہین خدا کو چشم سرسی آخرتمین دیکہینگے اور
بعضی جہال صوفیہ سی کہتے ہین کہ اکثر شائخ نی خدا
کو دیکہا ہی اور دیکہتے ہین بلکہ عرش وغیرہ اماکن مین بیٹھ
خدای تعالی سی صحبت رکہی ہی اور براہمنہ ہی یہی اعتقاد
رکہتے ہین اور کہتے ہین کہ خدا کو کوئی صفت بغیر صفات
ثبوتیہ اور سلبیہ کے کہ ہمنی سابق مین یاد کیا نہین ہے
بخلاف ابو حنیفہ او ضرار بن عمر کی کہ انکی نزدیک واسطے
خدا کی وہ صفت ہی کہ اوسکو ماہیت کہتے ہین اور کہتے
ہین معرفت اللہ کسبی ہی دنیامین بخلاف مجبرہ کی کہ

کہتی ہین ذاتی ہے اور معتزلہ بغداد کہتی ہین کہ کسبی
ہے دنیا اور آخرت مین اور کہتی ہین معرفت دنیا مین
ضروری ہی بخلاف جاحظ اور علی اسفرائینی کہ انکی
نزدیک دنیا و آخرت مین ضروری ہی اور کہتی ہین
معرفت خدا کی واجب ہی عقلاً نہ تقلیداً اور نہ سماعاً
اور نہ تقلیداً بدرالسی بخلاف مجبرہ کی کہ کہتی ہین نقل
اور شرع سی واجب ہی اور تفحص ضرور نہین اور
ملاحدہ اسماعیلیہ کہتی ہین کہ معرفت معلم صادق کی
کہنی سی حاصل ہوتی ہے اور مانند ریوندی اور
ثمامہ بن اشرس اور بعضی حشویہ اور فخر رازی اور
ابن حجر ناصبی اور ناصر الدین بیضاوی اشعری اور
غزالی اور حنابلہ بغداد اور بعضی معتزلہ بصرہ کی قائل
ہین معرفت اللہ کی ساتھہ تقلید کی اور استماع کی
اور بھی یہہ سب کہتی ہین کہ معرفت مین نظر کرنا واجب
نہین اور کہتی ہین کہ معرفت خدا کی فکر اور اندیشہ اور

دلائل

دلائل وبراہین سے حاصل ہوتی ہے بخلاف ملاحدہ
اسماعیلیہ کے کہ کہتے ہین فکر و اندیشی سے حاصل نہین
ہوتی زبان مقتدا سے بگفتۂ واسطہ حاصل ہوتی ہے
اور نزدیک صوفیون کی تصفیہ واد ریاضات سے اور قول
شیخ سے اور نزدیک براہمہ کے ریاضت سے اور پیر
کے کہنے سے اور کہتے ہین اول واجبات تفکر اور دلائل
نہین ہے اول واجبات معرفۃ اللہ ہی نہ اور کوئی چیز
اور کہتے ہین جو مولود کہ مومن اور کافر سے پیدا ہوا
فطرت اسلام پر اور اذعان قبول صانع واجب
پر ہے اور مفطور ہی اسی پر بخلاف مجبرہ کی کہ کہتے
ہین ایسا نہین ہے اور کہتے ہین کہ خدا کی کافر پر نعمت
ہے اور یہہ نعمت موجب شکر ہے بخلاف اشاعرہ
ور مجبرہ کی کہ کہتے ہین کہ خدا کی کافر پر کچھہ نعمت نہ دنیا
ین نہ آخرت مین اور شکر منعم کا واجب نہین ہے اور کہتے
ن صانع عالم ایک ہی قدیم اور نجاہی کہ ساتھہ

اس قدیم کی قدیم دوسرا ہو بخلاف صابئین لے کہ انکی
نزدیک سبعہ سیارہ قدیم اور موثر ہین اور اشاعرہ بغیر
از ذات آٹھہ قدیم کی قائل ہین اور حکما عقول عشرہ
کے قائل ہین اور کہتی ہین خدا شریک نہین رکھتا نہ خدا ہے
ہین اور نہ عبادتمین بخلاف مجوس اور نصارا اور برہمہ
کی اور بعضی مغربیونسی اور سکان سواحل سراندیپ
اور دیودمہ اور قاطبان زیر خط استوا اور اہل صیام
دیاب اور اہل صر صرا اور خطا اور خان بالغ اور بعضی اہل
چین اور تبت سی کہ شریک کی قائل ہین اور احمد
بن جاحظ معتزلہ سی کہتا ہی کہ عالم کی دو مدبر ہین
خدا اور عیسی ایک قدیم اور دوسرا حادث اور اتحادیہ
صوفیہ سی بہی یہی اعتقاد کرتی ہین اور غلات بہی اسے
قرار کو بعضی ائمہ علیہم السلام سی نسبت دیتی ہین
اور کہتی ہین خالق اور رازق صفت فعل خدا ہی صفت
ذات بخلاف ابو حنیفہ کی اور اوسکی اتباع اور کرامیہ اور

تمت

حشویہ کہ یہہ سب کہتی ہین صفت ذات ہی اور خدا
ازل مین خالق اور رازق تہا اور کہتی ہین کہ خدا حلول
اور اتحاد سی مبرا ہی اور منزہ بخلاف بعضی اہل تصوف
اور اصحاب مسیلمہ کذاب اور اصحاب ابن مقنع خراسانی
اور عیسویون اور برخی ہندوستانی کہ دعوی حلول
اور اتحاد کا کرتی ہین اور کہتی ہین کہ روح بعد جدا ہونیکی
جسد سی باقی ہی بخلاف مجبرہ کی کہ کہتی ہین روح فانی ہے
اور خدا قیامت مین اوسکا اعادہ کریگا اور کہتی ہین حقیقت
اور ماہیت روح کی بغیر از خدا کوئی نہین جانتا بخلاف
ایک جماعت کی کہ کہتی ہین ایک جوہر مجرد ہی اور بعض
کہتی ہین جسم لطیف ہی اور نزدیک مجبرہ کی ہی جسم
ہی اور نزدیک اطبا اور طبیعونکی خون حرارت غریزی
کا جوف مین نباتات اور حیوانات کی محتبس ہے اوسکو روح
جانتی ہین اور کہتی ہین کہ روح مخلوق ہی بخلاف احمد
حنبل کی کہ کہتا ہی جو کوئی کہی کہ روح مخلوق ہی مبتدع

ہی اور جو کوئی کہی حادث ہی وہ کافر ہے اور کہتی ہین
کہ خدا نی عالم کو ہست کیا بعد اوسکی کہ نیست تھا
بدون مادہ واصل کے بخلاف بعضی فلاسفہ وغیرہ حکما
اور یہود کی اور بعضی صوفیہ سی کہ کہتی ہین اجسام کو
ہوا سی پیدا کیا اور بعضی کہتی ہین اجسام کو ایک
جوہر سی پیدا کیا اور بعضی کہتی ہین آب سی پیدا کیا
ہی اور ثنوی کہتی ہین کہ ظلمت سی پیدا کیا اور طبیعون
کہتی ہین کہ طبیعت سی سب متکوّن ہوی اور آسمان
دود آب سی بہم پہنچا اور آب جوہر سی ہی اور بعضی
کہتی ہین کہ آب عرق زمین ہی اور زلزلہ زمین کی
نفس کہینچی سے بہم پہنچتا ہی اور زمین کف آب سی اور
کرم موج آب سی بہم پہنچی بغیر موثر کی اور کہتی ہین کہ عوض
موجود نہین ہے اور ممکنات جوہر ہین یا اجسام اور
اعراض ممکن الوجود ہین اور کہتی ہین کہ مقدورات
باہمیں نوعین ہین بارہ او تمین سی مقدور ہمارا نہیں

اور نو

اور نو مشترک ہین درمیان خالق اور مخلوق کی اور
ایک مقدور بندہ ہی نہ مقدور خالق اور وہ فعل مباشرے
بخلاف مجبرہ کی کہ وہ کہتی ہین اعراض متّسق نوع ہین اور
کوئی ایک اونمین سی بندا کیا مقدور نہین اور کہتی
ہین کہ ممکنات جوہر اور اجسام اور اعراض سی تب
مخلوق خدا ہین بخلاف شمامیہ ین اشرسکے کہ کہتا ہے
حشرات الارض کا خالق نہین ہے اور مجوس کہتی
ہین کہ اہرمن نی پیدا کیا اور سوفسطائیہ کہتی ہین کہ
اول خدا نی ایک چیز پیدا کی اور اوس چیز سی
دوسری چیز پیدا کی اور یہ دونو عالم مین مدبر ہین
ایک کو عقل کہتی ہین اور ایک کو نفس اور کہتی ہین
کہ عدم نہ جسم صرف ہی اور نہ اجسام بخلاف مشبہان
اور خیاط کی معتزلہ سی کہ نزدیک انکی وجہ یہہ کہ حال
وجود مین جسم ہی حال عدم مین جسم ہی اور کہتی ہین
نہ خدا شئی ہی نہ مانند اشیا کی یعنی وہ چیز ہے کہ

چیز سی مانند نہین بخلاف باطنیہ کی کہ کہتی ہین کہ خدا
نہ شی ہی نہ معدوم اور نہ مظنون اور نہ موہوم اور
کہتی ہین کہ واسطی اشیا کی حقیقت ہی بخلاف سوفسطائیہ
اور ہیولیکی کہ حقیقت نزدیک انکی کسی چیز مین نہین
روا ہی اگر کہتی ہین روا ہی کہ پیر کو دیکہین تو کہین
یہہ جوان ہی اور ریش دار بی ریش ہے اور کہتی ہین
کہ اشیا ہیولی نہین ہین بخلاف افلاطون اور اوسکی
اتباع کی کہ ہیولی جانتی ہین اور کہتی ہین کہ موتکو دیکہہ
سکتی ہین بخلاف اشاعرہ کی کہ کہتی ہین نہین دیکہہ
سکتی دہریہ کہتی ہین کہ موتکو نہین دیکہہ سکتی لیکن
آسمان ستون رکہتا ہی کہ ہم نہین دیکہتی جو کوئی
اوس ستون پر ٹکر کہاتا ہی مر جاتا ہی اور اصحاب
طبایع کہتی ہین کہ حرارت عنزیری نی کہ میل طرف
اندر کی کیا حیوانات مرتی ہین اور کہتی ہین کلام معنی ہے
یعنی عرض ہے بخلاف بخاریہ کی کہ کہتی ہین کلام کو جب

کہتین

لکھین تو جسم اور جب پڑھین تو عرض ہی اور کہتی
ہین کہ باقی رہنا بعض اعراض کا ایک زمانیمین جائز
ہی اور بعض کا جائز نہین بخلاف کعبی اور اشعری
اور بغدادیونکی کہ کہتی ہین عرض ایک زمانیمین باقی
نہین رہتا اور کرامیہ کہتی ہین سب اعراض باقی
رہتی ہین اور نیست نہین ہوتی مگر وقت ہلاک ہونے
جسم کی اور کہتی ہین تمام اعراض محدث ہین
بخلاف ایک قوم کی دہریونسی کہ کہتی ہین اعراض
اور اجسام قدیم ہین اور ایک قوم طبیعیون سی
کہتی ہین کہ محدث ہین لیکن کبہی نہین ہوتا کہ حادث
نہون اور کہتی ہین کہ خدانی گناہ پر عاصیونکی وعید
فرمایا ہی بخلاف کرامیہ کی کہ انکی نزدیک کفار کو
وعید کیا ہی نہ عاصیونکو اور بعضی اشاعرہ بہی اسی
پہر گئی ہین اور مرجیہ بہی انہین سی متفق ہین اور
مقاتل اور سلیمان اور ایک قوم اہل خراسان سی

بہی اسی پر اعتماد کرتے ہین اور بعضی حجر داور خراسانیونمین
کہتی ہین کہ وعید ایمانمین اثر نہین کرتا اور ضد اعمالسی
سوال نہین کرتے اور اکثر اہل روم اور اذبک اور
ہند متابعت قول آخرالکرتے ہین اور کہتی ہین کہ شک
وسہو وغلط خدا پر روا نہین اور ثواب اور نیکی اور
بندہ ماعی نہین کہتا بخلاف کیسانیہ اور محبسمہ اور حنابلہ
کی یہہ سب خدا پر روا کہتی ہین اور کہتی ہین خدانی
کفر اور شرک اور ضیق اور زنا وغیرہ اور ناشائستہ بندی
مین نہ پیدا کئی اور نہ پیدا کریگا اسلئی کہ یہہ افعال عباد
سی ہی بخلاف مجبرہ اور اشاعرہ اور ضنادیدقریش
کی کہ تحریم جانتی ہین اور بعضی یہود اور انصاراسی کہ
کہتی ہین تمام فساد کہ عالم مین ہے سبکو خدانی بندون
مین پیدا کیا اور اوسیکی خوشی سی ہی اور خدا چاہتا
ہی کہ اوسکو ثالث ثلاثہ کہین اور مریم اور سب
انبیا کو ناسزا کہین اور اونکو قتل کرین اور ساحر

اور کذاب

اور کذاب کہین اور کہتی ہین کہ جائز نہین کہ ابنیا کو دوزخ
مین لیجاوین اور کفار کو بہشت مین بخلاف مجبرہ کی کہ
کہتی ہین کہ خدا اگر تمام ابنیا اور اولیا اور ملائکہ کو دوزخ
مین لیجاوی نیکو ہی اور عدل ہے اور اگر تمامی کفار اور شریر
اور فرعون اور شداد اور نمرود کو بہشت مین لیجاوی
اور جہاد لکفاد جبہ ابنیا اور رسل اور ملائکہ سی عالی
ترکری نیکو اور افضل ہے اور قاطبہ نصاری کہتی ہین
کہ سب ابنیا بسبب گندم کہانی حضرت آدم علیہ السلام
کی دوزخ مین تہی حضرت عیسی آئی اور جہنم کو خراب کیا
اور ابنیا کو نجات دی اور کہتی ہین بدون عصیان کی
کوئی مستحق جہنم کا نہین ہوتا بخلاف مجبرہ کی کہ بدون
عصیان مستحق جہنم کی ہوتی ہین اور کہتی ہین کہ خدا کو
نچاہی کہ ایک کی جرم سی دوسری کو عذاب کری
اور گناہ کسیکا دوسری پر لکہی بخلاف مجبرہ کی کہ
کہتی ہین کہ خدا اطفال کو مان باپ کی کردار سی عذاب

کریگا اگرچہ بقطعی ہو کہ شلغم مادرسی گر گیا ہو اور کہتی

ہین تکلیف ما لا یطاق زشت ہی اور خدا زشتی نہین

کرتا بخلاف مجبرہ کی کہ انکی نزدیک تکلیف عاجز کی روا

ہی اور کہتی ہین کہ دروغ خدا پر روا نہین بخلاف عطو یحیے

شاگردان اشعری سی کہ وہ کہتا ہی دروغ خدا پر جایز ہے

اور کہتی ہین اگر کوی گناہ بہت کری اور بعض سی

توبہ کری جن گناہو نسی کہ توبہ کی ہے درست ہی بخلاف

ابو ہاشم کی کہ کہتا ہی اگر کوی ہزار نوع گناہ سی توبہ

کری اور ایک سی نکری کچہہ اوسّی قبول نہین

اور کہتی ہین بندہ عمل نیک سی مستوجب ثوابکا ہوتا ہے

اور عمل بد سی مستحق عذابکا بخلاف معتزلہ اور اصحاب

وعیدیہ کہتی ہین نیکی بدیکو باطل کرتی ہے اور بدی

نیکیکو اور کہتی ہین کہ اگر کوی گناہ کار ہو اور بی توبہ مر جاے

اور مومن ہو تو یا خدا اوسی عفو کرتا ہی یا بشفاعت رسول

یا ایک ائمہ علیہم السلام سی اوسکو بخشتا ہی اور اگر

شفاعت

شفاعت اوسکی نکرین تو دوزخ مین جاتا ہی اور بقدر گناہ
کی عقوبت پای بعد اوسکی عمل نیک سی بہشت مین
جای اور ہمیشہ دوزخ مین نرہی بخلاف اہل وعیدیہ اور
معتزلہ وغیرہم کی کہ یہ کہتی ہین کہ اگر کوی ہزار سال کی
عمر کری اور صائم الدہر اور قایم اللیل ہو اور ایک گناہ کبیرہ
اوسی وجود مین آی اور بدون توبہ کی مری ابد الآباد
دوزخ مین رہے اور وہ سب ایمان اور عبادت ضایع ہی
اور کہتی ہین کہ رسول خدا اور ائمہ ہدا اور فاطمہ زہرا اور
انبیای عظام صلواۃ اللہ علیہم مع خاص ہمونکی مومنان
گنہگار اور عاصیان بدکردار کی شفاعت کرینگی بخلاف
خوارج لعنہم اللہ کی کہ قطعا شفاعت کی قائل نہین اور
اشاعرہ کہتی ہین کہ رسول خدا تنہا شفاعت کرینگی نہ
اور کوی لیکن درجہ اہل بہشت کا زیادہ کرسکتی ہین
نہ اسقاط گناہ اور کہتی ہین مومن دو نوع پر ہی جلکی اور
حقیقی مومن جلکی سی ارتداد جایز ہے اور مومن حقیقی

مرتد نہین ہوتا اسلیے کہ جب معرفت حاصل کی اور علم
حاصل ہوتا ہی علم بمنزلہ یقین اور یقین بمنزلہ علم ضروری
ہی اور جبتک کہ عقل سے شک وشبہہ اوسمین بہم
نہین پہنچتا پس وقوع کفر مومن حقیقی سی جایز نہین ہا
بخلاف اہل سنت ونواصب وخوارج کہ قایل وقوع
کفر وزندقہ کی ہین مومن حقیقی سی اور انبیا اور اولیا
اور اوصیا سی بہی اور کہتی ہین کہ جو کچہہ اعراض سے
ہی منقطع ہی نہ دایم بخلاف ابو علی جبائی کہ وہ کہتا ہی
اعراض دایم ہین اور کہتی ہین کہ عوض مکافات کا دنیا مین
بہی ہی اور آخرت مین سے بخلاف اہل سنت کی کہ کہتی ہین
عوض دنیا مین ہمیشہ ہی اور آخرت مین نہین اور کہتی ہین
مکلف کو بخا ہی کہ دنیا مین اوسکو ثواب پہنچی اسواسطے
کہ ثواب دایم ہی اور دوام دنیا مین محال اور لازم آتا ہی
کہ انقطاع تکلیف اور اتصال ثواب مین ایک زمانہ گذرے
اور یہہ روا ہی کہ کسیکو اسقدر عمر دی کہ ایمان لاوی اور

ثوابکو

ثواب کو پہنچی بخلاف کرامیہ اور بعض معتزلہ کی کہتی ہین روا
ہی کہ دنیا مین ثواب اوسکو پہنچی اور بچھوڑی کہ وہ
ایمان لای اور اوسکو موت دی اور کہتی ہین خدا نی
انبیا اور رسل اور ملائکہ اور مومن اور کافر سب پر لطف
فرمایا اور ہدایت کی اور حجت اپنی تمام کی ہی اور
قوت دی اور اختیار دیا کہ درمیان حق و باطل کی تمیز
کرین اور کفر اور ایمان اور نیک و بد کو اپنی عقل سے
اور اسیطرح نقل سی بہی جانین اور کسیکو انبیا
اور اولیا علیہم السلام سی مخصوص نہین کیا بخلاف
مجبرہ کی کہ کہتی ہین کہ خدا نی انبیا اور رسل اور ملائکہ
اور مومنونکو توفیق دی اور ہدایت کی اور اورونکو
نہین کی اور کہتی ہین جو اسمای الہی کہ وحی یعنی
قران اور حدیث سی ورود ہوی اونکو اور اسما
سی پر منا نچاہیی بخلاف ابوحنیفہ اور اشاعرہ
اور بعض معتزلہ اور جبائی کی کہ کہتی ہین کہ خدا کو عارف

اور مطیع اور عامل کہہ سکتی ہین اور کہتی ہین بعد خلقت
انسان کی بعثت ابنیا واجب ہی بخلاف براہمہ اور
ہنود اور اشاعرہ اور حکما اور اہل خطا اور سکان
سواحل سراندیپ اور عمان اور تہوڑی سی ملاحدہ
کہ کہتی ہین واجب نہین ہے اور کہتی ہین کہ عدد ابنیا
کی ایک لاکھہ چوبیس ہزار ہین اور انمین سی تین سو
تیرہ تن مرسل ہین بخلاف یہود کی کہ عدد ابنیا کی
نزدیک انکی اتنی نہین ہین اور نزدیک نصارا کی عدد
ابنیا کی چوبیس ہین اور سبکو صاحب کتاب جانتی ہین
اور بعضی نصارا اسی حضرت آدم اور داود علیہما
السلام کو نبی جانتی ہین ادریس اور یوسف علیہ السلام
کو رہبان جانتی ہین نہ نبی اور کہتی ہین اول ابنیا آدم
علیہ السلام تہی بخلاف مجوس کی کہ وہ کہتی ہین کیومرث
تہا اور برہمہ کہتی ہین اول ابنیا آدم ہین اور آخر شیث
سلام اللہ علیہما اور کہتی ہین آدم اور حوا علیہما السلام

فی الپسر اور دختر کو اپنی باہم مزاوجت نہین دی بلکہ
حوریہ اور جنیہ کو بزوجیت اپنی بیٹون کو دیا اور انسی
اولاد پیدا ہوئی بخلاف اہل سنت کی کاہم اور یہود اور
نصاری اور مجوس قاطبۃ کہ قائل ہین بہائی بہن کا
آپسمین نکاح کیا اور کہتی ہین کہ کفر اور نسیان اور سہو
اور عصیان انبیا اور اونکی اوصیا سی واقع نہین ہوتا
بخلاف یہود اور مجبرہ کہ کہتی ہین واقع ہوتا ہی اور ان
لوگ اشاعرہ سی بہت غلو رکہتا ہی کفر و شرک
مین انبیا اور اوصیائی اور سبکو معصوم نہین جانتا دیکہو
بلکہ ملاعین اہل سنت نی باب خطای انبیا مین رسالی
بہت لکہی ہین اور کہتی ہین کہ معجزہ نبی اور امام کی
ہات پر ظاہر ہوتا ہی اور ساحر کی ہات پر نہین ظاہر
ہوسکتا بخلاف مجبرہ کی کہ کہتی ہین انکی غیر کی ہات
پر بہی ظاہر ہوتا ہی اور اہل التصوف نسبت اسکی
اپنی مشائخ سی دیتی ہین اور کہتی ہین عین القضاة

اور بعضی مشایخ نی مردیکو زندہ کیا ہی اور وحی انکو
آتی تھی اور آسمانپر جاتی تھی اور خدا سی صحبت
رکھتی تھی اور کہتی ہین کہ پیغمبر ہماری اور اوصیا آنحضرت
کی بہترین انبیا اور اوصیای پیغمبران ہین بلکہ بہتر ملائکہ
مقربین سی ہین بخلاف بعضی اہل قبلہ اور قاطبہ
سنیان کہ قائل نہین اور کچھہ ان مین سی کہتی ہین
کہ ابراہیم علیہ السلام سی فاضل ترین اور ضرار
بن عمرو جو معتزلہ سی ہی وہ کہتا ہی کہ فضل مین
سب انبیا آپ مین یکسان ہین اور کچھہ تفاوت نہین
رکھتی اور بعضی معتزلہ مانند ابو عبد اللہ حلبی اور باقلانی
اشاعرہ سی کہتی ہین اور بہرحی شیعوںنی کہ ملائکہ بہتر
انبیا سی ہین اور کہتی ہین کہ انبیا بعد ادای رسالت
کی بہتر ہین بخلاف اشاعرہ کہ کہتی ہین جب ادای
رسالت کر چکی نبی نہین مگر مجازاً انکو نبی کہین گے اور کہتی
ہین جب روح قالب سی نکل گئے باقی ہے اور اسکا

۲۰۱ زفن

بنزلہ قفس ہین اور دوسرا قالب لطیف مثل قالب کی ملتا ہی مانند ملیکہ اور ہوا کی بخلاف مجوس او رتناسخی یا اور براہمہ کی کہ کہتی ہین بدن حیوانات مین نقل کرتی ہین اور معتزلہ کہتی ہین کہ باقی نہین رہتے معدوم ہو جاتی ہے اور کہتی ہین جسنی دعوی الوہیت کا کیا جو کچہہ اوسکے ہات پر ظاہر ہو محال یعنی سحر ہی ہے بخلاف ابن مقنع خراسانی اور ایک طایفہ صوفیوں سی کہ کہتی ہین سحر نہین حق ہے اور کہتی ہین کہ نبوت بمجرد دعوی کرنیکی کافی نہین بلکہ معجزہ لازم ہی بخلاف اکثر خوارج کی کہ معجزیکو لازم نہین جانتی اور محض دعویکو کافی سمجہتی ہین اور کہتی ہین کہ انبیا اور رسل اور اوصیا اونکی اور ملائکہ مومن ہین نا قطعاً بخلاف اشاعرہ او رشبویونکی کہ کسی شخص کو قطعاً مومن نہین جانتی اور اگر کسی پوچہین کہ تم مومن ہو تو کہتی ہین انشا اللہ اور کہتی ہین مخاطبہ ارواح سے ہی بعد فراغ بدنکی بخلاف نظام اور ریوندی اور معمر او

ایک قوم اشاعرہ اور غزالیکی کہ کہتی ہین مخاطبہ ازواج
سے نہین اور کہتی ہین معرفت خدا اور رسول اور امام
کے واجب ہی عقلاً بدلائل و براہین اور قدری نقلاً
اور فروع مین قدری عقلاً اور بہت اوسی نقلاً بخلاف
مجبرہ کی کہ کہتی ہین واجب ہی شرعاً اور کہتی ہین
امام کو چاہیی مختار من عنداللہ و منصوص من عندالرسول ہو
بخلاف خوارج اور نواصب اور سنیان ملعونکی کہ تعیین
امام کی باختیار رعیت جانتی ہین اور عباسی کہتی ہین
میراثی ہے اور زیدیہ کہتی ہین خروج بشمشیر ہے
جو کوئی اولاد فاطمہ علیہا السلام سے ہو اور کہتی ہین
کہ امام بعد پیغمبر کے بلافصل علی ابن ابیطالب علیہ السلام
ہین بخلاف کل اہل سنت اور نواصب اور خوارج
اور اکثر زیدیہ کہ کہتی ہین ابی بکر ہے اور کہتی ہین کہ امام
کو چاہیی مثل پیغمبر کے معصوم ہو ہر لغزش اور خطا سے
من المہد الی اللحد یعنی اول عمر سے آخر عمر

تا آخر

مثال بخلاف اور سب فرق مسلمانونکی کہ عصمت
کو امام مین شرط نہین جانتی اور کہتی ہین کہ امام کو
چاہی کہ تمام مراتب کمال مین رعیت سی افضل ہو بخلاف
نواصب اور خوارج اور اہل سنت اور بعضی معتزلہ کے
کہ امامت مفضول کو درست جانتی ہین ہرچند کہ نادان
اور تیرہ دل اور فاسق اور فاجر اور ضعیف العقل اور
جاہل اور خر ہو اور عالم باحکام دین اور مسائل نہو اور
کہتی ہین جو کوئی کہ دعوی امامت کا کری اور امام
نہو وہ مثل دعوی نبوت ہی کہ کافر ہی بخلاف مجبرہ
اور نواصب اور عباسیون اور زبیریونکی کہ کہتی
ہین کافر نہین ہوتا اور کہتی ہین کہ بعد ہماری پیغمبر کی
اور دوسرا پیغمبر نہو گا روز قیامت تک بخلاف یہود
کہ کہتی ہین پیغمبر موعود اب آئیگا اور وہ حضرت صاحب
علیہ السلام ہین اور بعضی نصاری سی بہی یہی کہتی
ہین کہ آئیگا اور کہتی ہین امام بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ و الہ

کی بارہ ہین اور ایک انمین سی مدت مدید تک مخفی رہ
ہوگا خوف و ترس سی اور آخر کو نکلیگا بخلاف نواصب
اور مجبرہ اور معتزلہ کہ کہتی ہین امام چار ہین اور بیزیدی
تین کی قائل اور زبیری پانچ کی قائل ہین اور عباسی
سینتیس تلی قائل ہین اور واقفی شیعہ سی سات کی رہ
قائل ہین اور کیسانیہ شیعہ سی چار تنا کی قائل ہین اول
امیر المومنین علیہ السلام اور آخر ابن الحنیفہ اور سماعیلی
آتھہ کی قائل ہین اور زیدیہ کہتی ہین جو کوی کہ عالم اور
شجاع فرزندان فاطمہ علیہا السلام سی شمشیر سی رہ
خروج کری وہ امام ہی تا روز قیامت اور کہتی ہین
امام اگر مغلوب اور مقہور رہو تقیہ کرنا اوسپر واجب ہی
اور اسیطرح سب مومن پہ ہی جس وقت خوف تلف
مال یا نفس یا عرض و ناموس ہو تقیہ کرین بخلاف
معتزلہ اور اہل سنت اور زیدیہ اور خوارج اور شویہ اور
نواصب کی تقیہ کو جائز نہین کہتی اور کہتی ہین ہر زمانہ

امام

امام سی خالی نہین اور نہوگا ابتدای آفرینش سی روز
قیامت تک خواہ ظاہر ہو خواہ پوشیدہ بخلاف تمام
نواصب کی اور سب فرق سوا امامیونکی کہ خلو عالم کا
امام سی جایز جانتی ہین اور کہتی ہین خروج کرنا امام
عادل پر ایسا ہی کہ پیغمبر پر خروج ہو کوی خروج کافر ہے
اور کبھی آمر زیدہ نہوگا بخلاف نواصب اور سنیون
اور خوارج اور زیدیہ وغیرہ بد مذہبونکی کہ صاحب خروج
امام پر کافر نہین ہوتا اور کہتی ہین بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ
والہ کی امیر المومنین علیہ السلام اور فاطمہ زہرا اور حسن
وحسین اور ہر ایک ائمہ اثنی عشر صلواۃ اللہ علیہم
افضل کل خلایق ہین بخلاف کل فرق اسلام کے
مگر کچہہ زیدیہ اور غلات کہ فاسقون اور کافرونکو سگ
سی کمتر ہون بہتر جانتی ہین اور کہتی ہین کہ ہمارے
مذہب مین رای اور قیاس اور اجتہاد اور استحسان
عقلی اور اجماع بدون وجود امام معصوم اور حسن وقبح

شرعی نہین ہے بخلاف تمام مسلمانون اور منافقون کے
کہ جائز جانتے ہین اور کہتے ہین کہ بہشت اور دوزخ ہرگز
فانی نہ تھی اور نہ ہونگی بخلاف ضرار بن عمرو کہ کہتا ہے
فانی ہونگی اور کہتے ہین کہ بہشت اور دوزخ الحال موجود
ہین بخلاف معتزلہ کہ کہتے ہین بعد قیام قیامت کی پیدا ہونگے
اور کہتے ہین کہ نعمتین اہل بہشت کی اور عقاب دوزخیونکا
ہمیشہ ہے اور آخر نہوگا بخلاف ابو الہذیل کی کہ کہتا ہے
دونو فانی ہونگی اور کہتے ہین بہشت میں بھی سگ و خوک
وغیرہ حشرات الارض کی نہین ہے بخلاف کرامیہ کی
کہ کہتے ہین یہہ سب بہشت مین ہونگی اور کہتے ہین کہ
خدا قیامت مین حساب خلائق کا کریگا بخلاف حنابط کی
معتزلہ سے اور نصارا کی کہ کہتے ہین مسیح علیہ السلام
حساب خلائق کا کرینگے اور کہتے ہین پہلے جو کوئی
بہشت مین جاویگا امیر المومنین علیہ السلام ہین
اسواسطے کہ علم محمد احمد انکی ہاتھ مین ہوگا اور بیشیا

پیغمبر کے جانیگی اور بعد رسول خدا اور ائمہ طاہرین صلوات
اللہ علیہم اور انبیا علیہم السلام اور مومن اس امت
کی داخل ہونگی اور بعد اوسکی اور امت اور مومنان
جن وانس اور درجات ہماری پیغمبر کے اور اہل بیت
علیہم السلام کی تمام خلائق سے رفیع تر ہین ان بانا
سناوہین بکل مخالفین امم ماضیہ اور بعضی مسلمانون
نی خلاف بہت کیاہی اور یہہ مقام گنجایش اونکی ذکر
کی نہین رکھتا اور کہتی ہین بہشت اور دوزخ مین ایک
جگہہ ہے کہ اوسکو اعراف کہتی ہین وہ نزدیک صراط
کی ہے متا فران عادل وسخی اور بعضی متصوفین
اگر خدا چاہیگا تو اوسجگہہ ہونگی اور نواصب کہتی ہین
محال ہے اور کہتی ہین کہ وعلی الاعراف رجال سے
کنایہ ملوک عادل ہین اور عبد اللہ بن سہل قشیری
کہتا ہی کہ اصحاب اعراف اہل معرفت ہین مشائخ اور
اولیا اور اہل تصوف سے اور کہتی ہین کہ عذاب قبر اور

منکر ونکیر اور ضغطہ قبر کا اور زمان اور احوال برزخ اور
عقبات سب حق ہی بخلاف ایک قوم کی معتزلہ سے
اور نجاریہ اور مجوس اور خوارج اور بعضی یہود اور نصارا
اور ملاحدہ کلھم اور اصحاب تناسخ اور براہمہ ان
سبکا انکار کرتی ہین اور بعضی معتزلہ سی کہتا ہے
کہ سوال وقت ہوکنی صور کی ہے نہ قیامت کیوقت
اور کہتی ہین کہ میزان عبارت ہی انبیا اور اوصیا اور
ائمہ صلواۃ اللہ علیہم سی کہ میزان حقیقی مین
حشر اور نشر اور کوثر اور صراط اور شفاعت
احوال اور حساب اور پر دین نامہا اور خصوصیات قیامت
سب حق ہے بخلاف کل خلق عالم تب امان اور کافر سے
نہ مومن اور تمام اہل فرقہ کہ ہر ایک مین ان امور سی
بہت کچھہ کہتی ہین بعضی تو قائل ہین ان سبکی اور
بعضی خصوصیات کی قائل ہین اور ایک جماعت اور بعضی
انمین سی قائل ہین اور بعضی مطلق قائل نہین ہین

اور کہتی ہین

ہی کہتی ہین اطفال ممنا مغفون اور مشرکونکی بعد اتمام حجت
کی سب بہشت مین ہونگی اور خادم اہل بہشت
کی ہونگی بخلاف نواصب کی کہ کہتی ہین جہنم مین ہمراہ
اپنی باپکی جائینگی اور کہتی ہین کہ جنات ہین بخلاف حکما
کی کہ قائل نہین اور کہتی ہین کہ حرام روزی نہین
ہوتی بخلاف مجبرہ کی کہ کہتی ہین حرام سی روزی
ہوتی ہی اور گرامیہ کہتی ہین غذا کی جہت سی روزی
ہوتی ہے نہ ملکیت سی یہہ مجمل تہا اصول مذہب
امامیہ سی جو بیان ہوا ولیکن قریب ستر ہزار
مسئلونکی ہے کہ کفار اور مخالفین مومنون سی خلاف
رکہتی ہین خداوند عالمیان سب مومنین اور مومنات
کو ہدایت غیر حقہ کی میل کرنیسی اور اونکی اقوال
باطلہ سی نگاہ رکہی وہ
تمت تمام شد